٧٨٦

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ

بلکہ یہ قرآن بڑے رتبہ والا لوح محفوظ میں موجود ہے

انوار القرآن

رویداد مباحثہ۔ سوالات انجمن صدیقی۔ شیعوں کا ایمان بالقرآن۔ فضائل قرآن۔ عقاید علماء شیعہ۔ فیصلہ قرآنی۔ فیصلہ نورانی۔ مذہب سنی اور شان قرآن۔ اعتراضات ملا ملتانی۔ اہلحدیث میں تحریف القرآن۔ صحیح بخاری کی تخریب جمع القرآن۔ سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ مخالفین کے تمام اعتراضات کو براہین باہرہ اور قوانین قاہرہ سے طشت ازبام کر دیا گیا ہے۔

مؤلفہ جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی جعفری جھنگ سیالوی (سابق حنفی سنی)

مصدقہ:۔ جناب فخر المحققین رئیس المتکلمین محب آل یاسین جناب مولوی حکیم امیر الدین صاحب کھوکھر شیعی سابق حنفی سنی نمبردار و رئیس چک جلال الدین کھوکھر ڈاک خانہ چینیاں ضلع جھنگ

و محقق لاثانی عالم ربانی جناب مولوی حافظ و حکیم علی محمد صاحب شیعی سکنہ چند بھروانہ تحصیل جھنگ۔ سابق حنفی سنی۔ مربیان شیعہ مشن جھنگ

حسب الارشاد: جناب فیضمآب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری پنشنر ولد سید جلال شاہ صاحب مرحوم و مغفور سکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین علیہم السلام جھنگ شہر

جسکو

مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور سول حویلی

نے چھپوا کر شایع کیا

تقریظ از کلک جواہر نگار نور الانوار قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان الواعظین حامیٔ دین متین مباہیٔ دستگاہ شیعہ مولانا سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ دام ظلہ

الحمد لله المنعم المتكرم المفضال لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة الكبير المتعال الذي وجوده قبل القبل في ازل الآزال وبقاؤه بعد البعد من غير انتقال ولا زوال والصلوة والسلام على سر الله الاقدم ومظهر الكمال ونوره الاتم ومظهر الجمال ارسله الله بالدين المشهور والعلم المأثور والكتاب المسطور في رق منشور والنور الساطع والضياء اللامع والامر الصادع ازاحة للشبهات واحتجاجا بالبينات وتحذيرا بالآيات وتخويفا بالمثلات محمد واهلبيته الذين هم اساس الدين وعماد اليقين اليهم يفئ الغالي وبهم يلحق التالي ولهم خصائص حق الولاية وفيهم الوصية والوراثة صلوات الله عليه وعليهم اجمعين ۔ اما بعد کتاب انوار القرآن مولفہ ناشر آثار ثقلین ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب ساکن جھنگ سلمہ اللہ و ابقاہ اول سے آخر تک حقیر نے مطالعہ کی کتاب اپنے مطالب میں کامل اور حوالجات درست ہیں۔ کوئی فرضی حوالہ یا اول آخر چھانٹ کاٹ کر نہیں دیا گیا۔ [illegible] بالخصوص [illegible] یہ زمانہ پر آشوب ہے جبکہ ایک طرف فتنہ ارتداد دین اسلام میں رخنہ اندازی کر رہا ہے اور دین [illegible] اسلام [illegible] باقی رہ گیا ہے اس قسم کی بحث کا نام کرنا مناسب نہ تھا مگر بحکم [illegible] اس [illegible] کا سہرا [illegible] حضرات کے سر رہے گا جنہوں نے اس بحث میں ابتدا کی البادی اظلم [illegible] مسلمانوں کا قرآن مجید سے بے مطلب منکر ثابت کرنا قرآن مجید کی حقانیت پر ایک مطلب خیز اثر پیدا کر دیگا۔ غیر مذاہب کے محقق دونو طرف کی تحریریں مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچینگے کہ جملہ اہل اسلام کے نزدیک قرآن مجید قابل حجت و سند نہیں ہے۔ کیونکہ جن دلائل سے ایسے شیعوں کو منکر قرآن قرار دیا جاتا ہے اُنسے زیادہ [illegible] بہتر روایات کتب اہلسنت میں موجود ہیں چنانچہ مشت نمونہ ناظرین کرام اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائینگے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ قرآن مجید مسلمانوں میں قابل اعتبار و قابل حجت و قابل سند نہ رہیگا۔ آج دو کروڑ شیعہ کافر کل دو کروڑ اہلحدیث کافر پرسوں یہ چار کروڑ اجماعاً فتویٰ صادر کرینگے [illegible] مقلدین کافر بس [illegible] اور کرپال سنگھ باقی رہیں گے جسے آریہ و غیر اسلام [illegible] دیگر حضرات شاد۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ابتدائی اس بحث کو حضرت خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی آنجہانی نے چھیڑا۔ ایک فرضی کتاب کے حوالے سے جس کا وجود عنقا کی طرح ربع مسکون میں اب تک نہیں پایا گیا۔ لکھ دیا کہ شیعہ تحریف و تبدیل قرآن مجید کے قائل ہیں۔ اور موجودہ قرآن مجید کو بیاض عثمانی سے تعبیر کرتے ہیں جس کا مفصل جواب ایک جلد ضخیم میں حضرت آیۃ اللہ فی العالمین کاسر اعناق الملحدین المبری من شرو [illegible] مولانا السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ نے تحریر فرمایا۔ اس ابتدائی دور میں اردو کا عام رواج نہ تھا۔ کتاب فارسی عربی میں لکھی گئی۔ علمائے کرام کی نظروں سے گذری اس کا جواب ہو سکا۔ یا یوں کہئے کہ مصلحتاً

علمائے کرام نے اس بحث کو نشر کرنا پسند نہ فرمایا کیسے دید کیسے ندید رفت گذشت۔ اب اردو کے بعد میں اس بحث کو ایڈیٹر النجم نے نیا لباس پہنا کر ہندوستان میں از سرِ نو پھر شائع کیا اور یہ چست فقرہ درست کیا۔ کہ شیعوں کا ایمان نہ قرآن پر ہے نہ ہوسکتا ہے آئندہ پیشینگوئی بھی کر دی۔ کہ قیامت تک نہیں ہوسکتا۔ اسپر کافی سے زیادہ شہر امروہہ ضلع مرادآباد میں برابر پندرہ سولہ روز تک بحث ہوئی جھوٹی اشتہار بازی ہو کر رسائل نویسی تک نوبت پہنچی۔ بارے خدا خدا کر کے یہ فتنہ ہندوستان میں فرو ہوا اب تین چار سال کے بعد اضلاع ملتان جھنگ میں اندھے کی ہتھنی کی طرح پھر اس فتنہ خوابیدہ کو بیدار کیا گیا۔ اور اس بجھی ہوئی آگ کو پھر سلگایا گیا۔ اور وہی ایڈیٹر النجم کا رد ہی فقرہ "شیعوں کا ایمان نہ قرآن پر ہے نہ ہوسکتا ہے" اشتہار کے سرورق پر عنوان کر کے اور دلائل واہی سے مزین کر کے اور شیعہ کتب سے نہایت بددیانتی سے حوالہ جات کاٹ چھانٹ کر شائع کر دیا مجبوراً معدودے چند شیعوں کو جواب دینا پڑا نفس اسلام پر جو کچھ اس کا اثر پڑے گا۔ اس کے ذمہ دار وہی حضرات ہوں گے جنہوں نے اس بحث کی ابتدا کی اصل اشتہار و دلائل اس کتاب میں پورے نقل کئے گئے ہیں ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

الاحقر محسن علی سبزواری

نوٹ:۔ شیعوں نے نہ کبھی کسی بحث میں ابتدا کی ہے اور نہ کسی جھگڑے کی ابتدا ان سے ہوئی ہے۔ برادران اہلسنت ہمیشہ ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ پھر مجبوراً انکو جواب دینا پڑتا ہے جس ملا مسجد کو دیکھو وہ آستین چڑھائے ہوئے شیعوں سے بحث کرنے اور لڑنے کو مستعد اور طیار رہتا ہے۔ اس بحث تحریف میں بڑے زبردست عالم شیعہ ایرانی نے ایک کتاب تالیف کی تھی جسکو عرصہ قریباً پچاس سال کا ہو گیا ہے اور وہ ایران میں طبع بھی ہو گئی تھی کچھ نسخہ اس کے ہندوستان میں بھی پہنچے ہیں۔ مگر جس وقت یہ مجتہدین عراق کی نظروں سے گذری کل علمائے شیعہ نے اس کتاب کے تلف کر دینے اور مؤلف کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ اگر مؤلف ایران میں پناہ نہ لیتا تو علماء اس کو قتل کر دیتے۔ یہ ہے سلامت روی علمائے شیعہ کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ و آلہ الکرام

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وارسل رسولہ بالحق شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہ وسراجًا منیرا و صلی اللہ علی رسولہ وحبیبہ وخیر خلقہ سیدنا محمد واھلبیت الطاھرین الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا ۰

تمہید

اما بعد فقیر حقیر بندۂ اضعف ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر کربلائی سابق حنفی سنی حال جعفری اثنا عشری جھنگ سیالوی خدمت برادران ایمانی میں عرض پرداز ہے۔ کہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ شیعہ اور سنی دو بڑے اسلامی فرقے ہیں۔ باقی مذاہب اسلامی سب انکی شاخیں ہیں۔ اور بعد وصال محبوب ذوالجلال عزوجل جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منصوص من اللہ جناب علی المرتضٰے علیہ السلام کی خلافت النبوۃ کے دعویٰ حقیقی نے انکو جدا کر دیا معاویہ بن ابو سفیان کی بغاوت سے اور خلیفہ برحق قرآن ناطق مولا مشکلکشاء علی المرتضٰے علیہ السلام کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں یہ ہر دو فرقے بالکل علیحدہ ہو گئے محبان و تابعداران وجاں نثاران اہلبیت رسالت خاندان نبوت اور شاہ ولایت علیہ الصلوٰۃ والسلام شیعہ کہلائے اور معاویہ شاہی سلطان اہلسنت والجماعت کے نام سے مشہور ہوئے۔ چونکہ اتفاق زمانہ سے حکومت سلطنت کی باگ معاویہ شاہی خاندان میں ہی اور اس کے بعد بنی عباس کو سلطنت ملی۔ تو ہر دو سلطنتیں مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے سخت مخالف اور دشمن رہیں تب سے سنی اور شیعہ کا جھگڑا نسلاً بعد نسلاً ہر ایک زمانہ میں چلا آرہا ہے سلطنت اسلامیہ میں شیعہ اور سنی کے فسادات سے قتل عام ہوا۔ ہزاروں جانیں گئیں۔ خون کی ندیاں بہیں۔ اور شیعیان حیدر کرار علیہم الصلوٰۃ والسلام قتل ہوئے غارت ہوئے اسیر ہوئے جلاوطن ہوئے

زندہ دیواروں میں چنے گئے۔ مگر انہوں نے دامن عترت طاہرہ ہرگز نہ چھوڑا۔ اور کتاب اللہ و اہلبیت رسالت
مسلیم سے منہ نہ موڑا۔ کسی زمانہ میں شیعہ و سنی میں اتفاق نہ ہو سکا۔ اقوام میں تغیر و تبدل ہوا۔ سلطنتیں
مٹ گئیں اور نئی بادشاہت قائم ہوئی۔ روشنی و تہذیب کا زمانہ شروع ہوا۔ دیگر اقوام نے علوم مشرقی
مغربی، عزت جاہ و جلال دنیاوی شان و شوکت میں کمال ترقی کی۔ مگر شیعہ و سنی کا جھگڑا نہ مٹ سکا۔
مسلمانوں کی طاقت و قوت روحانیت روز بروز گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ اور دن بدن مسلمان
آپس میں لڑ جھگڑ کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اس زمانہ میں دیگر اقوام و غیر مذاہب۔ ہندو۔ آریہ
سکھ۔ عیسائی، پارسی، جینی۔ موجودہ مذہب حتی کہ چوہڑے چمار سب کے سب بڑے آرام و
آسائش سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر ایک شیعان حیدر کرار علیہ السلام ایسے مجرم ہیں اور ان سے
کوئی ایسا جرم سنگین واقع ہوا ہے۔ کہ انکو کسی جگہ چین نہیں۔ آرام نہیں۔ ہر ایک طرح کے مظالم
و مصائب جسمانی اور روحانی ایذائیں برادران ملت و عیان حدیث و سنت سے اٹھا رہے
ہیں۔ انکا حقہ پانی بند بائیکاٹ۔ نکاح، ازدواج، جنازہ، کھانا پینا، راہ و رسم سب ممنوع
ہے۔ علماء اہلحدیث و اہلسنت نے سندھ و پنجاب میں بیچارے شیعوں پر حملے کرا دیئے انکے
جان اور مال کا نقصان کیا۔ انکے مذہبی مراسم میں رکاوٹ پیدا کی۔ انکی عزاداری امام مظلوم
علیہ السلام کی بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ شیعوں کو مارا پیٹا۔ قتل کیا۔ گھر لوٹ لیا جلا
دیا۔ پانی بند کر دیا۔ عورتوں پر روٹیاں نہ پکانے دیں۔ ننگ و ناموس کی بے عزتی کی۔ ان کو
عدالتوں میں گھسیٹا اور خوار و ذلیل کیا۔ شیعہ ملازمین کی بے جا شکایات کر کے انکو روزگار
نوکری سے برطرف کرایا۔ سینکڑوں اشتہار، پمفلٹ اور رسالے چھاپ کر سنی مسلمانوں کو
نفرت دلائی۔ ہر وعظ، ہر جمعہ، ہر مجلس میں شیعوں کی توہین و ہتک کر کے کفر و تکفیر کے فتوے
لگائے۔ شبیہ روضہ جناب امام حسین علیہ السلام کو توڑوایا۔ اور بدمعاش اور عیاش لوگوں
کو ورغلا کر محرم میں فساد مچایا۔ ؎

ملحد و کافر و زندیق ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا حب حیدر میں رکھایا ہم نے

۲۔ مذہب شیعہ ہمیشہ ڈیفینسیو پارٹ لیتا چلا آیا ہے۔ اور دفاعی طور جواب دیتا رہا ہے

ف۔ شیعوں کا جرم یہی ہے کہ بعد النبی صلعم خاندان نبوت کو افضل۔ مطاع۔ اولو الامر۔ پیشوا۔
امام اور اپنا لیڈر جانتے ہیں۔ ؎

ہے۔ اور ان مخالفوں کے حملوں کو روکتا رہتا ہے۔ یہ مبارک اور پاک مذہب۔ پاک اور معصوم اماموں کا تابعدار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا حقیقی فرمانبردار کبھی فتنہ و فساد شر شرارت۔ لڑائی جھگڑا نیز تفریق بین المسلمین۔ بائیکاٹ۔ کفر و تکفیر و تفسیق وغیرہ کا باعث نہیں ہوا جب برادران اہلحدیث اور اہلسنت کا شیوہ ہی یہی ہو کہ وہ یہود و نصارے اہل ہنود۔ آریہ۔ عیسائی صاحبان غیر مذاہب سے دوستی پیدا کریں۔ ان سے صلح رکھیں۔ ان کی عزت و توقیر کریں۔ مگر اپنے مسلمان شیعہ بھائیوں سے بغض و عداوت بلا وجہ اور خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ رکھیں اور ان پر بلا قصور مقدمات چلائیں اور کئی اخبارات۔ کئی رسالے۔ کئی پمفلٹ نکال کر مذہب امامیہ کو مٹانا چاہیں۔ ہر سال محرم میں دنگہ اور فساد تو برادران سنی مچائیں اور بدنامی لگائیں شیعوں کے سر پر تو فرمائیے اس کا علاج کیا ہے۔ اہلسنت کو اپنی کثرت پر ناز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ موحدین اور مومنین اس دنیا سے مٹ جائیں۔ فضائل و مناقب عزت خاندان رسالت صلعم کا ملیامیٹ ہو۔ سادات کرام کو دنیا سے مفقود کیا جائے۔ حقیقی اسلام تباہ ہو تاکہ ایک نیا اسلام جاری کر کے رنگ رلیاں منائیں۔ نئے نئے مذاہب اور نئے نئے طریقے نکال کر گلچھرے اڑائیں۔ اور سب مسلمانوں کو یزیدی و خارجی بنائیں۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

فانوس بن کے آپ حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

۳۔ ہر دور ہر زمانہ میں ایک نہ ایک نقش مدعیان حدیث و سنت جگائے رکھتے ہیں اور افترا بہتان مذہب شیعہ پر باندھتے رہتے ہیں۔ بہت زمانہ نہیں گذرا کہ سنی صاحبان نے جہال کو ورغلایا۔ کہ مذہب شیعہ میں مردہ کو گن کیا جاتا ہے اور اس کا پلید پانی سنیوں کو پلایا جاتا ہے اور یہ کھجور کی چھڑیاں مردہ کیساتھ دفن کرتے ہیں۔ جب برادران اہلسنت کو شیعہ میت کا غسل دکھایا گیا اور غسل و کفن میں احتیاط و صفائی دکھائی گئی اور کھجور کی لکڑیوں کی فضیلت انکی صحیح بخاری سے دکھائی تو مبہوت ہو گئے اور اس افترا سے دست بردار ہو گئے۔ شاید کہیں اب بھی یہ خیال ہو۔

۴۔ الزام سب و شتم۔ شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ الصلوۃ والسلام پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ بارہا تردید کی گئی کہ اصحاب النبی صلعم اور

امہات المومنین کو گالی بکنا اور فحش کہنا۔ سب و شتم کرنا شیعوں کا کام نہیں۔ مذہب شیعہ میں گالی دینا منع و ناجائز ہے۔ بلکہ سب و شتم گالی گلوچ دینا معاویہ شامیوں کا عمل ہے کہ انکا خلیفہ پنجم معاویہ بن ابی سفیان جب تک زندہ رہا وہ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام کو اپنی حکومت میں ہر جمعہ کو منبر مسجد پر گالیاں دیتا اور دلواتا رہا (دیکھو صحیح مسلم باب مناقب و ابن ماجہ و خصائص نسائی و ابو الفدا و ثبوت خلافت)۔

۵۔ الزام۔ قاتلان امام حسین علیہ السلام شیعہ تھے۔ جب مخالف اس میں بھی ناکام رہے تو آخر یہ سوال پیدا کیا کہ قاتلان امام حسینؑ کون تھے۔ کیا شیعہ نہ تھے۔ مگر زمانہ نے اپنی صداقت ظاہر کردی۔ چودھویں صدی نے پکار کر گواہی دی کہ قاتلان سیدنا امام حسین علیہ السلام وہی خوارج۔ نواصب اور یزیدی لوگ تھے جن کی اولاد اور ذریت اور مددگار۔ حامی اور ٹھیکہ دار ان اندنوں محبان و دوستان امام مظلوم علیہ السلام اور سادات کرام کو ستاتے رہتے ہیں۔ انکا حقہ پانی بند کرتے ہیں۔ کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ فتنہ و فساد مار پیٹ قتل و غارت۔ بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اور عزاداری مظلوم کربلا اور یادگار سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ السلام کے بند کرنے اور مٹانے میں سر توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہر مجلس۔ ہر وعظ۔ ہر مجمع میں حسینیوں کی توہین شکایت اور دل آزاری کرتے ہیں اور عدالتوں تک مقدمات فوجداری و دیوانی کرکے مسلمانوں کے زر و مال کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنی آبا و اجداد کے نقش قدم پر چلکر خاندان رسالت سے اپنے بزرگوں کا کینہ دیرینہ رکھتے ہیں بغض عداوت و دشمنی کرکے خارجی بنے ہوئے ہیں۔ الولد سر لابیہ۔ کل شئی یرجع الی اصلہ۔ زمانہ کی شہادت سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ زمانہ نے حسینی گروہ اور یزیدی گروہ کو الگ کر دکھایا ہے۔ غلامان حسینؑ با حسینؑ۔ غلامان یزید با یزید؎

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار اند در دنیا یزید

۶۔ روئیداد مباحثہ صابر۔ جب مخالف و دشمن اس میں بھی ناکامیاب رہے مجالس عزاداری کو نہ مٹا سکے؎

مٹ گئے آل محمدؐ کو مٹانے والے

اور مذہب شیعہ کو روز بروز ترقی ہوتی گئی گاؤں کے گاؤں مذہب حقہ میں داخل ہو گئے اور ماتم حسینؑ و عزاداری مظلوم علیہ السلام روز بروز بڑھتی گئی۔ تو خارجی شرمندے و کھسیانے ہوئے ایک اور تازہ مجنونانہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں۔ وہ تحریف کے قائل ہیں چونکہ ثلاثہ کے منکر ہیں۔ اس لئے انکے ہاں کوئی حافظ نہیں ہوتا۔ مگر حافظ احمد صاحب مرحوم نے ثابت کر دکھایا۔ کہ سوائے شیعہ کے اور کوئی حافظ مکمل اور قاری نہیں ہوتا۔ اس موضوع پر علمائے کرام شیعہ نے مخالفین کے کئی معرکتہ الآرا مناظرے و مباحثے ہوئے۔ اور ہر ایک میدان میں خوارج و نواصب نے شکست فاش اٹھائی۔ مگر اپنے توہم اور مجنونانہ خیال سے باز نہ آئے الٹا بار ہا سمجھایا گیا۔ اور کتابوں اور اخباروں میں شائع کیا گیا۔ کہ موجودہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کلام ہے اس کا منکر کافر ہے اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہ قابل سند و قابل حجت ہے۔ مگر تعصب و ضد۔ ہٹ دھرمی اور جبلی عداوت اور فطرتی دشمنی کا ستیاناس ہو کہ باوجود تحریری و تقریری اقرار اور عمل کے خوارج و نواصب یہی راگ الاپتے جاتے ہیں۔ کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں۔ اسی خبط اور مجنونانہ توہم و خیال کا نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے ساتھ ایک ملتانی اہلحدیث نے مناظرہ کی ٹھان لی۔

موضوع بحث۔ قرآن موجود فریقین یعنی شیعہ و سنی کے نزدیک قابل سند ہے۔ یا نہ۔

مدعی۔ مناظر سنی۔ مجیب مناظر شیعہ۔ یہ موضوع مناظر سنی کے اصرار پر مجبوراً قبول کیا گیا۔

مندرجہ بالا موضوع پر مقام جھنگ شہر اور تاریخ ۳۰۔ ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۳۴ء قرار پائی اور حکم و منصف جناب لالہ ہیرا نند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ مسلمہ فریقین مقرر ہوئے آپ نہایت لائق۔ ہر دل عزیز منصف مزاج عادل۔ غیر طرفدار غیر متعصب عربی۔ فارسی سنسکرت اور مذہب اسلام سے واقف ہیں۔

۳۰۔ اگست کو طرفین کے علماء کرام تشریف لائے وقت مناظرہ مقرر کیا گیا۔ شیعہ صاحبان کی طرف سے جناب رئیس المحققین عالم ربانی استاذ لاثانی جناب مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب سلمہ خدا بخشرانہ اور فخر المناظرین و رئیس المتکلمین محب ال یاسین جناب مولانا مولوی امیر الدین صاحب حکیم و رئیس و نمبر دار چک جلال الدین کھوکھر

اور جناب مولوی درویش محمد صاحب مشہور مناظر و واعظ شیعہ تشریف لائے اور جناب معلے القاب نواب محمد مولاداد خان صاحب سیال رئیس اعظم خان بہادر آنریری مجسٹریٹ بالقابہ کے بنگلہ پر فروکش ہوئے اور جناب زبدۃ العارفین سلطان الواعظین فخر الذاکرین سیدنا و مولانا سید مولوی محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری ثم لاہوری اتفاقیہ کمالبہ جاتے ہوئے اسی تاریخ کو ۴ بجے بعد دوپہر کی ٹرین میں اتر پڑے مومنین جھنگ کی عزت و حوصلہ افزائی کی ہماری اس شان و شوکت کر و فر اور چیدہ و برگزیدہ علماء عظام کی آمد آمد اور انکی علمی فضیلت کو دیکھ کر سنیوں کے اوسان خطا ہو گئے بغلیں جھانکنے لگے۔ منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ ان میں سناٹا چھا گیا۔ مناظرہ میں صرف چار گھنٹے باقی تھے۔ کہ اچانک جناب شیخ کریم بخش صاحب وکیل سنی حنفی اور جناب سید بشیر احمد صاحب وکیل شیعہ شہر مگھیانہ نے تشریف لاکر اس موضوع بحث پر کمال افسوس ظاہر کیا اور فرمایا۔ کہ جب قرآن شریف مسلمہ و یقینی ہے اور دستور العمل ہے تو پھر یہ موضوع اور بحث فضول ہے۔ آپ بہت دیر تک اسلامی تفرقہ اور قرآن شریف کی شان اور علمائے کرام کی نااتفاقی پر گفتگو فرماتے رہے اور دو گھنٹہ تک جناب شیخ صاحب موصوف نے بڑی فصاحت و بلاغت سے سنی و شیعہ کو ان جھگڑوں اور فسادات کو بند کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت فرمائی جس کا اثر فوری ہوا۔ کہ حسب خواہش مسلمانان جھنگ شہر شیعہ و سنی مناظرہ بند کرایا گیا۔ اور فوراً منشی علی محمد صاحب نقل نویس اہلحدیث نے ہمراہی جناب حکیم غلام حسین صاحب کھوکھر سنی و ماسٹر مولاداد خاں صاحب ٹیچر نارمل سکول جھنگ مگھیانہ سنی حنفی صلحنامہ تحریر کیا جس کے یہ الفاظ ہیں

حسب خواہش پبلک شیعہ و سنی معرفت جناب شیخ کریم بخش صاحب وکیل و سید بشیر احمد صاحب وکیل مباحثہ قرار دادہ مولوی عبدالعزیز صاحب و ڈاکٹر نور حسین صاحب جو بتاریخ ۳۰ و ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۴ء کو قرار پایا تھا۔ بند کرایا گیا ہے۔ ۲۸ اگست ۱۹۲۴ء بمقام جھنگ دستخط بشیر احمد وکیل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (دستخط کریم بخش بقلم خود شیخ۔ وکیل بی اے ایل ایل بی) و دستخط ڈاکٹر نور حسین بقلم خود (فارسی و انگریزی) اصل تحریر موجود ہے

۲۔ مناظرہ بند ہونے کے بعد فریقین مناظر سنی و شیعہ نے اپنے اپنے مسلمہ عقائد قرآن شریف کی بابت منشی علی محمد صاحب اہلحدیث سے تحریر کرا کر اس پر دستخط کر دیئے۔ تاکہ سنی و شیعہ مسلمانوں کے عقائد صاف رہیں اور وہ مذبذب نہ ہوں۔ اور غیر مذاہب کے

لوگ حملہ نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کے پاس صرف ایک ہی الہامی کتاب ہے اور وہ بھی مشکوک اور
قابل سند نہیں۔ الفاظ یہ ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عند الفریقین سنی و شیعہ قرآن شریف موجود بہ ترجمہ الحمد
سے کر والناس تک مکمل کلام الٰہی قابل سند و واجب التعمیل اور واجب التعظیم ہے۔ منکر اس کا کافر
ہے۔ اللہ پاک کا کلام۔ ہدایت اور قابل حجت ہے۔

قرآن شریف موجودہ کو ہم قابل سند و حجت نہیں مانتے ہیں اور کل نقائص سے مبرا ہے
(خط کشیدہ الفاظ مناظر سنی نے ایزاد کیے) دستخط عبدالعزیز بقلم خود۔ دستخط نور حسین بقلم خود

اشتہار انجمن

اس مناظرہ و مباحثہ کے بند ہونے کے دو ہفتہ بعد انجمن صدیقی جھنگ شہر نے ایک مولوی صاحب اہلحدیث سکنہ بدہولانہ کے نام پر ایک اشتہار بعنوان "مناظر اہلسنت سے مناظر شیعہ کا گریز" شائع کیا اور اس میں سراسر بہتان اور افترا پردازی سے کام لیا۔ اصلی تحریر فیصلہ کو بجائے ظاہر کرنے کے چھپوایا وغیرہ و دانستہ حق کو چھپایا۔ یہ انجمن صدیقی کی شرافت صداقت کا نمونہ ہے کہ پیدا ہوتے ہی پہلے سال میں غلط بیانی پر کمر باندھ لی ہے

برعکس نہند نام زنگی کافور

اس نونہال و نوزائیدہ انجمن نے اپنے معزز ترین شہر اور علمائے کرام کو بھی جھٹلایا اور انکے ساختہ پرداختہ کو مٹایا۔ ؎ ناخن نہ دے خدا تجھے اے بچۂ جنوں
دیگا تمام عقل کے بخیے ادھیڑ تو

انجمن کے نام نہاد مولوی صاحب اہلحدیث نے تو اپنا کمال دکھایا۔ کہ کتاب کافی سے اصلی الفاظ چھوڑ کر احادیث کاٹ چھانٹ کر اور مقدم و موخر کر کے یہ الزام لگایا کہ انکے ہاں موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل ہے اور قابل حجت نہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اہلحدیث دوستو! سانچ کو آنچ نہیں۔ ہمیشہ صداقت و راستی کی فتح ہے۔ یہ اسی ایک تمہارے جھوٹے اشتہار نے تمہارے مذہب تمہاری علمی لیاقت اور تمہارے بودے دلائل کی قلعی کھول دی ہے ؎

اگر دانستی از روز ازل ایں روسیاہی را
نمی کردی گہے شائع چنیں یاوہ ہرائے را

پس معلوم ہوگیا کہ آپ صاحبان کو تحقیق حق و راہ حق کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنا

اجماع قائم کرنا چاہتے ہو۔

جوانِ مجبوری

آجکل وبائے عالمگیر کی طرح ایڈیٹر النجم کی فتنہ و شرارت کے جراثیم ملک پنجاب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حنفی مذہب کی روحانیت و محبت اہلبیت رسالت کو ہلاک کرتے جاتے ہیں۔ حنفی سنی مسلمان فرقہ اہلحدیث اور مرزائی جماعت کیساتھ مل جل کر نماز وغیرہ پڑھنے اور انکے علماء سے زہریلے اثر وعظ سن سن کر جامہ حنفیت اتار کر لباس مرزائیت اور وہابیت و غیر مقلدیت پہنتے جاتے ہیں اور اپنا مذہب و مشرب چھوڑ کر دشمنان خاندان رسالت بنکر خارجی ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ہر دو فرقے روحانیت کش طاعونی جراثیم ہیں۔ ان سے ہر ایک حنفی مسلمان بچنے کی کوشش کرے۔ جب ان ہر دو فرقہ اہلحدیث اور مرزائیہ احمدیہ نے ہمارے مذہب پر سخت حملے کئے۔ مذہب امامیہ کی سخت توہین و دل آزاری کی۔ ہم کو بازاری گالیاں سنائی گئیں۔ ہم کو کافر و بے ایمان کہا گیا۔ ہمارے ساتھ دینی و دنیاوی تعلقات سب بند کرائے گئے۔ شہروں اور گاؤں میں پھر پھر کر سنی مسلمانوں کو مذہب شیعہ سے نفرت دلائی گئی۔ ایک پنجابی ہزاروی سید صاحب نے آل رسول مقبول صلعم کہلا کر اپنی جد امجد کے شبیہ روضہ امام مظلوم علیہ السلام کو موضع حسن جال میں تڑوایا۔ اور شیعوں پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور انکی رشتہ داری۔ ناطہ و میل ملاپ بند کرا کر بہت سا روپیہ کمایا۔

اخبار النجم۔ الفقیہ۔ اہلحدیث۔ الفضل وغیرہ اخباروں میں ہزاروں افترا بہتان اٹھائے گئے اور ائمۃ المعصومین علیہم السلام کے پاک فرمان و احادیث کے غلط معانی اور غلط تاویل کر کے سنی مسلمانوں کو مذہب شیعہ کے خلاف بہکایا گیا۔ اور ضعیف و مجہول و غیر مستند شاذ و ظنی۔ احاد روایات سنا کر انکو ورغلایا گیا۔ اور مباحثہ جاری نہیں۔ تو ایک جھوٹا اشتہار شائع کرایا گیا۔ کہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ تحریری اقرار کیا گیا تھا۔ کہ ہم مومن بالقرآن ہیں۔ مگر پھر بھی مخالف اپنے تعصب و ضد اور جبلی عداوت و فطرتی خصومت سے باز نہ آئے اور اشتہار میں سراسر جھوٹ لکھکر مولوی صاحب اہلحدیث نے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا۔ اس واسطے مجبوراً مفصلاً دفاعی و جوابی طور پر قلم اٹھانی پڑی۔ تاکہ ہماری خاموشی و صبر سے ہماری ایمانی کمزوری اور انکار قرآنی خیال نہ سمجھ لیں۔ اور ہم پر ہماری قوم پر ہمارے مذہب پر ایک بدنما دھبہ نہ لگا رہے ؂

اگر بینم کہ نابینا و چاہ ہست   اگر خاموش بنشینم گناہ ہست

نوٹ:- اشتہار انجمن صدیقی کا جواب جناب سید حسن شاہ صاحب سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین نے ایک ہفتہ بعد تر کی بہ تر کی شائع کیا جس کا جواب الجواب آجتک انجمن سے نہ بن سکا۔

میرے ساتھ خاص عداوت چونکہ میں بندہ صابر مذہب سنی کے پولیٹکل و سیاسی معاملات میں کبھی شامل نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے آج تک کسی ناصبی و خارجی سے محبت و دوستی رکھی ہے نہ میل نہ ملاپ سلام نہ دعا شہر جھنگ کے سنی مسلمانوں کے لیڈروں کے ساتھ ہمارے مذہبی مناظرات ہو چکے ہیں۔ اور انکے امام اور قاضی صاحب کے برخلاف میں نے ایمان کو مقدم رکھکر سچی گواہی و شہادت دی ہے۔ اور انکے ہر ایک ملا مولوی مخالف مذہب شیعہ اور ہر ایک واعظ کا ہمیشہ سینہ سپر ہو کر ڈٹ کر مقابلہ کرتا رہتا ہوں اور سنہ ۱۹۰۷ء سے میں نے باضابطہ مذہب شیعہ کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک حمایت مذہب شیعہ میں ۳۲ (بتیس) کتب و رسالے و اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور سینکڑوں روپیہ ایام ملازمت ڈاکٹری میں اپنی گرہ سے خرچ کر کے مفت کتب تقسیم کر چکا ہوں جنکا جواب آجتک کسی سنی سے نہ ملا اور جھنگ میں اشاعت مذہب حقہ کی تبلیغ میں حصہ لینا کار ثواب و ایمان سمجھتا ہوں اور فرض عین جانتا ہوں اسواسطے سب مخالفین مذہب امامیہ کی نظریں مجھ پر لگی رہتی ہیں اور اسی تاڑ میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موقعہ ہو کہ میرے مال اور جان اور عزت کو نقصان پہنچائیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اب تک بطفیل چہاردہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام انکے شر و فتنہ سے محفوظ رکھا ہوا ہے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ آمین۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ان اللہ مع الصابرین۔

چونکہ یہ اشتہار انجمن صدیقی جھنگ شہر نے اپنے مولوی صاحبان کے اجماع سے شائع کیا ہے۔ اور برائے نام مولوی صاحب موصوف کا نام ہی درج کیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب اہلحدیث اہل (صفرین) انکو بارہا تبادلہ خیالات و بالمقابل گفتگو کرنے کے واسطے بلایا گیا ہے۔ مگر ان مولوی صاحب کا کبھی حوصلہ نہ پڑا کہ تا بان دخاوہان شیر خدا مولا مشکلکشا امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر سکیں اور مجمع عام میں اپنی مذہبی حقانیت کا اظہار کر سکیں اسواسطے علاوہ مولوی صاحب بدحواس کے اکثر جگہ اس انجمن کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے اس رسالہ کا جواب باصواب تحقیقی دیا جائیگا اور ہماری معتبر و مستند کتب اصول شیعہ کا لحاظ رکھنا ہو گا۔ تفاسیر غیر معتبر اور کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال انجمن صدیقی جھنگ شہر شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے؟ بہ چند وجوہ وجہ اول شیعہ کی معتبر و مستند کتب میں آئمہ معصومینؑ سے بروایت کثیرہ و بہ تصریحات اکابر علماء شیعہ مروی ہے کہ موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل ہے اور قابل حجت نہیں۔ (یہی سوال اخبار اہلحدیث جلد ۲۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ میں بھی شائع کرایا گیا ہے)

شیعوں کا ایمان بالقرآن **الجواب** - ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ موجودہ مروجہ کتاب اللہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی پاک اور مقدس کلام مانتا ہے اسی پر اس کا عمل ہے۔ اصول و فروع دین۔ توحید و عدل، نبوت، امامت، قیامت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس، جہاد، تبرا و تولا کا دار و مدار اسی قرآن شریف پر ہے۔ اسی سے وہ سند لیتا ہے۔ انکے نکاح۔ ازدواج۔ دفن، کفن، کل اعتقادات عبادات اور معاملات کا منبع اور سرچشمہ اور ذریعہ یہی قرآن شریف ہے۔ حلال اور حرام کو اسی قرآن شریف سے پہچانتا ہے اور اسی کی سند سے تمام احکام شرعیہ کا پابند ہے بچے بچے جوان بوڑھے۔ مرد اور عورتیں اسی قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی قرآن مجید کو نماز پنجگانہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اسی کے شیعہ عامل اور مفسر اور حافظ ہیں۔ پھر کس طرح کوئی مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ مذہب شیعہ کا ایمان بالقرآن نہیں ہے

جمال و نور قرآں نور جاں ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اور دل ہمارا چاند قرآن ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک قرآن ہے

ا۔ قرآن شریف جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جناب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے سب سے اول مطابق تنزیل الٰہی اس قرآن شریف کو جمع کیا۔ اور اسی کو پڑھا۔ پیغمبر خدا صلعم کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا۔ اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور سارا قرآن حفظ کیا جاتا تھا صحابہ کی ایک جماعت خاص قرآن حفظ کرنے کے کام پر مقرر تھی۔ اور یہی قرآن نماز میں پڑھا جاتا تھا۔ اور صحابہ مختلف گاؤں و مواضعات میں قرآن پڑھاتے تھے اور کاتب وحی موجود تھے۔ اور کئی حافظ قرآن

حفظ بنا چکے تھے۔ اِن کے قاری موجود تھے۔ اور اسی قرآن شریف کیساتھ جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلبیت رسالت کو شیرازہ بند کر گئے۔

۲۔ اسی موجودہ قرآن شریف ہی سے جناب سیدہ معصومہ خاتونِ جنت صلوات اللہ علیہا نے اپنا دعوٰے وراثت فدک وخمس خیبر وغیرہ کا خلافت پر کر دیا تھا۔ مگر اجماعی خلیفہ حضرت ابوبکر صاحب نے بجائے قرآنی استدلال کی ایک موضوع حدیث پیش کی۔ لانورث ما ترکناہ صدقۃ اور قرآن شریف کو بالکل بھلا دیا۔ اور اس پر عمل نہ کیا جس مذہب کے پیر ومرشد قرآن شریف پیش کر کے خلیفہ صاحب کو لاجواب کریں۔ تو انکے مرید کس طرح قرآن شریف سے منکر ہو سکتے ہیں۔

۳۔ اسی قرآن شریف کو حدیث ثقلین میں اہلبیت رسالت صلعم کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا کہ اگر قرآن سیکھنا چاہو تو میرے اہلبیت رسالت طیبہ صلعم سے سیکھو۔ حدیث ثقلین تمسک قرآن واہلبیت رسالت کے لئے ایک نص جلی وحکم صریح ہے۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ان تمسکتم بہما ولن تضلوا بعدی ابدا ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض

صحاح ستہ وتحفہ اثنا عشریہ ومسند احمد حنبل تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۴ ۔ در منثور سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۰
مسلمانوں میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں اللہ کی کتاب اور اپنی اولاد اہلبیت چھوڑ چلا ہوں اگر ان دونوں کا تم نے تمسک کیا۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں میرے حوض کوثر آنے تک کبھی جدا نہ ہوں گے۔ (نوٹ) پس مذہب شیعہ بموجب ہدایات نبوی و احکام مصطفوی صلعم اللہ کی کتاب اور اس کے خاندان سے تمسک کرتا ہے اور سوائے معصوم اور مقدس پاک اماموں کے کسی کو اپنا رہبر اور پیشوا اور امام نہیں جانتا۔ کیونکہ حدیث ثقلین نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے کتاب اللہ اور عترت طاہرہ کے اور کوئی واجب الاطاعت نہیں اور نہ کسی سے تمسک کرنے کا حکم ہے۔ جب قرآن شریف حدیث ثقلین کا جزو اعظم ہے تو شیعہ اس کا کس طرح منکر ہو سکتا ہے اور یہی قرآن شریف اہلبیت رسالت کے ساتھ رہے گا۔ اس میں صاف صریح حکم ہے۔ کہ جو شخص عترت طاہرہ کے سوائے قرآن شریف کسی اور سے سیکھنا چاہتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ مذہب شیعہ اہلبیت رسالت سے قرآنی معنے رموز ونکات حاصل کرتا ہے جن کے گھر میں قرآن اترا۔ اور

القرآن مع علیؑ وعلیؑ مع القرآن۔ جن کی شان میں ہے۔ مذہب شیعہ قیاسی۔ اجتہادی
مذاہب اور رومی شامی۔ جامی۔ نظامی۔ رازی۔ بغوی۔ بیضاوی۔ حسینی حقانی
معانی وحیدی سے قرآن کی تفسیر اور معارف لینا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالےٰ نے سب
سے اول قرآن شریف کو وحی جبرئیلؑ کے حوالہ کیا۔ اس کے بعد قرآن شریف جناب
رسول اکرم صلعم کے پاس آیا۔ بعد جناب رسول اللہ صلعم نے قرآن شریف کو اہلبیت کے
سپرد کر دیا۔ پس امت محمد صلعم اگر قرآن لینا چاہتی ہے۔ تو اہلبیت رسالت صلعم کا تمسک
کرے۔ ورنہ دعویٰ اسلام باطل ہے۔

۴۔ جس مذہب کا ہادی اور پیشوا اور امام پاکؑ ایک کتاب سے دوسری کتاب تک
قرآن شریف ختم کرے وہ قرآن شریف کا منکر کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور اس کا ایمان بالقرآن
کیوں نہیں ہو سکتا۔ (شواہد النبوۃ ملا جامی ۱۰)

۵۔ جس مذہب شیعہ کے امام۔ مرشد۔ ہادیؑ مہدی۔ مولا مشکلکشا کا دعوےٰ ہو
سلونی فواللہ لا تسئالون عن شیئ الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ
ما من آیۃ الا وانا اعلم ام بلیل نزلت ام بنہار ام فی سھل ام فی جبل (تفسیر
اتقان جلد دوم صفحہ ۱۸۷ مطبوعہ مصر)

ترجمہ مجھ سے سوال کرو قسم ہے خدا کی جس کی بابت پوچھو گے میں تم کو خبر دونگا۔
اور مجھ کو قرآن شریف کی بابت پوچھو اللہ کی قسم میں ہر ایک آیت کو جانتا ہوں۔ کہ آیا وہ
رات کو نازل ہوئی یا دن میں یا میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔ تو وہ کس طرح منکر قرآن ہو سکتا
ہے۔

۶۔ جس امام ہمام سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام کا دعویٰ ہو کہ قرآن شریف کی کوئی
آیت ایسی نہیں۔ کہ مجھے اس کا شان نزول اور مقام نزول معلوم نہ ہو کہ وہ کس کے حق
میں نازل ہوئی۔ خدا نے مجھے قلب عاقل اور زبان ناطق عطا فرمائی ہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے
تھے۔ کہ قرآن شریف کی بابت جس کسی کو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لے۔ کیونکہ مجھے ایک ایک
آیت کی نسبت معلوم ہے کہ وہ رات کو نازل ہے یا دن کو پہاڑ پر نازل ہوئی ہے۔ یا
میدان پر۔ (اتقان جلد دوم صفحہ ۱۸۷ تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۹۹ سطر ۱۵) اس کے مرید
کس طرح منکر قرآن ہو سکتے ہیں۔

۷۔ عرب و عراق۔ ہند و پنجاب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھے ہوئے یہی قرآن شریف موجود ہیں۔ اگر اس کے سوا اور کوئی قرآن شریف ہو تو پیش کرو۔

۸۔ جناب امیر علیہ السلام کے خطبوں وصایائے اور احکام و فرمان میں اسی قرآن شریف کی آیات بینات ملتی ہیں۔ (نہج البلاغۃ)

۹۔ جناب امیر علیہ السلام نے جو حضرات اصحاب ثلاثہ کے زمانہ حکومت میں قضایا فیصلہ جات مقدمات فرمائے ہیں وہ اہلسنت اور اہلحدیث کی کتب احادیث و تواریخ میں موجود ہیں۔ ان میں اسی قرآن شریف سے استدلال کیا ہے۔

۱۰۔ جناب امیر علیہ السلام کے زمانہ خلافت راشدہ میں یہی قرآن شریف رائج تھا۔ اور اسی پر عمل درآمد ہوتا تھا۔

۱۱۔ جناب امیر علیہ السلام کے زمانہ خلافت میں یہی قرآن شریف معاویہ بن ابوسفیان نے جنگ صفین میں عمرو بن العاص کے مشورہ سے نیزوں پر لٹکایا اور اسی قرآن شریف کو دیکھ کر جناب نے جنگ بند کر دی (نہج البلاغۃ)

۱۲۔ حضرت جعفر طیار علیہ السلام برادر جناب حیدر کرار علیہ السلام نے ملک حبش میں ہجرت اولی میں بادشاہ نجاشی کے دربار میں یہی قرآن شریف پڑھا اور بہت ہی خوش الحانی سے سورہ مریم پڑھ کر سنائی جس سے بادشاہ مسلمان ہوا۔

۱۳۔ اسی قرآن شریف کے واسطے سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم صاحب اہلسنت والجماعت کے امام و مجتہد کو فرمایا تھا۔ لا تقس فان اول من قاس ابلیس حین قال خلقتنی من نار و خلقتہ من طین الاخرہ۔ قیاس مت کر کیونکہ اول جس نے قیاس کیا وہ شیطان تھا جب کہ اس نے کہا کہ مجھ کو آگ سے پیدا کیا۔ اور آدم کو مٹی سے (دیکھو اصول کافی۔ کتاب العلم۔ باب البدع والرائے والقیاس صد ۳۳ و دراسات اللبیب کتاب سنی اعلام موقعین جلد اول صد ۹۳ حافظ ابن قیم حنبلی۔ اخبار اہلحدیث نمبر ۴۰ جلد ۲۱)

فضائل قرآن مجید: یہی قرآن شریف ہے جس کی شان و فضائل کتب نامیہ میں ہزاروں موجود ہیں۔

۱۔ پہلی حدیث کافی۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ

کوفہ سے دمشق کے بازاروں تک پڑھا۔ یہ تھے اہل قرآن

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃً وعلٰی کل صواب نوراً فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ۔ ترجمہ: حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تحقیق ہر حق کے لئے حقیقت ہے اور ہر ثواب اور نور ہے جو کچھ اللہ کی کتاب کیساتھ موافق ہو اس پر عمل کرو۔ اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو اسکو چھوڑ دو (اصول کافی۔ کتاب العلم باب الاخذ بالسنۃ وشواہد الکتاب صہ ۳۹ سطر ۴ مطبع نولکشور)

دوسری حدیث کافی۔ قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتم لہ شاہداً من کتاب اللہ عز وجل ومن قول رسول اللہ والا فالذی جاءکم بہ اولی بہ ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے پاس حدیث لائی جائے۔ اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلعم کے فرمان کے بموجب ہو تو وہ حدیث ہے۔ ورنہ جو شخص اس کو بیان کرتا ہے وہ اس کا زیادہ المستحق۔ (اصول کافی۔ کتاب العلم۔ باب الاخذ بالسنۃ وشواہد الکتاب صہ ۳۹ کتاب شیعہ)

تیسری حدیث کافی (قال سمعتُ ابا عبداللہ یقول کل شیٔ مردود الی الکتاب والسنۃ وکل حدیث لایوافق کتاب اللہ فہو زخرف (اصول کافی صہ ۳۹ ایضاً کتاب شیعہ ترجمہ ایوب وہی بیان کرتا ہے۔ ہر ایک چیز اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلعم کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ اور ہر ایک حدیث جو اللہ کی کتاب سے موافق نہ ہو۔ وہ جھوٹ بکواس ہے۔

چوتھی حدیث کافی۔ عن ابا عبداللہ قال مالم یوافق من الحدیث القرآن فہو زخرف۔ ترجمہ: جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جو حدیث قرآن شریف کے حکم کے مطابق نہ ہو وہ بیہودہ بات ہے (اصول کافی۔ کتاب شیعہ۔ کتاب العلم نولکشور صہ ۳۹)

ب۔ **حدیث کافی**۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال خطب النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بمنی فقال ایھا الناس ماجاءکم یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ وماجاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ (اصول کافی کتاب العلم۔ باب الاخذ بالسنۃ وشواہد الکتاب مطبع نولکشور صہ ۳۹ سطر آخیر) ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ پڑھا۔ فرمایا۔ لوگو جو کچھ کہ تمہارے پاس خبر لاوے اور اللہ کی کتاب کے موافق ہو تو اس خبر کو میں نے کہا ہے جو کوئی خبر اللہ کی کتاب سے مخالف ہو اسکو میں نے

نوٹ ثابت ہوا کہ قرآن شریف مذہب امامیہ میں احادیث رسول مقبول اور فرمان ادلا

رسول صلعم سے ہر حال میں مقدم ہے۔ اور قرآن شریف کی یہ عزت و شان اسی مذہب میں ہے

پانچویں حدیث کافی ۔ من خالف کتاب اللہ وسنۃ محمد فقد کفر۔ ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی کتاب اور سنۃ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی۔ اس نے کفر کیا۔ (اصول کافی کتاب شیعہ۔ کتاب العلم صفحہ ۴۷ نولکشور)

چھٹی حدیث فضائل ۔ فعلیکم بالقرآن فانہ شافع مشفع وماحل مصدق ومن جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ ومن جعلہ خلفہ ساقہ الی النار۔ هو الدلیل یدل علی خیر سبیل وهو کتاب فیہ تفصیل وبیان وتحصیل وهو الفصل لیس بالهزل الخ (اصول کافی شیعہ۔ کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۴ سطر آخیر۔ مطبع نول کشور)

ترجمہ۔ تم لوگوں پر قرآن شریف کا پکڑنا لازم ہے۔ کیونکہ وہ شفاعت کرنیوالا ہے۔ اور مقبول الشفاعۃ ہے اور شکایت کرنیوالا ہے۔ اور تصدیق کرنیوالا ہے جس شخص نے اس کو اپنا امام بنایا۔ اس کو وہ بہشت میں لیجائیگا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈالدیا۔ اس کو وہ دوزخ میں ڈالیگا۔ وہ ایک دلیل ہے۔ جو نیک راستہ کی طرف لیجاتی ہے۔ اور وہ کتاب ہے جس میں تفصیل اور بیان اور تحصیل علوم ہے اور وہ فیصلہ کرنے والی ہے۔ بیہودہ بات نہیں ہے۔

ساتویں حدیث کافی ۔ عن ابی عبداللہ عن ابائہ علیہم السلام قال شکی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجعا فی صدرہ فقال استشف بالقرآن فان اللہ عزوجل یقول وشفاء لما فی الصدور (اصول کافی شیعہ۔ کتاب فضل القرآن۔ صفحہ ۶۵۵ نولکشور) ترجمہ۔ حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے جد بزرگوار سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں چھاتی کے درد کی شکایت کی جناب نے فرمایا۔ قرآن سے شفا طلب کر کیونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے۔ کہ قرآن شریف شفاء امراض سینہ ہے۔

آٹھویں حدیث کافی ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال حافظ القرآن العامل بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ (اصول کافی۔ کتاب شیعہ۔ کتاب فضل القرآن۔ باب فضل حامل القرآن صفحہ ۶۵۶ نولکشور۔) ترجمہ جناب ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قرآن شریف کا حافظ اور اس پر عمل کرنیوالا عزت دار تابعدار رکھنے والے فرشتوں کے ہمراہ ہوگا۔

نانویں حدیث کافی۔ من قرء القرآن فهو غنی ولا فقر بعده والا مابه غنی
اصول کافی کتاب شیعہ۔ کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۸ نولکشور پریس، ترجمہ امام جعفر صادق
نے فرمایا جس نے قرآن شریف پڑھا وہ مالدار ہے اور اس کے بعد فقر نہیں۔
دسویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم حملة القرآن عرفاء اهل الجنة والمجتهدون قواد اهل الجنة
والرسل سادة اهل الجنة (اصول کافی شیعہ۔ کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۸ نولکشور پریس) ترجمہ
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ قرآن شریف کا حامل
بہشت کا رئیس اور مجتہد بہشت کی طرف لے جانے والا اور رسول بہشت کے سردار ہیں۔
گیارہویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ینبغی للمومن
ان لا یموت حتی یتعلم القرآن او ان یکون فی تعلیمه (اصول کافی شیعہ۔ باب
من یتعلم القرآن بمشقة صفحہ ۶۵۹ نولکشور پریس) ترجمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا۔ مومن کے واسطے واجب ہے کہ جب تک قرآن شریف نہ سیکھ لے یا اس کی تعلیم میں نہ ہو
موت کی خواہش نہ کرے۔
بارہویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان البیت اذا کان
فیه المسلم یتلو القرآن تبرا یله اهل السماء کما تبرا یا اهل الدنیا الکواکب الدری
فی السماء (اصول کافی۔ کتاب مذہب شیعہ۔ باب البیوت التی یقرء فیها القرآن صفحہ ۶۶۰ نولکشور)
ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ وہ گھر جس میں کوئی مسلمان قرآن
شریف پڑھتا ہے اس کو آسمان والے ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین والے آسمان میں کوکب
دری چمکیلے ستارے کو دیکھتے ہیں۔
تیرہویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان ابی صلوات الله
علیه یقول قل هو الله احد ثلث القرآن و قل یا ایها الکافرون ربع القرآن۔
(اصول کافی۔ کتاب مذہب شیعہ۔ باب فضل القرأة صفحہ ۶۶۵ نولکشور پریس) ترجمہ جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ
سورہ قل هو الله احد تہائی قرآن ہے اور سورہ قل یا ایها الکافرون کا پڑھنا چوتھائی قرآن ہے
چودہویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله

صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم من قرأ الہاکم التکاثر عند النوم وقی فتنۃ القبر (اصول کافی کتاب شیعہ - کتاب فضل القرآن صفحہ ۴۲۶) ترجمہ جناب ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ الہاکم التکاثر سوتے وقت پڑھا - وہ فتنۂ قبر سے بچا رہا۔

پندرہویں حدیث نہج البلاغۃ - جناب امیر المومنین علی المرتضے علیہ السلام فرماتے ہیں - انا لم نحکم الرجال وانما حکمنا القرآن وھذا القرآن انما ھو خط مسطور بین الدفتین لا ینطق بلسان ولا بدلہ من ترجمان (نہج البلاغۃ صفحہ ۳۴۰) ہم نے آدمیوں کو حکم نہیں بنایا - بلکہ قرآن شریف کو اصل حکم بنایا ہے اور یہ قرآن وہی ہے جو دو دفتیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے - مگر وہ اپنی زبان سے نہیں بولتا - بلکہ اس کے واسطے مفسر و مبیّن کی ضرورت ہے پس حدیث ثقلین مسلمہ فریقین کے مطابق ائمہ اہلبیت علیہم السلام سب سے اعلےٰ مفسر اور ترجمان قرآن ہیں جو بحکم مخبر صادق اصلی معنے قرآن سے جدا نہیں ہوتے

سولہویں حدیث نہج البلاغۃ صفحہ ۲۳۰ جناب امیر المومنین علی المرتضے علیہ السلام فرماتے ہیں - وتعلموا القرآن فانہ احسن الحدیث وتفقھوا فیہ فانہ ربیع القلوب واستشفوا بنورہ فانہ شفاء الصدور واحسنوا تلاوتہ فانہ انفع القصص (صفحہ ۲۳۰ سطر ۵) ترجمہ اور قرآن شریف کو سیکھو کیونکہ وہ سب سے اچھی کلام ہے اور اس میں فکر کرو - کیونکہ وہ دل کو خوش کرنے والا ہے اور اس کے نور سے شفاء ڈھونڈو - کیونکہ وہ امراض سینہ کی شفا ہے اور اچھی طرح اس کی تلاوت کرو - کیونکہ وہ نافع تر قصوں میں سے ہے۔

ستارہویں حدیث نہج البلاغۃ صفحہ ۱۰۳ سطر ۱۳ جناب سیدنا علی المرتضے علیہ السلام فرماتے ہیں - وعلیکم بکتاب اللہ فانہ الحبل المتین والنور المبین والشفاء النافع والعصمۃ للمتمسک - ترجمہ اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو کیونکہ وہ مضبوط رسا اور ظاہر نور شفاء نافع اور مضبوط پکڑنے کے واسطے بچاؤ ہے گمراہی سے - اسی قرآن شریف کی تحصیل و ترتیل کے واسطے جناب امیر علیہ السلام نے تعلیم دی ہے - جو کہ آپ کے عہد خلافت میں رائج تھا - اور اسی کو شامیوں نے جنگ میں نیزوں پر لٹکایا - اس کے سوا باقی سب قرآن جل چکے تھے۔

اٹھارہویں حدیث کافی - قال ابو جعفر علیہ السلام قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم انا اول وافد علے العزیز الجبار یوم القیامۃ وکتابہ واھل بیتی ثم امتی ثم اسالھم ما فعلتم بکتاب اللہ وباھل بیتی (اصول کافی - کتاب فضل

القرآن۔ مطبع نولکشور صفحہ ۶۵۵ سطر ۸) ترجمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں روز قیامت کو سب سے اول عزیز الجبار اللہ تعالےٰ کے سامنے جاؤں گا اور اس کی کتاب میری اہلبیت اس کے بعد میری امت پیش ہو گی پھر میں امت سے پوچھونگا تم نے اللہ تعالےٰ کی کتاب اور میری اہلبیت کیساتھ کیا سلوک کیا۔

انیسویں حدیث کافی۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان العزیز الجبار انزل علیکم کتابہ وھو الصادق البار فیہ خبرکم وخبر من قبلکم وخبر من بعدکم وخبر السماء والارض ولو اتاکم من یخبرکم عن ذالک تعجبتم (اصول کافی صفحہ ۶۵۵ کتاب فضل القرآن مطبع نولکشور) ترجمہ امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تحقیق عزیز الجبار اللہ تعالےٰ نے تم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور وہ سچا اور صاحب احسان ہے اور اس کتاب میں تمہارا اور تم سے پہلوں اور تم سے پچھلوں اور آسمان اور زمین کا بیان ہے۔ اگر مخبر صادق تم کو اس سے خبردار کرے تو تم حیران رہ جاؤ۔

بیسویں حدیث کافی۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان القرآن زاجر وآمر یامر بالجنۃ ویزجر عن النار (اصول کافی۔ کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۵) ابی بصیر سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے تھے تحقیق قرآن منع کرنیوالا ہے اور حکم کرنیوالا ہے اور بہشت کے کاموں کا تو حکم کرتا ہے اور دوزخ کے کاموں سے منع کرتا ہے۔

اکیسویں حدیث کافی۔ قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نوروا بیوتکم بتلاوۃ القرآن ولا تتخذوھا قبوراً کما فعلت الیھود والنصاریٰ صلوا فی الکنائس والبیع وعطلوا بیوتھم فان البیت اذا کثر فیہ تلاوۃ القرآن کثر خیرہ واتسع اھلہ واضاء لاھل السماء کما تضئ نجوم السماء لاھل الدنیا (اصول کافی۔ کتاب فضل القرآن۔ باب البیوت التی یقرء فیھا القرآن صفحہ ۶۹۶ نولکشور سطرہ ۱۰) ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قرآن شریف کے پڑھنے سے روشن کرو۔ اور اپنے گھر کو قبریں مت بناؤ۔ جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے بنایا۔ کہ نماز وغیرہ تو اپنے گرجا اور عبادت گاہوں میں پڑھتے ہیں۔ اور اپنے گھروں کو توریت اور انجیل پڑھنے سے خالی رکھتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں زیادہ قرآن شریف پڑھا جائے اور اس میں زیادہ برکت

ہوتی ہے اور اس کے عیال و اطفال الدار ہو جاتے ہیں اور آسمان والوں کو روشنی ہوتی ہے جیسا کہ ستارے آسمان کے زمین پر چمکتے ہیں (یعنی جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ وہ ستاروں کی طرح روشن ہوتا ہے۔)

بائیسویں حدیث کافی :- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ۔ البیت الذی یقرء فیہ القرآن ویذکر اللہ عزوجل فیہ تکثر برکتہ وتحضرہ الملائکۃ وتھجرہ الشیاطین ویضیٔ لاھل السماء کما یضیٔ الکواکب لاھل الارض۔ وان البیت الذی لا یقرء فیہ القرآن ولا یذکر اللہ عزوجل فیہ تقل برکتہ وتھجرہ الملائکۃ وتحضرہ الشیاطین (اصول کافی مطبع نولکشور صفحہ ۶۲۹ باب البیوت التی یقرء فیھا القرآن صفحہ ۶۲۹) ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جناب امیر المومنین علی المرتضٰے علیہ السلام نے فرمایا ف

تئیسویں حدیث کافی :- عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال من قرء القرآن قائما فی صلوۃ کتب اللہ لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ۔ ومن قرء فی صلوۃ جالسا کتب اللہ لہ بکل حرف خمسین حسنۃ۔ ومن قرء غیر صلوۃ کتب اللہ بکل حرف عشر حسنات (اصول کافی۔ صفحہ ۶۲۶۔ باب ثواب قراۃ القرآن۔ مطبع نولکشور) ترجمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے کھڑے ہو کر نماز میں قرآن شریف پڑھا اللہ تعالٰے نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلہ میں ایک سو نیکی لکھی اور جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا اللہ تعالٰے نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلے پچاس نیکیاں لکھیں اور جس نے نماز کے بغیر باہر قرآن کو پڑھا اللہ تعالٰے نے ہر ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھیں۔

چوبیسویں حدیث کافی :- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاثۃ یشکون الی اللہ عزوجل مسجد خراب لا یصلی فیہ اھلہ وعالم بین جھال ومصحف معلق قد وقع علیہ الغبار لا یقرء فیہ (اصول کافی صفحہ ۶۲۳ باب قراۃ القرآن فی المصحف) ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ تعالٰے سے شکایت کریں گی۔ ایک تو ویران مسجد اس میں محلہ دار نماز نہ پڑھیں۔ دوسرا عالم کہ جاہل لوگوں کے درمیان موجود ہے۔ مگر اس سے مسئلہ نہ پوچھیں۔ اور تیسرا قرآن شریف کہ کھونٹی پر لٹکا ہوا ہے اور اس پر خاک و گرد و غبار پڑ رہا ہے۔ مگر اس کو کوئی نہیں پڑھتا۔

ف۔ کہ جس گھر میں قرآن شریف پڑھا جاوے اور اللہ پاک کا ذکر کیا جاوے اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور فرشتہ حاضر ہوتے ہیں اور شیطان دور ہوتے ہیں۔ اور وہ گھر اہل آسمان کے نزدیک روشن ہوتا ہے۔ جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا اور ذکر الٰہی نہ کیا جاوے۔ اس گھر سے فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین آجاتے ہیں۔

پچیسویں حدیث کافی۔ عن سفیان بن السمط قال سألت اباعبد اللہ علیہ السلام عن تنزیل القرآن قال اقرؤا کما علمتم (اصول کافی۔ باب النوادر صفحہ ۶۷ نولکشور وصافی شرح کافی کتاب فضل القرآن صفحہ) ترجمہ سفیان بن السمط سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ ترتیل قرآن اس طرح پڑھوں۔ جس طرح کہ وحی جبرئیل لاتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ اسی کے بموجب قرآن پڑھا کرو۔

نوٹ صاف ثابت ہے کہ موجودہ قرآن شریف ہی کے پڑھنے کی اجازت ہے۔ گویہ خلاف تنزیل ہے۔

چھبیسویں حدیث کافی۔ دعوی قرآن۔ عن عبد الاعلی مولی آل سام قال سمعت اباعبد اللہ یقول واللہ انی لاعلم بکتاب اللہ من اولہ الی آخرہ کانہ فی کفی فیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر ما ھو کائن قال اللہ عزوجل فیہ تبیان کل شئی (اصول کافی۔ مطبع نولکشور کتاب الحجۃ۔ صفحہ ۱۴۱) ترجمہ عبد الاعلی مولی آل شام نے کہا کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کی قسم کہ میں نے قرآن کو اس کے اول اور اس کے آخیر تک جانتا ہوں۔ گویا میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں زمین و آسمان کی خبر ہے اور وہ خبر ہے جو گذر ہے اور وہ جو گذرنیوالی ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔ کہ قرآن ہر ایک چیز کو بیان کرنیوالا ہے۔

نوٹ شیعیان و محبان خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امام معصوم علیہ السلام کی قرآن دانی کا یہ دعوی ہے۔ تو لکھے مرید کس طرح منکر قرآن ہو سکتے ہیں۔ کیا اس بزرگ کے مرید جنکو بارہ برس تک سورہ البقرہ آتی رہا امام جعفر صادق علیہ السلام کے مریدوں سے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ آئیلوتی کے مرید سلوتی کے مریدوں سے ہمسری کرسکتے ہیں

ستائیسویں حدیث کافی دعوی علم الکتاب۔ عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد اللہ قال قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابو عبد اللہ علیہ السلام بین اصابعہ فوضعھا فی صدرہ ثم قال وعندنا واللہ علم الکتاب کلہ (اصول کتاب کافی صفحہ ۱۴۲ ایضاً) ترجمہ: عبد الرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا۔ اس شخص (آصف بن برخیا) وزیر حضرت سلیمان نے جس کے پاس کتاب الٰہی کا تھوڑا سا علم تھا۔ عرض کیا۔ کہ میں بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں۔ راوی عبدالرحمن کہتا ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی انگلیوں کو کھولا اور انکو اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس تمام علم الکتاب ہے۔

نوٹ۔ جنکے پیروں کا یہ دعوٰے ہو انکے مرید کب منکر قرآن ہیں۔

اٹھائیسویں حدیث۔ فضائل قاریاں و سامعین قرآن۔ کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر حجتہ اللہ فی الانام سیدنا امام الحسن العسکری علیہ السلام ص۲ مطبع مفید عام لاہور پر ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے رحمت خدا کیساتھ مخصوص ہیں اور اللہ کے نور سے ملبس ہیں اور کلام اللہ کی تعلیم دینے والے اللہ کے مقرب ہیں۔ جو انکو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے جو انسے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ سے دشمنی رکھتا ہے اور قرآن کے سننے والے سے اللہ تعالیٰ دنیا کے رنج و محنت کو دور کرتا ہے اور اس کے پڑھنے والے سے آخرت کی تکالیف کو دفع کرتا ہے۔ میں اس ذات اقدس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ کہ کتاب خدا کی ایک آیت کا سننے والا اگر یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ محمد پیغمبر یہ قرآن خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اپنے سب اقوال میں سچا ہے۔ اور اپنے سب افعال میں حکیم ہے اور خدا نے جو علوم قرآنی اس کے سپرد کئے ہیں۔ وہ اس نے امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے سپرد کئے ہیں۔ نیز یہ اعتماد رکھتا ہو کہ وہ ہر امر میں اس کا پیرو اور مطیع ہے۔ وہ اس شخص سے زیادہ اجر ثواب پائیگا کہ جو اشرفیوں کی تھیلی راہ خدا میں تصدق کرے اور امور مذکورہ کا معتقد نہ ہو۔ بلکہ ایسے شخص کا صدقہ خود اسی کے لئے باعث وبال و نکال ہے اور کتاب خدا کی ایک آیت کا پڑھنے والا اگر امور مذکورہ کا معتقد ہے۔ وہ اس شخص سے جو عرش سے لے کر تحت الفرش تک کی سب چیزوں کا مالک ہو۔ اور ان سب کو راہ خدا میں تصدق کردے مگر امور مذکورہ کا معتقد نہ ہو۔ افضل اور اشرف ہے بلکہ یہ تمام صدقہ اس تصدق کرنے والے کے لئے باعث وبال ہو گا۔ بعد ازاں امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو کیا تم کو معلوم ہے کہ اس کے سننے والے پڑھنے والے کو یہ ثواب ہائے عظیم کب پورے ملتے ہیں۔ اس وقت جبکہ وہ قرآن میں اپنی طرف سے کچھ نہ ملائے اور نہ کچھ اس میں سے کم کرے اور نہ اس کو اپنا ذریعہ معاش بنائے

نہ ریاکاری کے طور پر پڑھے۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم سے تمسک
کرنا تم پر لازم اور واجب ہے۔ کیونکہ وہ شفاء نافع اور دوائی مبارک ہے۔ جو شخص اس سے
تمسک کرتا ہے۔ وہ اس کا محافظ و نگہبان ہے۔ اور جو کوئی اس کی متابعت کرتا ہے وہ اس
کے لئے باعث نجات ہے۔ اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ جو سیدھا کرنے کی ضرورت
ہو۔ نہ راہ حق سے پھرا ہوا ہے۔ کہ راہ پر لانے کی حاجت ہو اور اس کے عجائبات کبھی ختم
نہیں ہو سکتے اور کثرت استعمال اور بار بار تلاوت کرنے سے وہ کہنہ اور خستہ نہیں ہوتا۔ اور
اس میں شک نہیں۔ کہ خدا تبارک و تعالےٰ اس کے تلاوت کرنے کے صلہ میں ہر حرف
کے عوض دس دس نیکیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور میرا مطلب یہی نہیں کہ جو کوئی الم کو
مثلاً پڑھے تو اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔ بلکہ الف کے عوض میں دس نیکیوں کا۔ اور
ل کے پڑھنے پر دس نیکیوں کا اور میم کے پڑھنے پر دس نیکیوں کا ثواب عطا ہوگا۔

بعد ازاں فرمایا آیا تم جانتے ہو۔ کہ قرآن سے اس قسم کا تمسک کرنے والا کون شخص
ہے۔ جو اس کے ساتھ تمسک کرنے کے سبب اس شرف عظیم کو حاصل کرتا ہے ایسا شخص
وہ ہے۔ جو قرآن اور اس کی تاویل کو ہم اہلبیت سے یا ہمارے وکیلوں سے جو ہمارے اور
ہمارے شیعوں کے واسطے ہیں اور ہمارے احکام انکو پہنچاتے ہیں۔ اخذ کرے نہ کہ وہ شخص
جو مجادلہ کرنیوالوں کی رائوں اور قیاس کرنیوالوں کے قیاسوں سے حاصل کرے۔ جو کوئی قرآن
کے معنے اپنی رائے سے بیان کرے اور وہ اتفاق سے درست بھی ہوں۔ تو بھی اس نے
غیر اہل سے اس کے اخذ کرنے میں جہالت اور نادانی کی گویا اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔
جیسے کوئی ایسی راہ کو جس میں درندے جانور پائے جاتے ہیں بغیر محافظ کے طے کرے اگر اتفاقاً
صحیح سلامت منزل پر پہنچ بھی جائے۔ تو بھی صاحبان عقل و فضل کے نزدیک مذمت و ملامت
اور زجر و توبیخ کا سزاوار ہے جو درندوں نے پھاڑ کھایا۔ تو دانشمند فاضل اور بے
عقل جاہل سب کے نزدیک اس کا مارا جانا اور معرض ہلاکت میں پڑنا متفق علیہ تھا۔ اور اگر
اپنی رائے سے قرآن بیان کرنیوالا غلطی پر ہو تو اس نے اپنی جگہ جہنم میں بنالی اور اس کی
مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص طوفانی سمندر میں بغیر ملاح اور ثابت کشتی کے سفر کرے
جو کوئی اس کے مرنے کی خبر سنے گا۔ یہی کہے گا۔ کہ وہ اسی کا سزاوار اور مستحق تھا۔ انتہی الملفظ
ب۔ بعد ازاں فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ حمد کو پڑھے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

اس کے آل اطہار کی دوستی کا معتقد ہو۔ اور انکے حکم کا تابع اور انکے ظاہر و باطن پر ایمان رکھتا ہو۔ تو خدائے عزوجل اس پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض ایک ایک حسنہ عطا کرے گا ہر حسنہ تمام دنیا اور اس کے سب اموال اور خزائن سے بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی کسی کو یہ سورت پڑھتے ہوئے سنے۔ تو اس کو اس پڑھنے والے کی نسبت تہائی ثواب ملے گا (کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۲۵ سطر ۵)

ج۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کے والدین کے سر پر ایک تاج رکھیں گے۔ کہ اس کی روشنی دس ہزار برس کی راہ تک پہنچے گی۔ اور ایسا حلہ انکو پہنائیں گے۔ کہ دنیا کے تمام نفیس چیزوں کا ہزار گنا بھی اس کی اونے تارے بھی لگا نہیں کھا سکتا الاخرہ (کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۵۹)

انتیسویں حدیث نہج البلاغة صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ ایران۔ ما استتم نعمة اللہ علیکم بالصبر علے طاعة اللہ والمحافظة علے ما استحفظکم من کتابہ تمام کرو نعمت اللہ کی اپنے اوپر ساتھ صبر کے اللہ کی بندگی پر اور محافظت کرو اس پر جو کچھ کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب سے تم کو یاد کرایا ہے۔

نوٹ:۔ پس ہم اسی موجودہ قرآن شریف پر عمل کرنے کے واسطے مکلف ہیں۔

تیسویں حدیث اصول کافی صفحہ ۶۷۱۔ ائمہ پاک کے نزدیک موجودہ قرآن قابل سند ہے۔ عن سالم بن سلمہ قال قرا رجل علے ابا عبد اللہ علیہ السلام۔ وانا استمع حروفاً من القرآن لیس علی ما یقرءہا الناس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن هذہ القرائة اقرا کما یقرا الناس حتی یقوم القائم علیہ السلام فاذا قام القائم قرا کتاب اللہ عزوجل علی حدہ الاخرہ۔ ترجمہ سالم بن سلمہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادقؑ کے پاس قرآن شریف پڑھا اور میں نے ایسے حروف سے قرائت قرآن شریف سنے جو عام لوگ نہیں پڑھتے تھے پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس قرائت سے باز رہو۔ اور وہی قرائت پڑھو۔ جیسے عامہ لوگ پڑھتے ہیں جب تک کہ امام الزمان علیہ السلام قائم نہ ہوئے جس وقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اللہ تعالے کی کتاب کو اس کے طریق نزول پر پڑھیں گے۔

اکتیسویں حدیث نہج البلاغة صفحہ ۱۲۳۔ ان هذا القرآن هو الناصح

الذی لایغش والهادی الذی لایضل والمحدث الذی لایکذب وما جالس هذا القرآن احد الا قام عنہ بزیادۃ اونقصان زیادۃ فی ھدی ونقصان من عمی الی اخرہ۔ ترجمہ۔ یہ قرآن ایسا ناصح ہے جس میں ذرا بھی خیانت کی بو نہیں اور ایسا ہادی ہے۔ کہ ہرگز گمراہ نہیں کرتا۔ ایسا خبر دینے والا ہے۔ کہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ کوئی شخص اس قرآن کا ہم جلیس نہیں مگر یہ کہ وہ ایسی حالت میں اس کے پاس سے اٹھے یا اس کے کمال میں زیادتی ہوگئی ہو۔ یا نقص آگیا ہو۔ زیادتی تو ہدایت کیوجہ سے ہوتی ہے اور نقصان اندھے پن کے سبب سے ہ

۳۲۔ یہی قرآن شریف واجب العمل ہے سالت ابا عبد اللہ عن القرآن والفرقان اھما شیان او شئی واحد فقال علیہ السلام القرآن جملۃ الکتاب والفرقان المحکم الواجب العمل بہ (اصول کافی ص ۴۶۲ فضل القرآن) ترجمہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا قرآن اور فرقان دو چیزیں ہیں۔ یا ایک ہی شے ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قرآن شریف تمام مکمل کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ محکم حصہ قرآن ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی اس میں متشابہات اور حروف مقطعات کا دخل نہیں ہے۔

نوٹ۔ پس جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام اور احادیث جناب صادق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صاف ثابت ہوا۔ کہ یہی قرآن شریف موجودہ و مروجہ کلام الٰہی ہے یہی واجب العمل اور قابل حجت ہے منکر اس کا کافر ہے۔

عقائد علماء کرام شیعہ ا۔ شیعہ موجودہ قرآن کو منزل من اللہ غیر محرف مانتے ہیں جو شخص قرآن میں کمی زیادتی کا ہونا ہماری طرف نسبت کرتا ہے۔ وہ کاذب اور مفتری ہے۔ (سرکار شریعتمدار علامہ السید علی الحائری صاحب قبلہ لاہوری۔ از موعظہ تحریف قرآن ص ۵۶ شیعہ مسلمان قطعاً تحریف کے قائل نہیں ہیں)

۲۔ رسالہ اعتقادات حضرت علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ جو مسلمہ طور پر تمام شیعی دنیا میں اعتقادات صحیحہ مشہور ہے مطبوعہ ایران ص ۳۰ سطر ۲ میں شیعوں کا عقیدہ قرآن مجید میں یوں مرقوم ہے۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزلہ اللہ تعالیٰ علی نبیہ محمد صلعم ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ

عند الناس مائة واربعة عشر صورة وعندنا ان الضحی والم نشرح سورة واحدة ولایلاف ۔ والم ترکیف سورة واحدة ومن نسب الینا انا القول انه اکثر من ذالک فهو کاذب انتهی بلفظه ۔ ترجمہ ۔ ہم شیعوں کا یہ اعتقاد ہے ۔ کہ قرآن جس کو خدا نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے ۔ جو اس وقت دو دف جلد کے اندر اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے ۔ یہ اس سے زیادہ نہیں تھا ۔ اور اس کے سوائے لوگوں کے نزدیک ایکسو چودہ ہیں ۔ لیکن ہم شیعوں کے نزدیک سورہ والضحےٰ اور سورہ الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورہ لایلاف اور سورہ الم ترکیف ایک سورہ ہے ۔ اور جو شخص کہ ہم شیعوں کی طرف یہ نسبت دے کہ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن موجودہ مقدار سے زیادہ تھا ۔ وہ شخص جھوٹا ۔ کذاب اور مفتری ہے (موعظہ تحریف قرآن صد ۵۶ ۔ تفسیر صافی صد ۱۳ سطر آخیر ۔)

۳ ۔ کتاب البیان میں علامہ شیخ الطائفہ محمد بن الحسن طوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ۔

اما الکلام فی زیادته ونقصانه فمما لا یلیق به لان الزیادة فیه مجمع علی بطلانه والنقصان منه فالظاهر ایضاً من مذهب المسلمین خلافه انتهی بلفظه ۔ یعنے قرآن کی زیادتی اور نقصان میں کلام کرنا کسی طرح مناسب ہی نہیں ۔ کیونکہ قرآن کی زیادتی کے بطلان پر تو اجماع قائم ہے ۔ رہا کمی کا واقع ہونا پس اس میں بھی ظاہر ہے ۔ کہ مسلمان (شیعوں کا مذہب) قطعاً اس کے برخلاف ہے (از موعظہ تحریف قرآن) و تفسیر صافی صد ۱۳ سطر اخیر مطبوعہ طہران ۔

۴ ۔ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ ۔ محقق طبرسی ۔ محمد بن الفضل صاحب مجمع البیان شیخ الطائف محمد بن الحسن الطوسی اور تمام جمہور مجتہدین شیعہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہیں ۔ قوانین الاصول جلد اول باب ۶ ۔ علوم الفرقان تبیان الحق ۔ اور تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول صد ۵ سطر ۱۵ ۔ سطر ۳۱ ۔ و موعظہ تحریف قرآن لکھنؤ ۔

۵ ۔ قرآن مجید قابل سند ہے

تفسیر صافی مطبوعہ طہران صد ۱۳ ۔ سطر ۹ پر ہے ۔ قوله علیه السلام فی حدیث طلحه ان اخذتم بما فیه نجوتم من النار ودخلتم الجنة فان فیه حجتنا وبیان حقنا وفرض طاعتنا الاخره ۔ ترجمہ ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جیسا کہ حدیث طلحہ میں ہے ۔ اگر تم لوگوں نے اس قرآن شریف کو پکڑا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچو گے

اور بہشت میں داخل ہو گے۔ کیونکہ اس قرآن مجید میں ہماری حجت اور ہمارے حقوق اور ہماری فرض اطاعت کا بیان ہے۔

۶۔ ملا محمد باقر مجلسی اور حضرت صلعم کے معجزے دو قسم کے ہیں۔ نوع اول قرآن مجید ہے اور یہ کہ حضرت کے تمام معجزوں سے زیادہ متواتر ہے۔ کہ قیامت تک باقی ہے۔ اور جو پیغمبر جس زمانہ میں کہ مبعوث ہوتا تھا اس کے اکثر معجزے اس علم و فن کی جنس سے ہوتے تھے۔ کہ اس زمانہ میں زیادہ شائع ہوتے تھے (تا) پس حضرت رسول صلعم قرآن مجید لائے اور اپنی قوم کو آگاہ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری میں شک رکھتے ہو اس قرآن کا مثل و مانند لاؤ۔ تا کہ وہ عاجز ہوئے اور مثل نہ لا سکے (تا) پس ظاہر ہوئے کہ اگر اس پر قادر ہوتے ضرور لاتے باوجودیکہ عرب میں فصحا کا وفور اور اہل کتاب میں عالموں اور دانشمندوں کی کثرت تھی۔ اور اس وقت سے اب تک بھی ہر ایک زمانہ میں حضرت کے دشمن حضرت کے دوستوں سے ہزاروں حصہ زیادہ تھے مگر آجتک نہ لا سکے پس ثابت ہوا کہ یہ فعل بشر کی جنس سے نہیں بلکہ خالق عالم کا فعل ہے۔ (مندرجہ) قرآن کا اعجاز بہت وجہوں سے ہے۔ پہلی وجہ فصاحت و بلاغت و طاقت الہی دوسری وجہ غرابت اسلوب ہے کہ ہر چند کوئی شخص تمام فصیحوں کے کلام و اشعار اور خطبوں کی تتبع کرے۔ مگر اس نظم عجیب اور اسلوب غرائب کا شبیہ و نظیر ان میں نہیں پایا۔ اور اس زمانہ کے تمام فصحا اور بلغا قرآن کی غرابت سے متعجب و حیران تھے۔ تیسری وجہ عدم اختلاف الخ چوتھی وجہ معارف ربانی پر مشتمل ہونا الخ۔ پانچویں وجہ آداب کریمہ اور شرائع قویمہ پر شامل ہونا۔ چھٹی وجہ۔ انبیا سابقہ کے قصوں پر مشتمل ہونا۔ ساتویں وجہ سورہ و آیات کی خاصیتوں کے سبب۔ آٹھویں وجہ اعجاز قرآن کی یہ ہے کہ اس کے اندر غیب کی خبریں بہت کچھ موجود ہیں۔ جن کا علم سوائے خداوند تعالیٰ کے کسی کو نہ تھا۔ اور یہ خبریں اتنی زیادہ ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتا (انتہی ملخصاً) مفصل دیکھو تحقیق الیقین ترجمہ حق الیقین مولفہ آخوند ملا محمد باقر مجلسی صفحہ ۲۹۔

۷۔ علامہ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ اما الشیخ ابو علی الطبرسی فانہ قال فی مجمع البیان اما الزیادۃ فیہ فمجمع علی بطلانہ واما النقصان فیہ فقد روی جماعۃ من اصحابنا وقوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن تغییرا ونقصانا والصحیح من مذھب اصحابنا خلافہ وھو الذی نصرہ المرتضیٰ الاخرہ (تفسیر صافی مطبوعہ طہران صفحہ ۱۳ سطر ۱۷) ترجمہ۔ شیخ ابو علی

الطبرسی نے تفسیر مجمع البیان میں فرمایا ہے کہ قرآن میں زیادتی کا ہونا تو بالاجماع باطل اور غلط ہے۔ لیکن کمی واقع ہونے میں چند شیعہ اور فرقہ حشویہ نے روایت کیا ہے۔ کہ قرآن میں تغیر اور نقصان واقع ہوا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب شیعہ کا صحیح عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ یعنی کمی بھی قرآن میں واقع نہیں ہوئی۔ اور اس کی تائید جناب علامہ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

ب۔ دیکھو تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول ص۵ سطر ۱۲۔

ج۔ دیکھو موعظہ تحریف قرآن ص۸۔۵۰ سرکار شریعتمدار علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان دام ظلہ۔

۸۔ عقیدہ علامہ سید مرتضےٰ علم الہدیٰ

(۱) تفسیر صافی مطبوعہ طہران ص۳ سطر ۲۳ پر ہے

ان القرآن علی عہد رسول اللہ کان مجموعاً مؤلفاً علے ما ھو علیہ الآن و استدل علیٰ ذالک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظھم لہ وانہ کان یعرض علی النبی و یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ مثل عبد اللہ بن مسعود و ابی ابن کعب وغیرھما ختموا القرآن علی النبی عدۃ ختمات و کل ذالک یدل بادنی تامل علے انہ کان مجموعاً مرتباً غیر مبتور ولا مبثوث و ذکر ان من خالف فی ذالک من الامامیہ والحشویہ لا یعتد بخلافھم فان الخلاف فی ذالک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا من المعلوم المقطوع علی صحتہ انتہی۔ ترجمہ علامہ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ہی قرآن جمع کر لیا گیا تھا۔ اسی موجودہ صورت میں جیسا کہ اب ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور سارا قرآن حفظ کیا جاتا تھا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت خاص قرآن حفظ کرنے کے کام پر متعین کی گئی تھی اور یہ کارروائی پیغمبر علیہ السلام پر پیش کی جاتی رہی اور وہ حافظ برابر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قرآن سناتے رہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ صحابی تو کئی مرتبہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مکمل قرآن

حفظ سنا چکے تھے۔ ادنیٰ فکر کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں۔ کہ قرآن اسی زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں ہی مرتب اور جمع کر لیا گیا تھا جس شخص نے بھی امامیہ اور حشویہ میں سے اس کے خلاف کہا ہے۔ اس کا قول قابل اعتبار نہیں ہے اور در حقیقت بات یہ ہے کہ جو لوگ بھی تحریف کے قائل ہوئے ہیں وہ اصحاب حدیث (غیر مقلدین اخباری مذہب) ہیں اور ضعیف حدیثوں کو انہوں نے صحیح سمجھ لیا ہے حالانکہ ضعیف حدیثوں کی بنیاد پر کسی صحیح اور یقینی الثبوت امر کو بدلا نہیں جا سکتا۔

ب۔ زیادہ دیکھو موعظ تحریف قرآن ص۵ حجۃ الاسلام سرکار شریعتمدار حضرت علامہ السید علی الحائری قبلہ دام ظلہ۔

ج۔ دیکھو تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول ص۵ سطر ۱۴۔

(نوٹ) پس جو کچھ جناب علامہ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارا اس پر ایمان اور کامل یقین ہے جب محدثین و مفسرین مجتہدین شیعہ و اکابر علماء امامیہ کا یہ عقیدہ ہو تو شیعہ کو منکر قرآن کہنا سراسر جہالت و بطالت ہے۔

دوم۔ اکابر علماء سُنّیہ کی شہادت

۹۔ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری آنجہانی (جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری) عالم اہل مذہب سنی حنفی اپنے رسالہ تحریف قرآن کا جواب یعنی رسالہ امامت البرہان فی رد من قال بہ تحریف القرآن مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور ۱۸۹۱ء زیر اہتمام انجمن حمایت اسلام لاہور کے ص۵ سطر آخیر پر تحریر فرما گئے ہیں پھر پادری صاحب شیعی کی طرف سے قرآن کا تغیر و تبدل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی بے اصل بات ہے کیونکہ شیعہ کی معتبر کتابوں سے مثل تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی و صراط مستقیم مصائب النواصب و رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق رح وغیرہا سے ثابت ہے۔ کہ محققین شیعہ کے نزدیک قرآن اتنا ہی ہے جو دفتین میں منقول اور مسطور اور مسلمانوں میں مشہور ہے۔ کچھ کمی و بیشی اور تغیر و تبدل اس میں نہیں ہوا ہے۔ انتہٰی بلفظہ

۱۰۔ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی شہادت کتاب تحفہ اثنا عشریہ مطبع نولکشور۔ باب پنجم

ص ۳۵ سطر ۵ پر ہے ۔ الف ۔ پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہلبیت ہمیں قرآن را میخواندند و بعام و خواص و دیگر وجوہ بنظم او تمسک میکردند ۔ و بطریق استشہاد مے آوردند و آیات او را تفسیر میکردند و تفسیر یکہ منسوب است بامام حسن عسکری ہمیں قرآن است بلفظہ بلفظہ و صبیان و جواری و خدم و اہل و عیال خود را ہمیں قرآن تعلیم می فرمودند و بخواندن آن در نماز امر میکردند انتہی بلفظہ ترجمہ ۔ امامیہ کی تمام روایتوں میں موجود ہے کہ تمام اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی قرآن کو پڑھتے تھے اور عام و خاص کے ساتھ اسی کے وجوہ پر تمسک کرتے تھے اور بطور گواہی اور حجت کے اسی کو پیش کرتے تھے ۔ اور اسی کی آیات کی تفسیر کرتے تھے ۔ اور وہ تفسیر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب ہے لفظ بلفظ یہی قرآن ہے اور اپنے لڑکوں اور کنیزوں اور خادموں اور اپنے اہل و عیال کو اسی قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم کرتے تھے ۔

ب ۔ اور دیکھو تحفہ اثنا عشریہ مطبع نولکشور باب یازدہم و خواص مذہب شیعہ ص ۳۵ تعصب ہشتم ۔ آنکہ از قرآن مجید کہ بلا شبہ از حضرت ائمہ نزد الینا منقول بالتواتر است

۱۱ مولوی نور الدین صاحب احمدی کی شہادت

جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب احمدی بھیروی خلیفۃ المسیح قادیانی و لیڈر جماعت احمدیہ اپنی کتاب نورالدین مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان کے صفحہ ۲۳۰ پر فرماتے ہیں ہشتم باہمہ سخت عداوت و مخالفت متکلمان شیعہ و سنی خوارج ۔ معتزلہ وغیرہ فرق اسلام ایک ہی قرآن کو پیش کرتے ہیں ۔

ب ۔ کتاب نورالدین کے ص ۳۳ کے سطر ۱۲ پر فرماتے ہیں حضرت فیضی رحمۃ اللہ نے محمد جلال الدین اکبر کے زمانے میں قرآن کریم کی خدمت کے لئے بلا نقط الفاظ میں ایک تفسیر قرآن کی لکھی تھی جس کے ساطعہ نمبر ۹ میں لکھا ہے ۔ العلوم کلہا صداع الا علم کلام اللہ و کل علم سوء عطلہ و اہملہ و کلام اللہ لا عد لمحامدہ و لا حد لمکارمہ و لا حصر لرسومہ و لا احصاء لعلومہ و ہو لسام اہل الاسلام و ملاد اصل المرام انتہی ۔ جناب مولوی صاحب یہ عالیہ کلمات بحق علامہ فیضی تحریر فرماتے ہیں مرحمک اللہ بخدمتک القرآن و تمہید وجوہ تکریم الآدمیہ و رحم سلطانک الذی عظمک و اکرمک و جعلک من المقربین ۔ انتہی ۔

نوٹ - دنیا جانتی ہے کہ حضرت فیضی نور اللہ مرقدہٗ مذہب شیعہ رکھتے تھے اور اس بے نقط تفسیر کے مصنف تھے جس کی نظیر آجتک زمانہ پیدا نہ کر سکا اور یہی موجودہ قرآن شریف ہے جس کی تفسیر بے نظیر کی گئی پس عقائد علماء کرام شیعہ و شواہد علماء سنیہ سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ حضرات شیعہ امامیہ اثنا عشریہ موجودہ قرآن شریف کو منزل من اللہ غیر محرف اور غیر مبدل مانتے ہیں۔ اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور تمام مخالفین و معاندین کا افترا و بہتان غلط و باطل ہے

باقی اعتراضات مولوی انجمن صدیقی جھنگ شہر

اعتراض مولوی - وجہ اول - اصول کافی صفحہ ۹۷ میں ان القرآن لا یکون حجۃ یعنے بیشک قرآن حجت نہیں ہو سکتا ۔

جواب صابر - اللہ تعالیٰ اس فرقہ اہلحدیث و اہلسنت کے مولوی صاحبان کو ہدایت اور نور ایمان بخشے۔ کہ وہ عداوت مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ میں انصاف کا خون نہ کیا کریں ۔ اور عوام الناس جاہل مسلمانوں کو مغالطہ دیکر ادھوری احادیث اور چند الفاظ سنا کر آئمہ اطہار اور سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باغی نہ کرائیں ۔ اور راہ حق نہ چھڑائیں سنو ممبران انجمن تمہارے مدہوانے مولوی صاحب نے اصول کافی کی پوری حدیث کیوں نہ لکھی ۔ اور الا بقیم کے الفاظ کیوں ہضم کر گئے۔ کیا انجمن صدیقی کی صداقت اسی پر منحصر ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو مغالطہ دیکر دھوکا دیا جائے سنو۔

حدیث کافی صفحہ ۹۷ کتاب الحجۃ ۔ باب الاضطرار الی الحجۃ ۔ مطبع نول کشور حضرت منصور بن حازم راوی اپنا مناظرہ ہمراہ خوارج کا جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کرکے سب سے اول توحید حق تعالیٰ جلشانہ اور ذکر وحی کرتے ہوئے بیان کرتا ہے ۔ وقلت للناس الیس تعلمون ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کان ہو الحجۃ من اللہ علی خلقہ قالوا بلی۔ قلت فحین مضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم من کان حجۃ علی خلقہ فقالوا القرآن ۔ فنظرت فی القرآن فاذا ہو یخاصم بہ المرجئی والقدری والزندیق الذی لا یومن بہ حتی یغلب الرجال بخصومتہ فعرفت ان القرآن لا یکون حجۃ الا بقیم فما قال فیہ من شیء

کان حقاً۔ فقلت لھم من قیم القراٰن۔ فقالوا ابن مسعود قد کان یعلم وعمر یعلم وحذیفہ یعلم۔ قلت کلہ۔ فقالوا لا فلم اجد احداً یقال انہ یعرف ذالک کلہ الا علیاً صلوات اللہ علیہ واذا کان الشئی بین القوم فقال ھذا لا ادری وقال ھذا لا ادری وقال ھذا لا ادری وقال ھذا انا ادری فاشھد ان علیاً کان قیم القراٰن وکانت طاعتہ مفترضتہ وکان الحجتہ علی الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم وان ما قال فی القراٰن فھو حق۔ فقال رحمک اللہ (اصول کافی صد ۹۷ سطر ۱۵) ترجمہ۔ راوی منصور کہتا ہے۔ کہ میں نے لوگوں سے کہا۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلقت پر حجت تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بعد وفات رسول صلعم کون حجت رہا۔ انہوں نے کہا قرآن۔ میں نے قرآن میں نظر کی۔ آیا وہ حجت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ فوراً خیال آیا قرآن سے تو فرقہ مرجیہ اور قدریہ سند لیتا ہے اور زندیق دہریہ جو قرآن کو نہیں مانتا۔ وہ بھی مناظرہ کر کے عالموں پر غالب ہوتا ہے پس میں نے جان لیا۔ کہ قرآن بغیر قیم (ترجمان۔ مفسر و مبین ہادی) کے حجت نہیں ہو سکتا۔ اور جو کچھ قیم قرآن کی بابت بیان کرے وہی حق ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا قیم القرآن کون ہے۔ انہوں نے کہا ابن مسعود صحابی وہ قرآن جانتا تھا۔ اور عمر وہ بھی جانتا تھا۔ اور حذیفہ جانتا تھا۔ میں نے کہا سب قرآن جانتے تھے۔ انہوں نے کہا سب قرآن تو سوائے حضرت علی علیہ السلام کے اور کسی نے نہیں پایا۔ اور کوئی شخص سوائے اُنکے عارف نہ تھا۔ اور جب کبھی مسلمانوں میں کسی مسئلہ کی بابت جھگڑا پڑا۔ ابن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا اور عمر نے کہا میں نہیں جانتا۔ اور حذیفہ نے کہا میں نہیں جانتا۔ مگر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب علیؑ قیم القرآن تھے۔ اور انکی اطاعت و تابعداری فرض تھی۔ اور جناب رسول اللہ صلعم کے بعد تمام لوگوں پر حجت تھے اور جو کچھ انہوں نے قرآن شریف کے معانی و تفسیر کی۔ وہ سب سچ ہے۔ جناب امام جعفر صادقؑ نے منصور سے یہ مناظرہ سنکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ تو نے اچھا جواب دیا۔ (دیکھو صافی شرح کافی)

نوٹ۔ شاید یہ ہیں اصلی معانی حدیث کافی کے جسکو انجمن کے مولوی اہلحدیث نے ایک فقرہ لکھ کر حق کو چھپانا اور الاثیم کو نہ لکھ کر اپنا ایمان ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس قدر کو ہدایت بخشے کہ لوگوں کو راہ حق بتائیں اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول اور انکے خاندان لو لاد رسول صلعم سے منحرف

بہرکیف یہ ثابت ہوا کہ مطابق حدیث ثقلین سنیہ اور حدیث کافی قرآن شریف کی صحیح معانی اور رموز و نکات سوائے بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ وہی قیم، ہادی اور حقیقی ترجمان القرآن ہیں۔ اگر قرآن بغیر انکے حجت ہوتا تو آج بہتر فرقے نہ ہوتے اور گھر گھر قرآن مجید کی قیاسی تفاسیر نہ بنتیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا دعویٰ نبوت نہ کرتا اور جناب مسیح علیہ السلام کو مردہ نہ جانتا نہ فرقہ اہلحدیث اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بناتا۔ اور حنفی سنی فرقہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ ڈالتا۔ آجکل قیم القرآن امام غائب صاحب العصر و الزمان علیہ السلام صامت ہیں اور دنیا بتاً انکے تعلیم و فرمان نائبان امام علیہ السلام علمائے کرام سادات عظام کے ذریعہ پہنچتی رہتی ہے اور انکا فیض برابر جاری ہے۔ دیکھ کر نائبان مہدی کو جل گئے وارثان سفیانی۔

اعتراض مولوی۔ فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۶۱۔ رجال کشی صفحہ ۳ و صفحہ ۹۳ میں ہے۔
حرفوا الکتاب اللّٰہ و بدلوہ۔ انہوں نے کتاب اللہ کی تحریف کر ڈالی اور اس کو بدل دیا۔
(اشتہار انجمن صدیقی)

جواب۔ صابر حرفوا الکتاب اللّٰہ و بدلوہ کے بعینہٖ عبارت تو روضہ کافی صفحہ ۶۱ پر ملتی ہے اور نہ ہی رجال کشی ص صفحہ ۳ و ۹۳۔ یہ آپ کی دیانت و ایمانداری کا نتیجہ ہے کہ کلام امام معصوم علیہ السلام کو مقدم و موخر کرکے انکا مفہوم بگاڑ کر جہال کو خوش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق بنتے ہیں اور فرمان و الفاظ امام معصومینؑ تحریف خود کرتے ہیں الزام ہم پر دیتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ یہ عبارت من و عن کافی و رجال کشی سے دکھلائیں۔

اعتراض مولوی۔ تفسیر صافی مطبوعہ طہران صفحہ ۱۳ پر ہے یعنی بیشک جو قرآن درمیان ہمارے ہے وہ پورا نہیں ہے جس طرح کہ محمد صلعم پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں وہ چیز ہے جو خلاف ما انزل اللہ ہے اور وہ چیز ہے جو محرف و مبدل ہے اور اس سے بے شک بہت چیزیں حذف کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک علیؑ کا نام ہے الاخرہ (اشتہار انجمن صدیقی)

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے چودہویں صدی کے سنی عالموں کو راہ ہدایت دکھائے۔ کہ وہ عداوت مذہب حقہ میں اپنا ایمان تو کھو بیٹھے۔ مگر انصاف و انسانیت سے باہر نہ ہو جائیں۔ اگر مولوی صاحب انجمن اسی تفسیر صافی کے صفحہ ۱۳ کو پڑھتا۔ تو اس کو صاف معلوم ہو جاتا۔ کہ وہ لوگوں کے خیالات ظاہر کرکے جواب دیا ہے اور علامہ سید مرتضےٰ علم الہدیٰ اور شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

کا عقیدہ اسی صافی میں تحریر کرتا ہے۔ کہ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ قرآن شریف جو اللہ تعالے نے اپنے نبی کریم صلعم پر نازل فرمایا جو دو دفتیوں کے درمیان ہے اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ نہیں اور فرمایا کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی کہ ہم اس سے زیادتی کے قائل ہیں پس وہ جھوٹا ہے (تفسیر صافی صا ۱۴ مطبوعہ طہران دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صا ۳۹ باب دوم)

(ب) اگر مان لیا جائے تو یہ مفسر صافی کی اپنی رائے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کلام اور فرمان آئمہ معصومین علیہم السلام کے مقابل قابل سند و حجت نہیں کاش کہ ایسے ہی الفاظ تحریف القرآن کیواسطے کوئی قول امام علیہ السلام پیش کرتے تب تو آپ کی علمی فضیلت جرأت اور حقانیت تھی۔

نوٹ: تفسیر صافی صا ۳۴ پر آپ کی مشتہرہ عبارت ہرگز نہیں۔ صحیح حوالہ لکھا کریں غلط حوالہ لکھنا شان مولویت نہیں ہے۔

اعتراض مولوی صاحب دوم - قرآن موجودہ نقل و روایت کیا ہوا اصحاب ثلاثہ یعنی ابابکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور انکے پیروں اور موافقین کا ہے اور شیعہ انکو دشمنان دین اور مرتد اور منافق خائن وغیرہ جانتے ہیں۔ تو وہ کس وجہ سے قرآن شریف کو انکے دست برد سے محفوظ مان کر مکمل و غیر محرف مان سکتے ہیں (اشتہار انجمن صدیقی، کاسہ لیسی ایڈیٹر النجم و ملا ملتانی)

جواب یہ دعویٰ بلا دلیل اور سراسر غلط و بے بنیاد ہے۔ قرآن موجودہ نہ ہی حضرات اصحاب ثلاثہ اور نہ ہی انکے پیروں اور موافقین کا جمع کیا ہوا اور روایت کیا ہوا ہے۔ یہ قرآن شریف ہم کو آئمہ اطہار علیہم السلام سے ملا ہے جو حقیقی وارثان اسلام اور اصلی قیم محافظ و مبین و مفسرین قرآن تھے اور قرآن شریف کو کسی شخص کی روایت یا نقل کی ضرورت نہیں۔ وہ خود اپنے آپ شہادت دے رہا ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ حضرات اصحاب ثلاثہ نہ عالم علوم شریعت نہ ہی قاضی احکام طریقت اور نہ ہی قاری نہ ہی حافظ القرآن تھے وہ بادشاہان اسلام تھے۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت کو حکم دیا جس نے کلام الٰہی کو جمع کیا۔ تو جامع القرآن ثلاثہ نہ رہے۔ (ب) شیعہ ہرگز حضرات اصحاب ثلاثہ کو اپنی طرف سے مرتد منافق اور خائن وغیرہ نہیں کہتے بلکہ حضرات اصحاب ثلاثہ کے مریدوں اور انکے مقلدین اور موافقین کے اقوال و عقاید پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلعم کے احکام بیان کرتے ہیں۔ سنو حضرت عمر کا اعتراف ہے۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد خامس صا ۱۸۵ باب حکم الفئی طبع صدیقی لاہور پر ہے

جب حضرت عباس چچا بزرگوار جناب احمد مختار اور حضرت علی برادر سید الابرار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آپس میں حضرت عمر کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ تو حضرت عمر نے کہا۔

اقل۔ قال فلما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امراتہ من ابیھا فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ فرائیتماہ کاذبا اثما غادرا خائنا۔ واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر وانا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وولی ابی بکر فرائیتمانی کاذبا اثما غادرا۔ خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق۔ (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۱۸۵۹ ا)

ترجمہ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ صلعم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ انکے باپ کے مال سے چاہتے تھے۔ ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جاویں۔ وہ صدقہ ہے۔ تم انکو جھوٹا۔ گنہگار۔ دغا باز۔ چور سمجھے اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے۔ حق کے تابع تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور ابوبکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا۔ گنہگار۔ دغا باز۔ چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ نیک ہوں۔ ہدایت پر ہوں۔ حق کا تابع ہوں۔ انتھی محصلاً۔

نوٹ۔ جب ہمارے پیر و مرشد رہبر ہادی امام برحق قرآن ناطق جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام بقول حضرت عمر حضرات شیخین کی نسبت اپنے یہ خیالات ظاہر فرمادیں۔ تو فرمائیے شیعہ حضرات ابوبکر و عمر کو کیسے اچھا جان سکتے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کے واسطے حضرت عمر کی شہادت و گواہی معتبر نہیں۔ باوجودیکہ حضرت عمر نے جناب ابوبکر کی اور اپنی تعریف کر کے برأت بھی ظاہر کی۔ تب بھی جناب حضرت عباس عم بزرگوار سید الابرار صلعم اور جناب حیدر کرار علیہ السلام نے اپنے خیالات سے انکار نہ کیا جب اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات شیخین کے فضائل سے منکر تھے تو ہم انکو کیسے افضل الناس اور خلیفہ رسول اور صدیق و فاروق مان لیں۔

دوم حدیث موطا ۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو حضرت ابوبکر اور انکے موافقین کے ایمان کی بھی شہادت نہیں دی آپ خواہ مخواہ اپنی طرف سے انکو صدیق اکبر اور مومن کامل بناتے پھرتے ہو سنو۔

الف۔ ابوالنصر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکا میں گواہ ہوں۔ ف یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن میں گواہی دونگا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے ع بعضوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر نہ جاویں بعضوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے۔ مگر وہ شہادت کی آرزو میں چلے آئے

ت۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انکے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں سولا ادری ما تحدثون بعدی مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کرو گے (احداث۔ بدعات) تو رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے۔ بعد آپ کے۔

نوٹ۔ احداث وبدعات اصحاب ثلاثہ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت کشف المغطا عن کتاب الموطا طبع صدیقی لاہور صـ ۳۰۱ سطر ۱۳ دیکھو۔

ب۔ چیلنج۔ انجمن صدیقی جھنگ شہر اور اس کے ہم خیال وموافقین کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور اپنی صحیح بخاری وصحیح مسلم سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور حضرت عمر کو فاروق اعظم اور حضرت عثمان کو غنی کے خطابات۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم نے عنایت فرمائے ورنہ وہ خود سے انکا باطل اور لغو ہے آئندہ ان القاب سے حضرات اصحاب ثلاثہ کو ملقب نہ کیا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کذب وبہتان نہ باندھیں۔

اعتراض مولوی وجہ سوم ۔ اصول شیعہ سے ہے کہ دوازدہ یعنی بارہ امام کے یکے بعد دیگرے امامت وخلافت منصوص من اللہ ہے اور موجودہ قرآن شریف میں شیعہ کے عقائد موعوق نہ کوئی نص ہے اور نہ ہی انکا نام اور نہ انکی امامت کی ترتیب کے وجود کی تصریح ہے تعجب ہے توحید۔ نبوت۔ قیامت وغیرہ اصول کے بدلائل کثیرہ توضیح کی جائے اور اس سے ادنےٰ ادنیٰ مسئلہ کی صراحت قرآن شریف میں پائی جائے اور امامت جیسے ضروری مسئلہ کو چیستان

ع بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے بیویاں چھوڑیں اور شہید ہوئے۔

بتایا جائے للہ العجب (اشتہار انجمن صدیقی)

جواب۔ شیعہ کی طرف سے اس امامت و خلافت بلا فصل پر کئی ضخیم مجلدات شائع ہو چکی ہیں۔ اگر مخالفین انکو نہ دیکھیں تو یہ شیعوں کا قصور نہیں سو دیکھو عبقات الانوار بیس جلد۔ انوار الائمہ۔ ثبوت خلافت۔ آفتاب خلافت۔ اعجاز داؤدی۔ رسالت الغدیر۔ خلافت الٰہیہ فلک النجات وغیرہ وغیرہ اور قرآن شریف میں آیت ولایت۔ آیت غدیر اور قال ہذا صراط علی مستقیم (الحجر) موجود ہیں۔ اگر مکذب انپر عمل نہ کرے۔ تو اس میں شیعہ مجرم نہیں افسوس ہے کہ فرقہ اہلحدیث وغیرہ جب کبھی شیعہ کے مقابل ہوتا ہے۔ تو اپنی مسلمات کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور اپنے محدثین اور مفسرین اور مورخین کو جھٹلاتا ہے اور بخاری اور مسلم کو بھی وقت پر چھوڑ دیتا ہے اس اعتراض میں تو مولوی اہلحدیث نے احادیث کو صفایا کر دیا۔ انکو چھوڑ کر اہل قرآن بن بیٹھا۔ ہاں جناب آپ اپنے مذکورہ بالا اصول کو مد نظر رکھ کر حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت بلا فصل موجودہ قرآن شریف یا غیر موجود سے نکال کر دکھائیں۔ یا کم سے کم یہ تو دکھلائیں کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کے یکے بعد دیگرے امامت و خلافت بلا فصل اور انکے نام اور انکی خلافت کی ترتیب کے وجود کی کہاں تصریح موجود ہے۔ یا آپ اپنی صحاح ستہ میں سے یہ تو ثابت کر دکھائیں کہ حضرات اصحاب ثلاثہ کا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی کسی موقعہ پر اپنے زمانہ نبوت میں مجمع عام و خاص میں اعلان فرمایا کہ میں حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کو اپنے بعد بالترتیب خلیفے کرتا ہوں۔ انکو اپنا امام پیشوا اور میرے خلیفے جان کر اطاعت کرنا فان لم تفعلو ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین اس سوال کو ہضم نہ کریں۔

ب۔ یہ اہلحدیث مولوی انجمن صدیقی کا بہتان اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ کہ اس سے اوّلے اولے مسئلہ کی صراحت قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف میں اصولاً رطب و یابس سب کچھ ہے۔ اور اجمالی بیان ہر مسئلہ کا ہے مگر سوائے تفسیر و احادیث صحیحہ نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرآن شریف میں ہر مسئلہ کی تصریح ثابت نہیں ہوتی۔ بتاؤ۔ نماز پنجگانہ کی رکعات فرض۔ و سنت و نوافل۔ اذان مکمل کلمہ طیبہ۔ کلمہ شہادت۔ کلمہ استغفار کلمہ تمجید التحیات دعا افتتاح سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک الاخرہ تسبیح۔ التحیات۔ درود شریف۔ سلام اور آمین قرآن شریف میں کہاں ہیں۔ زکوٰۃ کا مفصل

ذکر۔ رمی الجمرات اور حجر اسود کا بوسہ لینا اور مناسک حج کہاں درج ہے۔ تمہارے مذہب کا نام اہلحدیث اور شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی مذاہب اور صوفیوں کے سلسلے کہاں ہیں۔

ج۔ البتہ قرآن شریف سے یہ صراحتاً ثابت ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام گذرے ہیں۔ انکی امامت و خلافت و نبوت کے وارث من جانب اللہ انہی کی اولاد اور ذریت و بھائی بندوں سے نبی و رسول و خلیفے ہوتے رہے۔ یہی قانون قدرت و فطرت الٰہی آخیر تک چلا آیا اور ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کے موافق سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے وارث اور خلیفے بھی انہی کی اولاد و ذریت اور بھائی بندوں سے ہونا چاہیئے تھا۔ ورنہ یہاں حقیقی وارث اور بھائی و اولاد سب محروم ہے اور قانون قدرت و فطرۃ اللہ سب معدوم ہو گئے۔ فرمایئے کہ یہ قاعدہ کیوں منسوخ ہوا۔ اور کس نے کیا۔

اعتراض مولوی وجہ چہارم جب شیعہ موجودہ قرآن شریف کو مکمل اور غیر محرف مانتے ہیں۔ تو احراق قرآن اور بعض آیات جو کسی پرچہ پر لکھی ہوئی عائشہ صدیقہ کی بکری کھا گئی اور منسوخ التلاوۃ اور اختلاف قرأۃ اور شاذ و احاد ظنی و ضعیف روایات سے تحریف و کمی آیات وغیرہ کا الزام برخلاف اعتقاد اہلسنت جھوٹے طور پر کیوں سنیوں پر تھوپتے ہیں۔ الا آخرہ۔

جواب۔ شیعہ ہرگز اپنی طرف سے احراق و تحریف القرآن کا الزام اہلسنت پر نہیں لگاتے۔ بلکہ انکی معتبر و مستند کتب صحاح ستہ خاصکر صحیح بخاری اور تفاسیر در منثور سیوطی۔ اتقان۔ تفسیر کبیر سے ثابت کر دکھاتے ہیں کہ اہلسنت کے محدثین و مفسرین اور مورخین باسناد صحیحہ تحریر کر گئے ہیں کہ قرآن شریف جلایا گیا۔ اور اس کی تحریف ہوئی۔ ترتیب اور وجوہ قرأت میں حضرت عثمان نے تصرف کیا۔ اور دو آیات بکری کھا گئی۔ فرمایئے جناب منسوخ التلاوت آیات کہاں گئیں۔ کیا پھر واپس لوح محفوظ پر چلی گئیں۔ یا لوح محفوظ سے بھی چٹ ہو گئیں جب اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ تو یہ اختلاف قرأت کیوں ہے۔ کیا جناب رسول اللہ صلعم نے اختلاف ڈالا۔ یا وحی جبرئیل نے یا حضرت ابوبکر نے یا حضرت عثمان نے یا حجاج بن یوسف ملعون نے اور شاذ احاد ظنی و ضعیف روایات کا ذخیرہ آپ کی کتابوں میں کیوں شامل ہوا۔ کیا راوی سب جھوٹے تھے۔ حضرت علیؑ کے مشورہ کی خوب کہی۔ فرمایئے آپ کی بخاری و مسلم میں کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت علیؑ کے مشورہ سے قرآن شریف جمع ہوا اور

تفسیری نوٹ اور شاذ قراتیں و الفاظ وغیرہ کے پرچہ جات اختلاف مٹانے کے لئے جلا دیئے گئے تھے ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھو حیات القلوب ملاقات باقر مجلسی صفحہ ۶

فیصلہ نورانی } پس مذہب شیعہ کے عمل بالقرآن اور کتب مذہب شیعہ میں فضائل شانِ قرآن اور احکام و فرمان مقدسہ ائمۃ الہدیٰ علیہم السلام کی تاکید تعلیم و تمسک بالقرآن و عقائد اکابر علماء شیعہ کرام و مجتہدین عظام سے صاف ثابت ہے کہ یہی قرآن موجودہ مذہب امامیہ میں قابل سند و قابل حجت اور واجب العمل ہے اس کا منکر کافر ہے اس کے سوائے کسی اور قرآن شریف سے تمسک کرنے کا حکم احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں۔ دیکھو حدیث نمبر ۲۵-۲ نمبر ۲۹- اور نہ ہی کسی صحیح حدیث و فرمان سے معصوم امام علیہ السلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موجودہ قرآن شریف مبدل و محرف و ناقص ہے۔ اسپر عمل نہ کرو۔ یا اس کو چھوڑ دو جو شخص ہماری نسبت ایسے بہتان و افترا لگاتا ہے وہ کاذب مفتری اور ملعون ہے لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر قرآن شریف کی شان اور عظمت و جلالت ہے تو مذہب شیعہ میں ورنہ مذہب سنی میں تو قرآن شریف کی ایسی بری گت بنی ہے کہ الامان۔ مذہب سنی کی روایات تحریف اور انکار عمل اور شانِ قرآن صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ قرآن عظیم الشان اللہ تعالیٰ کی ہرگز کلام نہیں ہے۔

مذہب سُنی اور شانِ قرآن } انجمن صدیقی جھنگ شہر اور اس کے ہم خیال سنی ذرا آنکھیں کھول کر اپنے مذہب کی کتابوں کو پڑھیں کہ قرآن مجید کی انکے ہاں کیا شان ہے۔

ا۔ مشکوٰۃ۔ باب الحیض جلد اول فصل اول صفحہ ۱۲۶ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر سطر آخیر پر ہے وعنہا قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یتکی فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن (متفق علیہ بخاری و مسلم) ب، دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۷۷ باب جواز غسل الحائض، ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری گود میں تکیہ کرتے تھے اور میں حائض ہوتی۔ پھر قرآن پڑھتے۔

نوٹ۔ فرقہ اہلحدیث نے عجب شانِ نبوت و شانِ قرآن ظاہر کی ہے کہ ایک حیض والی بی بی کی گود میں بیٹھ کر حضور انور صلعم تلاوت قرآن فرماتے تھے۔ پاکی و پلیدی کی پرواہ نہ کرتے۔

ب۔ امام اعظم صاحب کے نزدیک سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے۔ نمازی خواہ امام

ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز خواہ جہری ہو یا سری (دیکھو فتاوی عالمگیری ب۱ ص۳۹ ہدایہ ب۱ ص۱۰۰ جامع الرموز ب۱ ص۶۸ محیط)۔

۲۔ اور لکھنا قرآن کا اگر چھوا نہیں جاتا ہے لکھے ہوئے کو درست ہے۔ نزدیک امام ابی یوسف کے شاگرد امام اعظم صاحب سنی (نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ ص۷۱ باب حیض کے بیان میں۔ جلد اول)۔

۳۔ پاخانہ میں قرآن اگر حرف توڑ توڑ کر پڑھے تو جائز ہے (ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد چہارم ص۲۶۴ منقول از حقیقۃ الفقہ ص۴۴ مطبوعہ نامی پریس دہلی بار اول)۔

۴۔ مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے (مترجمہ فتاوی عالمگیری جلد ۵ ص۳۲۶ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ طبع اول)۔

۵۔ بسم اللہ کا منکر کافر نہیں (مترجم در مختار جلد اول ص۲۴۹ منقول بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص۹۵ طبع اول)۔

۶۔ فقہ کا سیکھنا افضل ہے قرآن کے سیکھنے سے (مترجم در مختار جلد اول ص۱۴ مترجم فتاوی عالمگیری جلد چہارم ص۳۵۹ مترجم ہدایہ جلد اول ص۴۳۲ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص۹۵ طبع اول)۔

۷۔ قرآن پر تیروں کی بوچھاڑ۔ ولید بن یزید بن عبد الملک مروانی سنی اہلسنت والجماعت کے بارہویں خلیفے۔ خلافت النبوت کے گدی نشین اور سنیوں کے خلیفۃ المسلمین و امیر و خلیفہ اسلام نے ایکبار کلام مجید کو کھولا۔ اتفاق سے اس کی ناپاک نظر آیہ وخاب کل جبار عنید پر پڑ گئی۔ جھلا اٹھا۔ قرآن شریف کو پھینکدیا۔ تیروں اور تیروں سے مارا۔ یہ اشعار کہے۔

تہددنی بجبار عنید — فہا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر — فقل یا رب مزقنی الولید

ترجمہ اے قرآن تو مجھے جبار عنید سے ڈراتا ہے۔ خبردار ہو جا کہ اس وقت میں جبار عنید سرکش ظالم ہوں۔ اے قرآن جب تو قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جاتا تو کہدینا۔ کہ اے رب مجھے ولید نے پھاڑا ہے۔ (ترجمہ ابن خلدون معتبر و مستند تاریخ سنی۔ کتاب ثانی۔ جلد ششم ص۔ ف۔ نوٹ۔

ف۔ ولید بن یزید قرآن شریف کو تیروں سے چھیدنے لگا [illegible] تاریخ الخلفاء جلال الدین

سیوطی زمیندار پریس لاہور صفحہ ۱۳۶)

نوٹ۔ ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۹۸ اور شرح فقہ اکبر مطبوعہ قیومی پریس کانپور کے صفحہ ۹۴ سطر ۸ اپر لکھا ہے۔ کہ مطابق حدیث اثنا عشر یہ بارہ خلیفے ہیں۔ چار خلفاء الراشدین معاویہ۔ یزید۔ ولید۔ عبدالملک بن مروان اور اس کے چار فرزند (ولید بن عبدالملک۔ ولید بن یزید بن عبدالملک سلیمان و ہشام) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ) انجمن صدیقی اور سنی صاحبان اپنے بارہ خلیفوں اور اماموں پر غور کریں۔

۸۔ آیت پر حدیث کو مقدم کرنا۔ ابو یوسف (شاگرد امام اعظم صاحب) کے نزدیک جائز ہے۔ ہدایہ مترجم جلد اول صفحہ ۱۳۱ از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۷۲ نمبر ۱۴ حصہ دوم۔ بار دوم۔

۹۔ حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۱۷۵ جلد چہارم صفحہ ۳۹۰ بحوالہ حقیقۃ الفقہ۔

نوٹ:۔ یہ عقیدہ تمام فرقہ اہلحدیث کا ہے۔ کہ حدیث ناسخ اور قاضی قرآن شریف ہے دیکھو رسالہ ناسخ و منسوخ نواب صدیق حسن خان صاحب حصول المامول فی علم الاصول صفحہ ۱۵ لد۔

۱۰۔ خون سے فاتحہ لکھنا۔ ردمختار میں ہے۔ لو رعف فکتب الفاتحہ بالدم علی جبہتہ وانفہ جاز الاستشفاء وبالبول ایضاً ان علم فیہ شفاء لاباس انتہی بلفظہ (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۱۰۱ و حقیقۃ الفقہ صفحہ ۸۹ کتاب اہلحدیث)

ترجمہ۔ اگر کسی کو نکسیر کا مرض ہو اور سورہ فاتحہ کو خون سے اس کی پیشانی اور ناک پر لکھ دیا جائے۔ تو بہ نیت شفاء جائز ہے اور اسی طرح اس کے پیشاب سے بھی لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر اس میں شفا کی امید رکھتا ہو۔ (رد المختار دہلی جلد اول صفحہ ۱۴۰)

۱۱۔ پیشاب سے آیت قرآنی لکھنا۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ والذی رعف فلا یرقاد مہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبینہ شیئاً من القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیہ شفاء لاباس بہ قیل لو کتب علی جلد میتۃ قال ان کان فیہ شفاء جاز۔ انتہی بلفظہ (فتاویٰ قاضیخاں حنفی جلد چہارم صفحہ ۳۶۴ اور فتاویٰ سراجیہ حنفی برحاشیہ فتاویٰ قاضیخاں جلد سوم صفحہ ۱۲۱ اور فتاویٰ عالمگیری حنفی جلد پنجم صفحہ ۱۳۴ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۲۶ اور حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۰ کتاب اہلحدیث) ترجمہ جس کی نکسیر پھوٹے اور خون نہ بند ہو۔ اگر وہ

خون کیساتھ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھے تو جائز ہے۔ابوبکر الاسکاف نے کہا اور کہا گیا۔ خواہ پیشاب سے لکھے اس نے کہا اگر اس میں شفا ہو تو کوئی ڈر نہیں۔ کہا گیا اگر مردار کی کھال پر قرآن کی کوئی آیت لکھی جائے کہا اگر اس میں شفا ہو تو جائز ہے زیادہ دیکھو موعظہ تحریف قرآن سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ ہم۔

نوٹ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ معاذاللہ پیشاب جیسی نجس اور پلید چیز سے قرآن مجید کی آیات لکھی جائیں۔ اور پھر اس میں شفا کی امید باد انو یہ بے ادبی بے عزتی۔ توہین اور گستاخی تو اللہ تعالیٰ کے کمال غضب کا باعث ہے اس میں شفا خاک ہوگی۔ بلکہ سپر قہار و جبار کا قہر نازل ہوگا۔ بلوا یہ فتویٰ کس قرآنی آیت سے ماخوذ ہے۔ قرآن شریف تو حکم دیتا ہے ولا یمسہ الا المطہرون اس کو پاک ہی مس کریں۔ جو مذہب خون اور پیشاب سے قرآن لکھنے کا فتویٰ دے رہا ہو وہ کس طرح ایمان بالقرآن کا جھوٹا دعویٰ کر سکتا ہے۔

۱۲۔ ہدایہ کتاب فقہ حنفیہ کو قرآن شریف کا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ شعر مقدمہ ہدایہ میں ہے ۔

ان الہدایۃ کالقرآن قد نسخت ماصنفو قبلہا فی الشرع من کتب

ترجمہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے جس نے تمام پہلی کتابوں کو جو شرع میں لکھی گئیں منسوخ کر دیا ہے (حقیقۃ الفقہ صہ ۱۱ بار دوم)

۱۳۔ پورے قرآن پڑھنے سے فقہ پڑھنا افضل ہے (مترجم عالمگیری جلد ۴ صہ ۳۵۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۳۶ نمبر ۱۴)

۱۴۔ حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھنا درست ہے (ابو حنیفہ) بہشتی زیور حصہ دوم صہ ۱۴۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۴۱ نمبر ۱۳ بار دوم)

۱۵۔ حالت جنابت میں آیت سے کم پڑھنا جائز ہے (مترجم درمختار جلد ۱ صہ ۸۷ مترجم عالمگیری جلد اول صہ ۵۱ شرح وقایہ صہ ۱۵۵ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۱۲۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۴۱ نمبر ۱۴۔۱۱۔ بار دوم۔

۱۶۔ جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں (مترجم عالمگیری جلد ۴ صہ ۳۶۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۴۱ (۱)

۱۷۔ کاذکو قت آن چھونا بغیر غسل کے جائز ہے (محمد) (مترجم درمختار جلد اول صہ ۸۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۴۱۔ بار دوم۔

۱۸ حائض اور جنب اور نفاس والے کو قرآن پڑھنا امام طحاوی کے نزدیک ایک آیت سے کم کا درست ہے اور یہ حکم جب ہے کہ قرات کے قصد سے ہووے اور اگر بغیر قصد کے ہووے جیسے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین واسطے شکر نعمت کے تو کچھ حرج نہیں (نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صہ ۱۰۱)

۱۹ عورت حائضہ کو تہجی قرآن کی درست ہے اور جو عورت کہ پڑھاتی ہے۔ اسکو اگر حیض آیا ہو۔ امام کرخی کے نزدیک ایک ایک کلمہ پڑھاوے اور ہر کلمے کے اوپر ٹھہر جاوے اور امام طحاوی کے نزدیک آدھی آدھی آیت پڑھاوے اور ہر آدھی کے بعد ٹھہرے پھر باقی آدھی پڑھاوے اسی طرح کرتی جاوے (نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صہ ۱۰۱ سطر ۸)

۲۰۔ شروع کرنا نماز کا سوائے عربی کے درست ہے۔ اگرچہ عربی جانتا ہو (مترجم درمختار جلد اول صہ ۲۱۰ و صہ ۲۲۴ مترجم عالمگیری جلد ا صہ ۹۳ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۰ نمبر ۲۹۰ بار دوم مطبوعہ دہلی۔

۲۱ بجائے اللہ اکبر کے اللہ الاکبر یا اللہ کبیر یا اللہ الکبیر یا۔ اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا جائز ہے (ابو یوسف) مترجم درمختار جلد اول صہ ۲۲۴ ہدایہ جلد ا صہ ۲۴۵ مترجم قدوری مترجم صہ ۲۲ مترجم منیہ صہ ۴۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۰ نمبر ۲۹۱ بار دوم)

۲۲۔ بجائے اللہ اکبر کے الحمد للہ یا تبارک اللہ یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہے تو جائز ہے۔ مترجم عالمگیری جلد ا صہ ۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صہ ۲۴۴ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۱ نمبر ۲۹۲

۲۳۔ اگر بجائے تکبیر کے اللہ اجل۔ یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ الا اللہ کہے۔ درست ہو جائے گا۔ اور فارسی یا ہندی یا اور کسی زبان میں اگر تکبیر کہے مثلاً یہ کہے اللہ بزرگ است یا اللہ بزرگ ہے یا قرات فارسی میں یا اور کسی زبان میں عذر سے پڑھے یا جانور ذبح کرنے کے وقت فارسی وغیرہ میں بسم اللہ کہے تو درست ہے (نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صہ ۹۳ مطبع رزاقی کانپور)

۲۴۔ اللہ اکبر کاف فارسی (اللہ اگبر) میں پڑھے تو بھی جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد اول صہ ۹۳ ہدایہ جلد اول صہ ۲۴۵ منیہ صہ ۴۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۱ نمبر ۲۹۴ بار دوم

۲۵۔ نماز کے سب اذکار اور خطبہ و ثنا وغیرہ ہر زبان میں درست ہیں (ابو حنیفہ) مترجم

درمختار جلد اول ص۲۲۴ ص۲۲۵ شرح وقایہ ص۹۳ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۱ نمبر ۲۹۵ بار دوم۔

۲۶۔ سلام یا جواب سلام اور تکبیر وقت فسخ کے اور قرأت غیر زبان میں جائز ہے (مترجم درمختار جلد اول ص۲۲۴! مترجم عالمگیری جلد اول ص۹۴۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۳۴۷ شرح وقایہ ص۹۳ مترجم کنز الدقائق ص۳۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۱ ص۲۹۵ مطبوعہ بار دوم۔

۲۷۔ بقدر ضرورت قرأت عربی میں پڑھ کر فارسی میں پڑھے تو بلا خوف درست ہے (مترجم درمختار جلد اول ص۲۲۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۱ نمبر ۲۹۹ مطبوعہ بار دوم۔

۲۸۔ اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد و تسبیح چھوڑ دے تو جرم نہیں (مترجم عالمگیری جلد اول ص۱۰۲ از حقیقۃ الفقہ ص۱۵۲۔

۲۹۔ فاتحہ کے بجائے کوئی حصہ قرآن سے پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ (مترجم ہدایہ جلد اول ص۴۲۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ نمبر ۳۰۵ مطبوعہ بار دوم

۳۰۔ نماز سری وجہری میں مقتدی کچھ قراۃ نہ پڑھے (مترجم ہدایہ جلد اول ص۴۲۸ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۲ نمبر ۳۱۰)

۳۱۔ پچھلی دو رکعتوں میں بجائے الحمد کے تین دفعہ سبحان اللہ کہے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ دوم ص۳۹۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۱ نمبر ۳۱۲۔ بار دوم۔

۳۲۔ پچھلی دو رکعتوں میں اگر کچھ بھی نہ پڑھے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ دوم ص۳۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۵۲۔

۳۳۔ التحیات ہر زبان میں سوا عربی کے جائز ہے (ابو حنیفہ) ہدایہ مترجم جلد ۱ ص۳۴۹ از حقیقۃ الفقہ ص۱۵۲ بار دوم۔

۳۴۔ سلام کے وقت قصداً حدث کرے یعنی پاد مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول ص۲۴۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۴۰۵۔ مترجم کنز ص۴۴ مترجم قدوری ص۲۸۔ مترجم منیہ ص۸۱۔ مترجم مالابد ص۳۔ شرح وقایہ ص۱۱۷ از حقیقۃ الفقہ ص۱۵۲ مطبوعہ بار دوم۔

۳۵۔ مسح موزے کا احادیث مشہورہ سے جائز ہے یعنی ثابت ہے اس سے زیادتی قرآن مجید پر جائز ہے۔ نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ ص۹۲ باب مسح موزوں کے بیان میں

۳۶۔ مثل ایاک نعبد کے ایک حرف دوسرے کلمہ کے حرف (ک ن) اسے ملجاوے

اگرچہ عمداً ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بہشتی زیور حصہ دوم۔ مختار جلد اول صفحہ ۲۹۵۔ مترجم عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۰۶ از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۹۰)

۳۷۔ قرآن اگر دور رکھا ہو تو اس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں۔ مترجم در مختار جلد اول صفحہ ۳۶۶۔ از حقیقۃ الفقہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۷ نمبر ۵۸۳۔ مطبوعہ بار دوم۔

۳۸۔ قرآن کا پڑھنا (لکھنا) وغیرہ بے وضو درست ہے اور حمام کے اندر قرآن پڑھنے میں کچھ برائی نہیں (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الوضو۔ باب قراۃ القرآن بعد الحدث پ صفحہ ۱۲۷)

۳۹۔ قرآن شریف کا حکم ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی (البقرۃ پ ۲) حج تمتع کرنا فرض ہے اور جناب رسول اللہ صلعم نے بھی تمتع کیا۔ مگر حضرت عمر اور حضرت عثمان اجماعی خلفاء اسلام نے اپنے زمانہ حکومت میں اس سے کراہیت کی اور ممانعت کی اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح مخالفت کی۔ قرآن شریف کی شان و فرمان کو مٹایا۔ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب المناسک۔ باب تمتع علی عہد النبی ص پ ۶ صفحہ ۱۷) و جامع ترمذی جلد ا ذ لکشور صفحہ ۱۲۵ جب اہلحدیث و اہلسنت کے پیشواؤں کا عمل بالقرآن نہیں تھا۔ تو انکا کیسے ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ سنی کا ایمان قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے ؎

جو کتاب پاک لکھی اللہ سے آئی ہوئی
آہ سنی تیرے ہاتھوں اس کی رسوائی ہوئی

قرآن شریف الہامی کتاب ہے

دعوی قرآنی قرآن شریف تواتر۔ اجماع۔ شوریٰ۔ حفاظ۔ قراء کا محتاج نہیں اور نہ ہی حضرت زید بن ثابت صحابی کے جمع و تالیف اور نہ ہی حضرت عثمان کے حکم اور نہ ہی کسی صحابہ کی شہادت زبانی کا حاجتمند ہے۔ قرآن شریف الہامی کتاب ہے۔ جسکا اپنا دعویٰ ہے کہ وہ بے مثل اور بے نظیر۔ بلاشک و شبہ کلام الٰہی ہے۔ قرآن مجید کی خوبی اور اس کے الہامی ہونے کے ثبوت میں کسی بیرونی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں۔

۱۔ اس کے نہایت صاف اور شستہ دل پر اثر کرنے والی اور بے جھا نوالی فصاحت

وبلاغت کافی ہے۔

۲۔ اس کی روحانی تعلیم اور اصول متعلق بہ دینیات اس کے اخلاقی اصول۔ قانونِ سیاست اور انتظام مدن کے ضوابط اصاف ظاہر کرتی ہیں۔ کہ دنیا جہاں میں اس سے بڑھکر اور کوئی کتاب الہامی نہیں۔

۳۔ یہ کتاب تربیت جسمانی و ایمانی کیواسطے جامع ہے۔ جو مسائل کہ تکمیل تربیت جسمانی و روحانی کے لئے ضروری و لازمی ہیں۔ وہ سب کے سب قرآن شریف میں موجود ہیں سب معاملات اصول و فروع اعتقادات و عملیات عبادات۔ مالیہ۔ بدنیہ۔ قولیہ۔ عملیہ۔ سب مسطور ہیں۔ قولہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیٍ وھدیً ورحمۃً وبشریٰ للمسلمین (پ ۱۴ ع ۸) ترجمہ اے پیغمبر صلعم ہم نے تم پر کتاب اتاری۔ جو ہر ایک چیز کے بیان کرنیوالی ہے اور وہ ہدایت رحمت اور مسلمانوں کیواسطے خوشخبری دینے والی ہے۔

۴۔ قرآن مجید جس قدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ وہ بہ تمامہ موجود ہے۔ دنیا سے مفقود نہیں ہوا۔

۵۔ اقسام ثلاثہ نسخ مندرجہ ذیل میں سے جو سنی مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ کوئی قسم بھی قرآن مجید میں نہیں ہے۔

الف۔ یہ کہ قرآن شریف میں آیت موجود ہو اور اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہو۔

ب۔ یہ کہ حکم جاری ہے اور اصل آیت قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ آیت بھی منسوخ ہو اور اس کا حکم بھی منسوخ ہو۔ سنی عالموں نے ناسخ و منسوخ کے مطلب و مفہوم کو ہرگز نہیں سمجھا۔ اللہ تعالےٰ پر معاذ اللہ الزام لگا دیا۔ کہ پہلے بلا سوچے سمجھے ایک حکم دیا۔ پھر اس کے بعد دوسرا حکم روانہ کیا۔

۶۔ قرآن مجید کے مضامین میں کہیں بھی کسی قسم کا تخالف و تعارض نہیں۔ تمام کلمات ایک دوسرے کے مصدق و مؤید ہیں۔

۷۔ قرآن مجید کی ساری تعلیم مطابق قانون قدرت و فطرت و عقل ہے۔ کوئی بات خلاف واقعہ مندرج نہیں۔

۸۔ قرآن مجید میں انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جس قدر قصص بیان ہوئے ہیں۔ وہ بطور کہانی کے نہیں۔ بلکہ خاص حکمت مصلحت عبرت اور بطور نمونہ و مثال کے بیان کئے

گئے ہیں۔ زیادہ دیکھو ثبوت نبوت)؛

۹۔ قرآن شریف ہر ایک قسم کی تحریف و تغیر و تبدیل و تنسیخ سے پاک و منزہ ہے۔ مگر مدعیان قرآن سنی مسلمانوں نے ترجمہ و تفسیر و حواشی وغیرہ میں گڑبڑ کر دی۔ قیاسی رائے و اجتہاد سے تفاسیر بنالیں اور قرآن شریف کو محرف ثابت کیا۔

۱۰۔ قرآن شریف کے الفاظ ہمیشہ صحیفوں میں مکتوب اور پاک اور مقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لے کر سیدنا امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک اور نورانی سینوں میں لوح محفوظ کی طرح ہمیشہ محفوظ چلے آئے ہیں۔ یہی حقیقی وارثان و حاملان و عاملان قرآن عظیم الشان ہیں انہوں نے مخلوق کو بے کم و کاست قرآن شریف پہنچایا۔ اور راہ مستقیم دکھایا اور قرآنی دعوے کو پکار کر سنایا۔ کہ اس کے برابر کوئی صورت بنالاؤ۔

اول۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اور قرآن کا دعوے ہے۔ الم۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ (پ۱۔ البقرہ) الم۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

دوم۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین (پ۱۔ البقرع ۳)۔ ترجمہ۔ اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔ تو ایک ہی سورت اس کے برابر بنالاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ کے سوا ہوں انکو بھی بلالاؤ اور ان سے مدد لو۔ اس سورت کے بنانے میں اگر تم سچے ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ اور البتہ نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور وہ منکروں کے لئے تیار ہے۔

سوم۔ وما کان ہذا القرآن ان یفتری من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین۔ ام یقولون افتراہ۔ قل فاتوا بسورۃ مثلہ۔ وادعوا من استطعتم من دون اللہ۔ ان کنتم صادقین (پ۱۱۔ یونس ع ۴)۔ ترجمہ اور یہ قرآن اس قسم کی کتاب نہیں۔ کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنالائے۔ بلکہ جو کتابیں اسکے زمانہ نزول سے پہلے موجود ہیں۔ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے انکی تصدیق ہے اور ان ہی کتابوں کے احکام کی تفصیل ہے۔ اور اس کتاب آسمانی ربانی ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ کیا یہ لوگ قرآن

کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے۔ تو اے پیغمبر تم ان سے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور جیسا تم کہتے ہو میں اس کے بنا لینے پر قادر ہوں۔ تو تم بھی اہل زبان ہو۔ ایسی ہی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا جس کو تم بلاتے بن پڑے اپنی مدد کے لئے بلا لاؤ (ترجمہ مولوی نذیر احمد صـ ۳۳۹ پ ۱۱ حمائل شریف)

چہارم۔ فان کنت فی شك مما انزلنا الیك فسئل الذین یقرءون الکتاب من قبلك لقد جاءك الحق من ربك فلا تکونن من الممترین۔ ولا تکونن من الذین کذبوا بایات اللّٰه فتکون من الخاسرین (پ ۱۱۔ یونس۔ ع ۱)
ترجمہ۔ تو اے پیغمبر یہ قرآن جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے۔ اگر بتقاضائے بشریت اس کی نسبت تم کو کسی قسم کا واہمہ ہو تو تم سے پہلے بھی کتابیں اتری ہیں۔ جو لوگ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ ان سے پوچھ دیکھو۔ وہ تصدیق کریں گے۔ کہ پہلے بھی لوگوں پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کتاب برحق نازل ہوئی ہے۔ تو ہرگز شبہ کرنے والوں کے زمرے میں نہ ہونا اور نہ ان لوگوں کے زمرے میں ہونا جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا۔ کہ ایسا کرو گے۔ تو آخر کار تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے (ترجمہ مولوی نذیر احمد حمائل شریف صـ ۳۴۹ و ۳۵۰)

پنجم۔ ام یقولون افترٰہ۔ قل فاتوا بعشر سور مثله۔ مفتریٰت وادعوا من استطعتم من دون اللّٰه ان کنتم صادقین (پ ۱۲۔ ھود۔ ع ۲) ترجمہ اے پیغمبر کیا کافر کہتے ہیں۔ کہ اس شخص یعنی تم نے قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ تو ان لوگوں سے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ میں نے یہ قرآن اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ تو تم بھی اہل زبان ہو۔ اسی طرح کی بنائی ہوئی زیادہ نہیں دس ہی سورتیں لے آؤ اور خدا کے سوا جس کو مدد کے لئے تم سے بلائے بن پڑے بلا لو۔ (حمائل شریف صـ ۳۵۵ مطبع نظامی دہلی)

ششم۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (پ ۱۴۔ الحجر۔ ع ۱) ترجمہ بیشک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے۔ اور بیشک ہم ہی اس کے نگہبان بھی ہیں۔ (ایضاً صـ ۴۱۳)

ہفتم۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هٰذا القراٰن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل ع ۱۰) ترجمہ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہو کر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن

کی طرح کا اور کلام بنا لائیں۔ تاہم اس جیسا نہیں بنا لا سکتے۔ اگرچہ ان میں سے ایک کی پشتی پر ایک کیوں نہ ہو (حمائل نذیری صہ ۴۶۴)

ہشتم - انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون تنزیل من رب العالمین (پ ۲۷ - الواقعہ - ع ۳) ترجمہ - کہ یہ قرآن بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے اور ہمارے ہاں احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب یعنے لوح محفوظ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اور پاک فرشتوں کے سوائے کوئی اسکو ہاتھ نہیں لگانے پاتا۔ اور اسی کی نقل یہ قرآن ہے۔ جو پروردگار عالم کی طرف سے پیغمبر آخر الزمان پر نازل ہوا۔ (صہ ۸۵۴)

نہم - ان علینا جمعہ وقرآنہ۔ فاذا قرأنہ۔ فاتبع قرآنہ۔ ثم ان علینا بیانہ (پ ۲۹ - القیامت ع ۱) ترجمہ۔ تم کو قرآن کا یاد کرا دینا۔ اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے تو جب ہم جبرئیل فرشتے کے ذریعے سے قرآن پڑھ چکا کریں۔ تو اس کے بعد تم بھی اس فرشتے کے پڑھنے کی پیروی کیا کرو پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارا کام ہے۔ صہ ۹۲۲)

دہم - وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (پ ۲۴ - حم السجدہ ع ۱۹) ترجمہ - اور یہ قرآن تو بڑے پایہ کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی کی طرف سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے کیونکہ حکمت والے سزاوار حمد و ثنا یعنی خدا کی اتاری ہوئی ہے۔ (حمائل نذیری صہ ۷۶۹)

نوٹ: پس قرآن شریف کا اپنا دعوےٰ ہے کہ وہ غیر محرف۔ غیر مبدل ہے اور ہر ایک نقص سے صاف و پاک کلام الٰہی ہے کسی شخص کو مومن یا غیر مومن منافق کی کیا مجال کہ اس سے کم و بیش کر سکے اور انسانی کلام ملا سکے اللہ تعالیٰ خود محافظ حقیقی ہے۔ نادر ضعیف روایات۔ شاذ و ظنی اخبار احادیث قرآن شریف کی تحریف و تغیر و تبدل میں اگر کسی کتاب میں ہوں تو اللہ تعالیٰ کے کلام و دعویٰ کے سامنے سب وہ ہیں قابل التفات نہیں قابل حجت نہیں۔ آئمۃ المعصومین علیہم السلام نے قرآن شریف کی شان و عزت کو برقرار رکھا ہے اور اگر کسی جگہ کسی کتاب امامیہ میں نہیں فرمایا۔ کہ موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل ہے۔ قابل سند و حجت نہیں اور قابل قرات نہیں اگر کسی مخالف خارجی و ناصبی کا دعویٰ ہو تو ہماری مستند کتب سے نکال کر پیش کرے بشرطیکہ صحیح روایت ہو۔

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لا علمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انسان ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑی کا بشر ہرگز — تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے (فیروز)

کلام اللہ کے ثبوت کا دوسرا پہلو

۱- قرآن شریف کی اعلےٰ درجہ کی فصاحت وبلاغت کے مقابلہ میں تمام شاعران فصحاء و بلغاء عرب شرمندہ ہوئے۔ ملعون ہوئے۔ مگر مقابلہ کو نہ نکلے۔ ایک آیت بھی نہ بنا سکے۔ بیت اللہ شریف پر سبعہ معلقہ قصائد کو بالمقابل لٹکایا گیا۔ مگر سورہ کوثر کو سنکر شرمندہ ہوکر [illegible] اپنے اتار لیا۔ خود فصحاء عرب بے اختیار پکار اٹھے۔ ما ہذا قول البشر۔ یہ انسانی کلام نہیں۔ مسیلمہ کذاب کی فحش و غیر مہذب کلام قرآن شریف کے سامنے شرمندہ ہوئی۔ اس نے سخت ذلت و رسوائی اٹھائی۔

۲- قرآن شریف پر بڑے زور سے دعوےٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور خدائی الہام ہے اور یہ دعویٰ کسی وید۔ ژند و اوستا وغیرہ کا نہیں۔ وید کا دعویٰ یہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ الٰہی کتاب و الہام ہے۔ یوحنا۔ متی۔ مرقس۔ لوقا کی چار اناجیل مختلفہ اس دعویٰ سے بالکل خالی ہیں۔

۳- قرآن شریف کا طرز کلام خداوندی اور اسلوب حاکمانہ ہے جس طرح کوئی حاکم اپنے ماتحتوں اور رعایا کو حکم دیتا ہے کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو یہ ہمارا حکم ہے۔ یا ہم اس طرح حکم دیتے ہیں۔

۴- گو یا قرآن شریف میں کسی خاص قسم کے مضامین میں بندش نہیں۔ پھر بھی فصاحت وبلاغت شروع سے آخیر تک یکساں ہے۔

۵- قرآن شریف کے سوائے جس قدر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کلام و احادیث ہیں اور جس قدر فرمان و اقوال آئمۃ الطاہرین علیہم السلام ہیں وہ سب کے سب قرآن شریف سے مقابلہ نہیں کھا سکتے۔ فقرہ و عبادت کی حلاوت فوراً معلوم ہو جاتی ہے۔ قربان جائیے جناب سرور عالم صلعم کی زبان مبارک سے ایک ہی طرز پر کلام الٰہی اور احادیث بیان ہوئیں مگر دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ حدیث نبوی فوراً پہچانی جاتی ہے۔ صحاح ستہ کی کتابیں اہلسنت میں اصول اربعہ مذہب شیعہ میں موجود ہیں۔ مگر انکی فصاحت و بلاغت اور طرز کلام قرآن شریف کی طرز اور اسلوب کیساتھ مقابلہ نہیں کھا سکتیں۔ یہی اعجاز قرآنی ہے

۶- قرآن شریف کی بے نظیر سلاست اور روانی ہے جس پر خواندہ و ناخواندہ ہر دو شیفتہ و حیران ہیں۔

۷۔ قرآن شریف کی عبارت کا مقفیٰ اور موزوں اور کل طبائع عالم کے موافق ہونا ہے
۸۔ قرآن شریف کے موجزو مدلل بیانات ہیں کہ تھوڑی الفاظ ہیں مگر ان میں مطلب زیادہ ہے۔

۹۔ قرآن شریف کی تعلیم کا عرب جیسے جاہل۔ اجڈ۔ غیر مہذب۔ بدو لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ اونٹ کی مہار چھوڑ کر بادشاہت کی باگ پکڑ لی۔ اور تمام دنیا جہاں کو مہذب و موحد حقیقی اور اعلیٰ بنا دیا یہ کلام ربانی ہی ہے جس نے عرب کو وحشی سے انسان اور انسان سے با اخلاق عابد و زاہد متقی انسان اور پھر عارف باللہ انسان بنا دیا جس نے سارے جہاں میں تہذیب و تزکیہ نفس کی روح پھونک دی۔

۱۰۔ قرآن شریف صفات الٰہی کو کامل اور اکمل طور پر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید اور معرفت کو عیاں کرتا ہے۔ شرک اور کفر کو مٹاتا ہے (دیکھو میری کتاب ثبوت نبوت ...)

۱۱۔ قرآن شریف نے آکر تمام ملک عرب سے جاہلیت کی رسومات کا ملیا میٹ کر دیا شرک کی جڑ کاٹ دی۔

۱۲۔ قرآن شریف انسان کا روحانی تقاضا پورا کرتا ہے۔ حقیقی نجات کا طریقہ بتلاتا ہے اور انسان کو پاک و صاف کر کے رفیق الاعلیٰ (دھاما تمام) سے ملاتا ہے۔ جو عین فطرت الٰہی کے موافق ہے ؎

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز ۔۔۔ اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو ۔۔۔ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بحث دوم صحاح ستہ اور تحریف القرآن

مذہب اہلحدیث و اہلسنت کی مسلمہ و معتبر و مستند کتب صحاح ستہ سے عموماً اور صحیح بخاری اصح الکتاب سے خصوصاً یہ ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ سنی مسلمانوں کے پیشواؤں نے بعد وفات سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن شریف کی جو گت بنائی ہے اور اس میں تحریف و گڑبڑ کی ہے۔ وہ دنیا کے مذاہب کی کسی الہامی کتاب میں نہیں ہوئی۔ ان احادیث و روایات کو دیکھ کر ایک محقق و مبصر و منصف خیال کر سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف محرف کتاب ہے۔

اول - دو آیات بکری کھا گئی

ا۔ کتاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور جلد دوم ص۳۹ سطر ۱۲ پر ہے

عن عائشۃ قالت لقد نزلت اٰیۃ الرجم و رضاعۃ الکبیر عشرا و لقد کان صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و تشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلہا (ابن ماجہ مترجم جلد دوم ص۳۹) ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے۔ رجم کی آیت اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلا دینے کی اور یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں میرے تخت کے تلے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اور ہم آپ کی وفات میں مشغول تھے۔ تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔ ف۔ اس حدیث سے یہ نکلا۔ کہ یہ حکم بھی قرآن مجید میں اترا تھا۔ کیونکہ حضرت عائشہ کی شہادت اس باب میں کافی ہے۔ وہ بڑی عالم تھیں دین کے عالموں میں سے اور صاحب حفظ اور صاحب عقل تھیں اور فقیہ تھیں۔ (نواب مولوی وحید الزمان صاحب مترجم کتاب کی تنقید)

ب۔ اس آیت رجم و رضاعت الکبیر کی مؤید اور احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ مگر یہ دونوں آیات موجودہ قرآن شریف میں نہیں پس صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بی بی عائشہ کی بکری ان کو کھا گئی۔ نہ اب بکری پیدا ہوگی۔ نہ یہ دونوں آیات سنی مسلمانوں کو ملینگی پس سنیوں کے نزدیک موجودہ قرآن شریف میں کمی ثابت ہوئی۔ اور انکا ایمان ناقص۔

۲۔ آیت رضاعت نہیں ملتی

۲۔ سنن نسائی مترجم مطبع صدیقی لاہور جلد دوم ص۱ پر ہے۔ عن عائشۃ قالت

كان فيما انزل الله عز وجل وقال الحارث فيما انزل الله من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفى رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم وهي ما يقرأ من القرآن - انتهى۔

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے اُتاری گئی تھی۔ یہ آیت یعنی عشر رضعات معلومات اور معنی اس کے دس گھونٹ معلوم اور ایک شخص حارث کی روایت میں یوں آیا ہے۔ اُتاری گئی تھی یہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عشر رضعات معلومات اور حکم ان دس گھونٹ معلومہ کا یہ ہے۔ کہ حرام کرتی ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہو گئی یہی اس آیت سے خمس معلومات یعنی اس کے پانچ گھونٹ معلوم۔ پھر وفات پائی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔

نوٹ:- مگر یہ آیت موجودہ قرآن شریف میں موجود نہیں۔ حالانکہ باقی اور منسوخ آیات اب تک موجود ہیں۔

ب۔ یہی حدیث دیکھو کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۸۴

۳۔ آیت رجم گم مگر حکم قائم (فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع محمدی لاہور باب الرجم الحبلی من الزنا۔ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۳۶ - صفحہ ۳ پ ۲۸ - (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۹۰ صفحہ ۹۱)

حضرت عمر ابن الخطاب جب حج سے واپس مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ممبر نبوی صلعم پر بیٹھ کر فرمایا۔ ان الله بعث محمدا صلے الله عليه وآله وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله اية الرجم فقرأناها وعقلناها ووعيناها رجم رسول الله صلے الله عليه وآله وسلم ورجمنا بعده فاخشى ان طال بالناس زمان ان يقول قائل والله ما نجد اية الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزل الله والرجم في كتاب الله حق على من زنى اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الا اعتراف ثم انا كنا نقرأ فيما نقرأ من كتاب الله الاخره۔

ترجمہ:- مقرر خدا تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور اس پر کتاب اُتاری۔ اور آیہ رجم اس چیز میں سے تھی کہ اُتاری سو ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھا اور

فی ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۲۲۱ اخرج البخاری و مسلم عن ابن عباس ان عمر قام فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس لا تخدعن عن آیۃ الرجم (فی حاشیہ وہی الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم) فانہا

از نزلت فی کتاب اللہ و قرأناہا و انہا ذہبت فی قرآن کثیر ذہب مع محمد صلعم الحدیث بعینہ

یا ورکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگسار کیا یعنی زانی کو اور ہم نے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سنگسار کیا۔ سو میں ڈرتا ہوں اگر لوگوں پر زمانہ دراز ہو جاوے۔ یہ کہ کہنے والا کہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم رجم کی آیت کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ سو گمراہ ہوں خدا تعالیٰ کے فرض کے ترک کرنے سے جس کو خدا تعالیٰ نے اتارا (یعنی آیت مذکورہ میں جس کی تلاوت منسوخ ہوئی اور حکم باقی ہے الا مترجم کی یہ رائے بے معابر) اور سنگسار کرنا خدا تعالیٰ کی کتاب میں حق ہے اس شخص پر جو زنا کرے۔ جبکہ بیاہا ہو یعنے عاقل بالغ ہو نکاح صحیح سے صحبت کی ہو۔ مردوں اور عورتوں سے جبکہ قائم ہوں گواہ ساتھ شرطوں کے یا ہو حمل یعنی جس عورت کا خاوند اور مالک کوئی نہ ہو یا اقرار زنا کا اور تکرار اسپر مقرر ہم پڑھتے تھے۔ اس کو اس چیز میں کہ پڑھتے تھے خدا تعالیٰ کی کتاب سے الا آخرہ (فیض الباری پ ۲۵ صفحہ ۳۹ م)۔

دوم۔ کتاب المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد چہارم صفحہ ۱۶۵۲ باب حد الزنا میں دیکھو۔

سوم۔ یہی حدیث دیکھو رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صفحہ ۲۶۵ سطر ۱۷ مطبع صدیقی لاہور۔

چہارم۔ دیکھو سنن ترمذی جلد اول صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ نولکشور۔

پنجم۔ دیکھو سنن ابوداؤد مترجم صفحہ ۱۱۴۱ مطبع صدیقی لاہور۔

ششم۔ دیکھو کشف المغطا عن کتاب الموطا امام مالک مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۳۴ سطر ۳

علاوہ مذکورہ بالا حدیث کے اس کتاب میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ والذی نفسی بیدہ لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لکتبتہا الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ فانا قد قرأناہا۔ ترجمہ قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے اگر لوگ یہ نہ کہتے۔ عمر نے بڑھا دیا کتاب اللہ میں تو میں اس آیت کو قرآن میں لکھ دیتا یعنی محصن مرد اور محصنہ عورت زانی و زانیہ کو سنگسار کرو ہم نے اس کو پڑھا ہے۔

ہفتم۔ دیکھو حدیث آیہ رجم۔ در منثور سیوطی جلد پنجم صفحہ ۱۷۹ سطر ۱۸ مطبوعہ مصر۔

نوٹ۔ موجودہ قرآن شریف میں آیت رجم ہرگز نہیں۔ محدثین لکھتے ہیں۔ آیت تو موجود نہیں مگر حکم باقی ہے۔ یہ عجب گورکھ دھندا ہے۔ آیت رجم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات شریف تک پڑھی گئی۔ تو بعد کو کس کے حکم سے منسوخ ہوئی۔ اور اس آیت شریف کا ناسخ کیا تھا اور وہ بھی کہاں ہے

کیونکہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کس قرآنی حکم سے سنگسار کرتے رہے جبکہ حکم قرآن میں موجود نہیں تھا (صابر)

(ب) اور منسوخ آیات تو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ مگر آیت رجم و رضاعت نے کیا قصور کیا جو نکال ڈالی گئیں۔ نسخ کی کوئی معقول وجہ بتلاؤ۔ آیات منسوخ التلاوت سے حیثیت کلام الٰہی ہونے کی سلب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا انکی تلاوت پر ثواب کا مترتب ہونا ضروری ہے پھر کیا وجہ ہوئی۔ کہ ایک معتدبہ حصہ قرآن مجید کو منسوخ کر کے ثواب سے محروم کر دینے کے علاوہ نقص میں ڈالا گیا جس سے یہ بھی نقصان ہوا کہ چند سورتیں و آیات کے اس طرح پر مرفوع التلاوۃ و الحکم ہو جانے کی وجہ سے اسی قدر معجزات نظم قرآن کے (فاتو بسورۃ من مثلہ) ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے۔ یہ کہیں نہیں بتایا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنی وفات کے عین قبل منسوخ التلاوت حصہ قرآن کو ممتاز طور پر صحابہ پر ظاہر کر دیا تھا (القول الکریم ص ۱۵)

تحریف بخاری

عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم ادع الی زیداً و یجی باللوح والدواۃ والکتف او الکتف والدواۃ ثم قال اکتب لا یستوی القاعدون وخلف ظھر النبی صلے اللہ علیہ (و آلہ) و سلم عمرو بن ام مکتوم الاعمی قال یا رسول اللہ۔ فما تامرنی فانی رجل ضریر البصر فنزلت مکانہا لا یستوی القاعدون من المومنین فی سبیل اللہ غیر اولی الضرر۔ (دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب فضائل القرآن۔ باب کاتب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پ ۲۰ ص ۱۲۴ سطر اول) ترجمہ حضرت براء بن عازب نے کہا جب آیت اتری لا یستوی القاعدون من المومنین الخ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا زید بن ثابت کو بلالا۔ انسے کہہ تختی دوات مونڈھے کی ہڈی لے کر آئیں۔ یا ہڈی یا دوات لیکر آئیں (پھر وہ حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا لکھ لا یستوی القاعدون الخ اس وقت آپ کے پیچھے عمرو بن مکتوم جو اندھے تھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ میرے باب میں کیا فرماتے ہیں میں تو اندھا آدمی ہوں (جہاد میں جا نہیں سکتا) اب مجھکو بھی مجاہدین کا درجہ ملیگا یا نہیں اس وقت یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المومنین آخیر تک انتہی

نوٹ:۔ میاں بخاری نے چلتے چلتے قرآن شریف کے برخلاف تحریف ثابت کر دی۔ بخاری میں لفظ اولی الضرر بعد لفظ فی سبیل اللہ ہے مگر موجودہ قرآن میں لفظ مومنین کے بعد غیر اولی الضرر

فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۸ ص ۱۰۱ وروی الحاکم صحیحا من حدیث زر بن حبیش عن ابی بن کعب ان النبی ... لم یکن ... ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ لا الیہودیۃ و لا النصرانیۃ و لا المجوسیۃ من یعمل خیرا فلن یکفرہ انتہی

ہے ۔ یا تو امام بخاری سچے ہیں یا قرآن شریف محرف ہے ۔ الفاظ مقدم موخر ہیں ۔ اور اگر قرآن شریف اہلسنت کے نزدیک مکمل و غیر مبدل ہے ۔ تو حضرت بخاری صاحب مجرم ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا اور آیت قرآنی کو برخلاف قرآن شریف مقدم و موخر کیا ۔ موجودہ قرآن میں اس طرح ہے ۔ لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله الخ ۔

۴ وماخلق زیادہ ہے — عن ابراهیم قال قدم اصحاب عبد الله علی ابی الدرداء فطلبهم فوجدهم فقال ایکم یقرأ علی قراءة عبد الله قال کلنا قال فایکم احفظ فاشاروا الی علقمة قال کیف سمعته یقرأ والليل اذا يغشى قال علقمة والذكر والانثى قال اشهد انی سمعت النبی صلی الله علیه وآله وسلم یقرأ هكذا وهؤلاء یریدونی علی ان اقرأ وما خلق الذكر والانثى والله لا اتابعهم ۔ ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد (شام کے ملک میں) ابو الدرداء صحابی پاس گئے ۔ ابو الدرداء ڈھونڈ کر انسے ملے ۔ اور انسے پوچھا عبد اللہ بن مسعود کی طرح تم میں کون شخص قرآن پڑھتا ہے انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں ۔ ابو الدرداء نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا ۔ ابو الدرداء نے علقمہ سے پوچھا عبد اللہ بن مسعود واللیل کو کس طرح پڑھتے تھے علقمہ نے کہا یوں پڑھتے تھے ۔ والذکر والانثی ابو الدرداء کہنے لگا ۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں میں یوں پڑھوں ۔ وماخلق الذکر والانثی ۔ میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا (دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پ ۱۴ ۔ صفحہ ۱۳ کتاب المناقب اور پارہ بیسواں صفحہ ۹۶ و ۹۷ ۔ کتاب التفسیر واللیل اذا یغشیٰ)

نوٹ ۔ دیکھو موجودہ مروجہ قرآن شریف میں وماخلق زیادہ ہے یہ حضرت عثمان کی تحریف لفظی کا ثبوت ہے ۔ کیونکہ حضرت ابو الدرداء آنحضرت صلعم کے منہ سے سن چکے تھے ۔ اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے پس حضرت عثمان نے اپنی طرف سے یہ الفاظ وماخلق زیادہ جوڑ دیئے ہیں ۔ اور کلام الٰہی کی تحریف کی ہے ۔

(ب) دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور باب ما یتعلق بالقرأت صفحہ ۱۴۱ و صفحہ ۱۴۲ (ج) ترمذی جلد دوم ۔ ابواب القراۃ صفحہ ۳۱۷ وقال هذا حديث حسن صحیح ۔

۵ موجودہ قرآن میں رهطك منهم المخلصين نہیں ہے — عن ابن عباس قال لما نزلت

وانذر عشیرتک الاقربین ورهطک منهم المخلصین الخ۔ ترجمہ۔ حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا) کی یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین ورهطک منهم المخلصین اتری (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر تفسیر تبت یدا ابی لهب پارہ بیسواں صـ ۱۱۴۔

نوٹ۔ یہ آیت قرآن شریف میں نہیں اس سے کمی ثابت ہوئی۔ قرآنی حکم پیش کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

۶۔ فنزلت تبت یدا ابی لهب وتب ۔ وقد تب هكذا قرأها الاعمش یومئذ (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر تبت یدا ابی لهب پ۲۰۔ صـ ۱۱۵

نوٹ۔ اعمش کی قرأت میں وقد تب زیادہ ہے جسکو حضرت عثمان نے چھوڑ دیا۔

۷۔ من المومنين رجال صدقوا ۔ ۲۳ سال بعد ملی ۔ عن زيد بن ثابت قال لما نسخنا الصحف في المصاحف فقدت اية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرؤها لم اجدها مع احد الا مع خزيمة الانصاري الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شهادته شهادة رجلين من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب التفسیر الاحزاب۔ پارہ انیسواں صـ ۱۱۰۔ (و بخاری کتاب المغازی ج ۲ ص ۱۴۲ طبع مصر)

ترجمہ۔ زید بن ثابت نے کہا جب میں نے (حضرت عثمان کی خلافت میں) قرآن کو لکھا تو سورہ احزاب کی ایک آیت جسکو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملی حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری پاس ملی۔ جن کی گواہی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کے گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔

(ب۔ دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب فضائل القرآن پارہ بیسواں صـ ۱۲۴ سطر ۶ اور پ ۲۰ صـ ۲۶)

نوٹ۔ یہ آیت حضرت عثمان کے وقت ملی اور قرآن شریف میں داخل کر لی گئی۔ اس سے پہلے خلافت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر میں پوری ۲۴ سال تک قرآن شریف غیر مکمل رہا۔ ممکن ہو سکتا ہے کہ اور بہت سی آیات نہ ملی ہوں۔ جو مصحف صدیقی اور مصحف عثمانی میں درج نہ ہوئی ہوں۔

۸۔ فی مواسم الحج قرآن میں نہیں ہے۔ عن ابن عباس قال کانت عکاظ ومجنة وذو المجاز اسواقا فی الجاهلیة فلما کان الاسلام فکانهم تاثموا فیه فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج قراها ابن عباس۔ ترجمہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا۔ تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت سورۂ بقر کی یہ آیت اتری لیس علیکم جناح الاخرہ۔ ابن عباس کی قرائت ایسی ہی ہے (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب البیوع پارہ آٹھواں صـ۳۲ سطر ۱
نوٹ۔ فی مواسم الحج قرآن شریف سے نکالا گیا ہے اب موجود نہیں۔

ب۔ بخاری پ صـ ۸ کتاب البیوع۔ باب الاسواق التی کانت فی الجاهلیة سطر ۱ مطبع احمدی لاہور۔

۹۔ آیہ منسوخ التلاوت کی کمی قرآن شریف سے۔ انس نے کہا۔ جو مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے تھے۔ انکے باب میں قرآن کی ایک آیت اتری تھی۔ جسکو ہم ایک مدت تک پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا موقوف ہوگیا۔ وہ آیت یہ تھی بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنه (بخاری مترجم پ صـ ۴۹۔ کتاب الجہاد والسیر باب الغسل بعد الحرب والغبار۔ مطبع احمدی لاہور۔

نوٹ۔ قرآنی حکم اس آیت کے منسوخ ہونے کا پیش کرو۔

۱۰۔ اسیطوقونه ہے یا یطیقونه۔ عن عطاء سمع ابن عباس یقرا و علی الذین یطوقونه فدیة مسکین۔ قال ابن عباس لیست بمنسوخة۔ ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ یوں پڑھتے تھے۔ وعلی الذین الاخرہ ابن عباس نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں (صحیح بخاری مترجم کتاب التفسیر ب یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام پارہ اٹھارہواں صـ۵ سطر ۱۔ مطبع احمدی لاہور۔ لفظ یطوقونه موجودہ قرآن شریف میں نہیں ہے۔ اللہ اور رسول کا حکم پیش کرو کہ صحیح لفظ یوں ہے

۱۱۔ عن ابن عمر انه قرا فدیة طعام مساکین قال هی منسوخة (صحیح بخاری مترجم پ صـ ۵۹ باب قوله فمن شهد منکم الشهر فلیصمه۔ مطبع احمدی لاہور
ترجمہ۔ ابن عمر سے انہوں نے آیت یوں پڑھی وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مساکین

اور کہا یہ آیت منسوخ ہے۔

نوٹ۔ قرآن شریف موجودہ میں یطوقونہ کے بجائے یطیقونہ ہے اور مساکین کی جگہ لفظ مسکین ہے۔ یہ حضرت عثمان کی سراسر تحریف لفظی ہے۔ اور پوری آیت دونوں آدیوں کے برخلاف ہے۔ وہ یہ ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ اختلاف قرأئت پر غور فرماویں۔

۱۴۔ اختلاف قرأئت حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری کے ان دونوں نے حضرت عمر سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں سنتا رہا دیکھا تو وہ ایسی کئی طرزوں پر پڑھ رہے تھے۔ جن طرزوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ میں تو عین نماز ہی میں انپر حملہ کرتا۔ مگر خیر نماز سے فراغت تک میں نے صبر کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا میں نے چادر انکے گلے میں ڈالی۔ انسے پوچھا یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کس نے میں نے کہا نہیں تم جھوٹے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھ کو یہ سورت اور طرز پر پڑھائی تم اس کے خلاف کیسے پڑھا سکتے ہو۔ آخر میں انکو کھینچتا ہوا لے چلا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سورہ فرقان کو اور ہی طرز پر پڑھتے ہیں جس طرز پر آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اچھا ہشام کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا ہشام پڑھ۔ انہوں نے اسی طرز پر پڑھا جس طرز پر پہلے میں نے انکو پڑھتے سنا تھا جب وہ فارغ ہوئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں یہ سورت اسی طرح اتری۔ تو نے صحیح پڑھی۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ عمر اب تو پڑھ میں نے اس طرز پر پڑھی جس طرز پر آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی۔ جب میں پڑھ چکا۔ آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اتری ہے۔ تو نے صحیح پڑھی۔ پھر فرمایا دیکھو ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرءوا ما تیسر منہ۔ یہ قرآن سات محاوروں پر اترا ہے جو محاورہ تم پر آسان ہو اسی طرح پڑھو (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صفحہ ۲۴ اور ۱۲۵۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف۔ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ:۔ یہ حضرت عثمان کا امت محمدیہ پر احسان ہے کہ سات قرأت فرض الٰہی و فعل نبوی

مسلم سے پھر ملا کر قرآن شریف کو ایک قرأت پر جمع کرایا۔ اور قرآن شریف کی آسانی کو مٹادیا۔ اور خلاف سنت کارروائی کی سب آیات قریش کی زبان میں لکھائیں اور سب اگلے نسخے جمع کر کے جلادیئے۔ اگر نیا نسخہ مصحف عثمانی اگلے نسخوں سے مضمون۔ الفاظ۔ ترتیب۔ تنزل میں بعینہ برابر اور موافق تھا۔ تو کیا سبب ہے کہ انکو جلا دیا گیا۔

۱۳۔ بے ترتیب پڑھنا۔ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا۔ اور سورۃ کی آخری آیتیں پڑھنا۔ اور ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا۔ اور سورت کی شروع کی آیتیں پڑھنا۔ یہ سب درست ہے۔ ف یعنی مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھنا۔ دوسری رکعت میں کافرون یا پہلی رکعت میں سورہ آل عمران دوسری رکعت میں سورہ بقرہ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الاذان۔ باب جمع بین السورتین فی رکعت پ۳ صہ۹۴ سطرہ مع حاشیہ)

۱۴۔ یعلی بن امیہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ منبر پر سورہ زخرف کی اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ ونادوا یا مالک۔ سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یامال (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب اذا قال احدکم آمین۔ پ۱۳ صہ۱۸ سطر ۴۔ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ دو صحابیوں کی قرأت کا آپس میں اختلاف ہے۔ فرمایئے ان دونوں میں سچا کون ہے۔ اور الہامی قرأت کیا ہے۔

۱۵۔ اختلاف قرأت۔ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں بھی پڑھا ہے۔ کذب اصحاب الئیکۃ المرسلین۔ اور مشہور قرأت اصحاب الایکہ ہے۔ حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب بدء الخلق پ۱۳ صہ۹۵

۱۶۔ اختلاف قرأت۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ۱۸ صہ۴۳۔ کتاب التفسیر۔ سورہ البقرہ) بولو کس کی قرأت صحیح ہے۔ تفسیر در منثور۔ جلد اول مطبوعہ مصر صہ۱۵ سطر ۳۵

۱۷۔ ابن عمر نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قواما۔ اور مشہور قرأت میں قیاما ہے (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر پ۱۸ صہ۹۶۔ مطبع احمدی لاہور)۔

۱۸۔ آیت متعہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منھن الی اجل مسمی جس سے صراحتاً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸ ص ۱۹ مطبع احمدی لاہور) موجودہ قرآن شریف میں الی اجل مسمی نہیں۔ اگر یہ آیت منسوخ ہے تو اس کا ناسخ بتلاؤ۔ (درمنثور سیوطی جلد ۲ ص ۱۴۰)

۱۹۔ فاتبعھم حسن قاری کی قرائت ہے اور واتبعھم مشہور قرائت ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورہ یونس پ ۱۹ ص ۱۹ مطبع احمدی لاہور)

۲۰۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا۔ اور ابن عباس کی قرائت اکبرنا میم ہے (ایضاً پ ۱۹ ص ۴۳)

۲۱۔ تحریف القرآن۔ سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس یوں پڑھتے وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصباً۔ وکان یقرا۔ واما الغلام فکان کافراً وکان ابواہ مومنین۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ پ ۱۹ ص ۵۵۔ سطر ۹۔ کتاب التفسیر سورہ الکہف۔ باب واذ قال موسی لفتٰہ الآخرہ۔

نوٹ موجودہ قرآن شریف میں امامھم صالحۃ۔ کافرا کے الفاظ نہیں صاف تحریف کی گئی ہے قرآنی حکم پیش کرو۔

ب۔ سنن ترمذی مترجم جلد دوم مطبع نولکشور ص ۳۹۴۔ وقال ھذا حدیث حسن صحیح۔

۲۲۔ قرآن شریف میں وکان وراءھم ہے اور ابن عباس نے وکان امامھم ملک پڑھا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۱۹ ص ۵۸)

۲۳۔ ابن عباس نے کہا ابصر بھم واسمع ہے اور قرآن شریف میں اسمع بھم وابصر ہے (ایضاً کتاب التفسیر سورہ کھیعص پ ۱۹ ص ۶۳)

۲۴۔ ابن ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ وہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ اذ تلقونہ بالسنتکم بکسر لام اور تخفیف قاف اور مشہور قرائت تلقونہ بتشدید قاف اور فتحہ لام ہے (تیسیر الباری۔ ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ النور۔ باب اذ تلقونہ بالسنتکم پ ۱۹ ص ۹۱ مطبع احمدی لاہور)

۲۵۔ عبداللہ بن مسعود نے وقیلہ یا رب کے بدل یوں پڑھا ہے۔ وقال الرسول یا رب (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ حم الزخرف پ ۲۰ ص ۱۷۰۔ سطر ۱۱ مطبع احمدی

لاہور۔ بولو الہامی قرائت کونسی صحیح ہے۔

۲۶۔ سورہ توبہ یا فاضحہ۔ سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورہ برات کو سورہ توبہ کہا۔ انہوں نے کہا یہ سورہ توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی (الفاضحۃ) اس سورت میں ابھی یہی اترتے رہا بعضے لوگ ایسے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑنے کی الاخرہ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور کتاب التفسیر سورۃ الحشر۔ پ ۲۰ صفحہ ۵۰-۵۱)

۲۷۔ ب۔ تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۰۸ سطر ۷ ایس ہے کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ۔ طبرانی۔ ابوالشیخ حاکم اور ابن مرودیہ محدثین اہلسنت نے حذیفہؓ سے قال التی تسمون سورۃ التوبۃ ھی سورۃ العذاب واللہ ماترکت احداً الا نالت منہ ولا تقرؤن منھا مما کنا نقرء الا ربعھا۔ انتھیٰ بلفظہ۔ یعنے جس سورہ کو تم توبہ کے نام سے یاد کرتے ہو وہ حقیقت سورۂ عذاب ہے۔ خدا کی قسم ہم صحابہ میں سے ایک بھی ایسا نہیں چھوٹا جسکے متعلق کوئی نہ کوئی عذاب کی آیت آئی ہو اور تم اس سورہ توبہ میں نہیں پڑھتے ہو۔ جو کچھ کہ ہم پڑھا کرتے تھے۔ مگر اس کا چوتھا حصہ۔ نوٹ باقی سورت کیا ہوئی۔

۲۸۔ ج۔ در منثور سیوطی صفحہ ۲۰۸ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر جلد سوم پر ہے۔ اخراج کیا ہے۔ ابوالشیخ سے اس نے کہا۔ قال عمر فراغ من تنزیل براۃ حتیٰ ظننا انہ لم یبق فینا احداً الا ینزل فیہ وکانت تسمی الفاضحۃ انتھیٰ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سورۃ برات کے نازل ہونے پر ہم نے گمان کیا۔ کہ ہم صحابہ میں کوئی بھی ایسا صحابی باقی نہیں رہے گا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی فضیحت نازل ہو اور اسی لئے اس سورہ کا نام فاضحہ ہے۔

نوٹ۔ مگر موجودہ قرآن شریف میں فضیحت صحابہ کا ذکر نہیں۔

۲۹۔ حضرت عمرؓ نے الحی القیوم کو الحی القیام پڑھا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ نوح انا ارسلنا پ ۲۰ صفحہ ۶۹ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ فرمائے اصلی تنزیل کیا ہے۔ اور کیوں فرق ہے۔

۳۰۔ معوذتین۔ حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے۔ کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا۔ ابوالمنذر (یہ ابی کی کنیت ہے) تمہارے بھائی عبداللہ ابن مسعود ایسا ایسا کہتے ہیں۔ کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا مجھے جبرئیل کی زبان پر یوں کہا گیا۔ ابی کہ میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلعم نے فرمایا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر قل اعوذ برب الناس۔ پ ۳۰ ص ۱۱۷ و ۱۱۸)

نوٹ۔ ابی نے گول گول جواب دیا صاف نہیں کہا۔ کہ یہ سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں۔ (حاشیہ ایضاً ص ۱۱۸ ۔ از مولوی وحید الزمان نواب صاحب محدث حیدر آبادی)

ب۔ عبداللہ بن مسعود ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا۔ تو چھیل ڈالتے۔ وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لئے اتری ہیں۔ کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں۔ اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت صحیح نہیں انہوں نے غلطی کی ہے (حاشیہ ایضاً)

ج۔ تفسیر در منثور جلد ۶ مطبوعہ مصر ص ۴۱۶ سطر ۳ میں علامہ جلال الدین سیوطی سنی لکھتا ہے کہ احمد۔ بزاز۔ طبرانی۔ ابن مردویہ نے ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ انہ کان یحک المعوذتین من المصحف ویقول لا تخلطوا القرآن بما لیس منہ انہما لیستا من کتاب اللہ۔ انتہی۔ ترجمہ ابن مسعود قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس قرآن سے کاٹ دیتا تھا اور کہتا تھا۔ قرآن میں غیر قرآن کو گڈ مڈ نہ کرو۔ یہ دونوں سورتیں کتاب خدا میں داخل نہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان مصری ص ۶۷ سطر ۵) و نوع تاسع عشر ص ۱۸۲)

د۔ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر ص ۱۶۹ سطر ۱۲ میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔ نقل فی الکتاب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ من القرآن وکان ینکر کون معوذتین من القرآن انتہی بلفظہ۔ ترجمہ۔ پرانی کتابوں میں روایت ہے۔ کہ ابن مسعود سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کے داخل قرآن ہونے سے انکار کرتا تھا (از موعظہ تحریف قرآن)

نوٹ۔ اہلحدیث دوستو۔ ایڈیٹر النجم اور ملا ملتانی کی پارٹی والو اور شیعوں پر معترض ہونے والو غور کرو۔ تمہاری صحیح بخاری زینت البخاری۔ در منثور سیوطی اور کبیر رازی سنیوں کی مسلمہ کتابیں صاف ثابت کر رہی ہیں۔ کہ نہ تو سورہ فاتحہ قرآن سے اور نہ ہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس حالانکہ یہ موجودہ قرآن شریف میں موجود ہیں۔ بولو! قرآن میں زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ؟

۳۱ - دو سورتیں گم ہیں۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ثالث مطبع صدیقی لاہور باب کراہتہ الحرص علی الدنیا صٓ ۱۰۴ پر ہے۔ ابو الاسود نے کہا ابو موسیٰ اشعری نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا۔ وہ سب تین سو قاری انکے پاس آئے۔ اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ اور ابو موسیٰ نے انکے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاویں۔ جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے۔ اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برأت کے برابر تھی۔ پھر میں اسے بھول گیا۔ مگر اتنی بات یاد ہے۔ لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن آدم الا التراب۔ اور ہم ایک سورۃ اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں کی ایک سورۃ کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا۔ مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے۔ یا ایھا الذین امنو لم تقولون مالا تفعلون۔ فتکتب شھادۃ فی اعناقکم فتسئلون عنھا یوم القیامۃ۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سوم صٓ ۱۰۴ مطبع صدیقی لاہور اہلحدیث دوستو مطلع صاف ہے۔ تحریف القرآن ظاہر ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ موجودہ قرآن شریف سے یہ دو بڑی سورتیں نکال دی گئیں۔ یعنی جامع القرآن کی سراسر تحریف ہے۔ کہ قرآن شریف کو مکمل جمع نہ کیا۔ جب اہلحدیث و اہلسنت کے ہاں قرآن غیر مکمل و ناقص ہے۔ تو انکا ایمان بالقرآن بھی ناقص رہا۔

۳۲ - یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن میں تحریف لفظی ہے۔ قرآن موجودہ میں لعدتھن ہے۔ دیکھو صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور صٓ ۱۵۹ کتاب الطلاق۔

ب۔ دیکھو سنن نسائی مترجم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الطلاق صٓ ۱۰۷

۳۳ - صلوٰۃ العصر نہیں ہے۔ ابی یونس غلام بی بی عائشہ نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہمیں لکھ دو۔ اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات۔ تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا۔ میں نے انکو خبر دی۔ انہوں نے مجھے بتلایا۔ کہ یوں لکھو۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی و صلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین۔ اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور صٓ ۶۵۶ کتاب الصلوٰۃ۔ باب التغلیظ فی تفویتہ صلوٰۃ العصر)

نوٹ۔ موجودہ قرآن شریف میں صلوات العصر نہیں ہے۔ اگر یہ منسوخ ہو چکا ہے۔ تو قرآن شریف میں ہونا چاہیئے۔ جہاں اور منسوخ آیات قرآن شریف میں اب تک موجود ہیں۔ اور پڑھی جاتی ہیں۔ اگر صلواۃ العصر منسوخ التلاوۃ ہے۔ تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ تمام قرآن شریف منزل من اللہ خلیفۂ سوم حضرت عثمان نے جمع نہیں کرایا۔ اور قرآنی حکم پیش کر کہ صلواۃ العصر منسوخ ہے۔

ب۔ دیکھو در منثور سیوطی جلد اول صفحہ ۳۰۲ سطر ۲۱ مطبوعہ مصر۔ بروایت مالک۔ ابو عبید عبد بن حمید۔ ابو یعلی۔ ابن جریر۔

ج۔ دیکھو ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم۔ مطبع نولکشور۔ ابواب تفسیر القرآن۔ سورہ بقرہ۔ ہذا حدیث حسن صحیح۔

۳۴۔ انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین۔ یہ آیت قرآن شریف میں اس طرح ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین پ ۲۷ (الذاریات) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ (ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب فضائل القرآن صفحہ مطبع نولکشور)

ب۔ دیکھو یہی حدیث سنن ابو داؤد مترجم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۰۱۳ سطر آخر کتاب الحروف والقرائتہ۔

ج۔ دیکھو در منثور سیوطی جلد ششم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۶ سطر ۲۰۔ بحوالہ احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی نسائی۔ ابن الانباری۔ ابن حبان۔ حاکم مع التصحیح۔ ابن مردویہ اور بیہقی۔

نوٹ۔ اس میں تحریف لفظی ثابت ہوئی اور جامع قرآن کا تصرف بے جا۔

۳۵۔ قرآن میں جامع قرآن کی رائے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا۔ کس چیز نے تم کو برانگیختہ کیا۔ کہ تم نے سورہ انفال کیطرف حالانکہ وہ مثانی سے ہے اور سورہ برأت کیطرف حالانکہ وہ مئین سے ہے۔ کہ تم نے ان دونوں کو ملا دیا ہے اور تم نے ان دونوں کے مابین سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نہیں لکھی۔ اور تم نے اسکو سات لمبی سورتوں میں رکھ دیا ہے۔ کس چیز نے تم کو اسپر برانگیختہ کیا۔ پس حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زمانہ گذرتا تھا۔ اس حالت میں کہ

آپ پر کئی سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں۔ سو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی۔ تو کسی ایسے
شخص کو بلاتے۔ جو اسکو لکھتا ہوتا اور فرماتے ان آیتوں کو فلانی سورت میں جس میں ایسا ایسا ذکر
کیا گیا ہے رکھدو۔ اور جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی۔ تو فرماتے۔ اس آیت کو فلانی سورت
میں جس میں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھدو۔ اور انفال پہلی سورتوں سے ہی جو مدینہ میں نازل ہوئی
ہیں۔ اور برات آخر قرآن سے ہے۔ اور اس کا قصہ اس کے قصہ سے ملتا ہے۔ سو میں
نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے اور رسول اللہ فوت ہو گئے اور ہمارے لئے یہ بیان نہ فرمایا۔
کہ یہ اس سے ہے۔ اسی سبب سے میں نے ان دونوں میں نزدیکی کی ہے اور انکے درمیان سطر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نہیں لکھی۔ اور رکھدیا۔ اس کو سات لمبی سورتوں میں یہ حدیث حسن
ہے از ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم مطبع نول کشور تفسیر سورہ توبہ۔ ابواب تفسیر القرآن صد ۳۶۸ و ۳۶۹

ب۔ یہی روایت دیکھو سنن ابو داؤد مطبع صدیقی لاہور۔ صد ۱۹۵

ج۔ مشکوٰۃ۔ باب فضائل القرآن صد ۳۲ جلد دوم حدیث آخیری۔

۳۶۔ دوم تفسیر اتقان و در منثور وغیرہ تفاسیر سے ثبوت تحریف القرآن۔

نقصان قرآن۔ تفسیر اتقان مطبع احمدی صد ۳۱۶ سطر ۹ مطبوعہ مصر جزو ثانی
صد ۲۵ پر علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ قال ابو عبیدہ حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع
عن ابن عمر قال لیقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذہب
منہ قرآن کثیر و لکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر دیکھو فقط۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے پورا قرآن پا لیا۔ کیونکہ اس کو کیا معلوم
ہے کہ کل قرآن کتنا تھا۔ قرآن کا زیادہ حصہ تو جاتا رہا۔ البتہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ میں نے اس قدر
حاصل کر لیا ہے۔ جتنا ظاہر اور موجود ہے۔

ب۔ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ مقصد اول صد ۲۲۱ و ۲۲۲ و انہا ذہبت فی
قرآن کثیر ذہب مع محمد۔ قرآن کا بہت سا حصہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کیساتھ
چلا گیا۔

نوٹ۔ کیوں صاحب اب بھی آپ کا دعوےٰ سچا ہے۔ کہ قرآن شریف مذہب سنی میں
مکمل ہے۔

۳۷۔ تفسیر اتقان صد ۳۱۶ سطر ۱ میں علامہ سیوطی نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے

عن عائشۃ قالت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمان النبی صلعم مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم تقدر منہا الا ما ھو الآن - انتھی بلفظ تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صـ ۱۸۰ سطر ۲۲ میں بھی عینا یہ روایت مرقوم ہے - یعنی جناب بی بی عائشہ نے فرمایا ہے کہ سورہ احزاب آپ جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری دو سو آیتیں تلاوت کی جاتی تھیں - لیکن حضرت عثمان نے قرآن لکھتے وقت صرف اس قدر آیتیں سورہ احزاب میں لکھی ہیں جو سوفت قرآن میں موجود ہیں - (اتقان مصری صـ ۲۵)

۳۸ - تفسیر اتقان امام سیوطی صـ ۳۱۹ احمدی سطر ۱۳ میں زرین بن حبیش سے نقل کیا گیا ہے - قال قال لی ابی بن کعب کاین تعد سورۃ الاحزاب قلت اثنتین وسبعین آیۃ او ثلاثا وسبعین آیۃ قال ان کانت لتعدل سورۃ البقر - وان کنا لنقرأ فیہا آیۃ الرجم قلت وما آیۃ الرجم قال اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم (اتقان مصری جلد دوم صـ ۲۵ سطر ۱۳)

یعنے زرین ابن حبیش نے کہا ہے - کہ ابی بن کعب نے مجھ سے کہا کہ سورہ احزاب کی تم کتنی آیتیں شمار کرتے ہو - میں نے کہا - بہتر یا تہتر آیتیں - ابی کعب نے کہا - اگر یہ سورت پوری رہنے دی جاتی - تو سورہ بقر کے برابر ہوتی - اور اس میں آیت رجم ہم پڑھتے تھے الاخرہ -

۳۹ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صـ ۳۱۶ سطر ۲۰ میں ہے کہ حمیدہ بنت ابی یونس نے کہا کہ ابی نے ۸۰ برس کی عمر میں مجھے آیت پڑھکر سنائی - کہ مصحف عائشہ میں یوں ہے - ان اللہ وملائکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قال قبل ان یغیر عثمان المصاحف - انتھی بلفظ (اتقان مصری جلد دوم صـ ۲۱ سطر ۲۰)

یعنے اس آیت صلوٰت علی النبی میں وسلموا تسلیما کے بعد وعلی الذین یصلون الصفوف الاول کی عبارت قرآن میں حضرت عثمان کے تغیر وتبدل کرنے سے پہلے موجود تھی -

نوٹ - فرمایئے تحریف القرآن ثابت ہے یا نہیں -

۴۰ - آیت مال - اس قرآن میں موجود نہیں - تفسیر اتقان مطبوعہ مطبع احمدی نوع ۴۷ صـ ۳۱۶ سطر آخری میں مرقوم ہے - کہ عبد بن صالح نے ہشام بن سعید سے اور اس نے

زید بن اسلم اور اُس نے عطا بن یسار سے اور اس نے ابی واقد لیثی سے روایت کی ہے۔

قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اوحی الیہ اتیناہ فعلمنا فما اوحی

الیہ قال فجئت ذات یوم فقال ان اللہ یقول انا انزلنا المال لاقام الصلوٰۃ

وایتاء الزکوٰۃ ولو ان لابن آدم وادیًا من ذھب لاحب ان یکون الیہ الثانی

ولو کان لہ الثانی لاحب ان یکون الیھما الثالث ولا یملاء ابن ادم الا التراب و

یتوب اللہ علے من تاب انتھی بلفظہ۔ ابی واقد لیثی نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی۔ تو ہم انکی خدمت میں حاضر ہوتے۔ پس حضور صلعم وہ وحی ہمیں تعلیم دیا کرتے۔ واقد لیثی نے کہا حسب معمول ایک روز جب میں پیغمبر خدا صلعم کے پاس گیا۔ تو یہ خط کشیدہ آیت پیغمبر خدا صلعم نے پڑھکر سنائی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایسا فرماتا ہے۔

اتقان مصری صہ ۳۵ ور منثور جلد ۶ صہ ۳۷۹ و ازالۃ الخفاء ج ۲ صہ ۲۵۳ [illegible]

۱۴۔ آئت جاھدوا میں تحریف تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صہ ۳۱۷ مصری صہ ۲۶ سطر ۱۴ میں قوم سے مسور بن مخرمہ سے روائت ہے کہ وہ کہتا تھا۔ قال عمر لعبد الرحمٰن بن عوف الم تجد فیما انزل علینا ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ فانا لا نجدھا قال اسقطت فیما اسقط من القرآن انتھی بلفظہ یعنے حضرت عمر نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ آئت ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ کو کیا تو بھی نہیں پاتا۔ پس ہم نے تو بہت تلاش کی کہیں اس کا پتہ نہ ملا۔ عبدالرحمٰن نے کہا۔ کہ یہ آئت بھی نکل گئی۔ انہی آیتوں کیساتھ جو قرآن سے ساقط ہوئیں۔

ب۔ حضرت عمر ابن الخطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ (موطا مترجم مطبع صدیقی لاہور صہ ۲ سطر ۷) قرآن میں فاسعوا ہے۔

۲۴۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صہ ۳۱۷ سطر ۱۷ میں ہے۔ ابی سفیان کلاعی سے روائت ہے۔ ان مسلمۃ بن مخلد الانصاری قال لھم ذات یوم اخبرونی بآیتین من القرآن لم یکتبتا فی المصحف قال یخبروہ وعندھم ابو الکنود سعد بن مالک فقال مسلمۃ ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم الا ابشروا انتم المفلحون۔ والذین آووھم

ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذين غضب الله عليهم اولئك لا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون۔ ابحروز مسلم بن مخلد الانصاری نے انسے کہا کہ مجھے قرآن مجید کی وہ دو آیتیں بتاؤ جو مصحف میں مکتوب نہیں ہوئی ہیں۔ پس کسی نے انکو نہ بتلائیں۔ انکے پاس ابو الکنود سعد بن مالک بیٹھا ہوا تھا پس مسلمہ انصاری نے یہ خط کشیدہ) دونوں آیتیں پڑھکر سنائیں (اتقان مصری صہ ۲۶ دیکھو۔

نوٹ یہ خط کشیدہ دونوں آیتیں موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔ سراسر تحریف ہے۔

۴۳ تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم صہ ۲۹۸ سطر ۱۰ میں علامہ جلال الدین سیوطی لکھتا ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ میں ہم صحابہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (پ ۶ ع ۱۴) مگر موجودہ قرآن شریف میں سے ان علیاً مولی المومنین دیدہ و دانستہ نکالدیا گیا ہے۔ تاکہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل نص قطعی ثابت نہ ہو۔

۴۴۔ قرآن شریف میں کتابت کی غلطی ہشام بن عروہ سے اس کے باپ نے کہا کہ میں نے ان آیات۔ ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون اور آیت والمقیمین الصلوٰۃ والموتون الزکوٰۃ۔ اور آیت وان ھذان لساحران کی غلطی کی بابت بی بی عائشہ سے سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اے فرزند یہ کاتبوں کی خطا ہے۔ اور انہوں نے قرآن میں غلط لکھدیا ہے (تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲ صہ ۲۴۶ سطر ۱۵

۴۵ تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲ صہ ۲۴۶ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر یہ ہے کہ ابو داؤد نے قتادہ سے روایت کی ہے۔ ان عثمان لما رفع الیہ المصحف قال ان فیہ لحنا وستقیمہ العرب بالسنتہا۔ اختصی بلفظہ۔ جب حضرت عثمان کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ تو کہنے لگے کہ اس میں غلطیاں ہیں لیکن عرب خود اپنی زبان کے موافق درست کرلیں گے۔ تفسیر کبیر جلد ۶ صہ ۶۸ و ۶۹ تفسیر معالم التنزیل صہ ۵۰۹)

۴۶۔ کاتب وحی کی شرارت۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح فتح مکہ معظمہ سے پہلے اسلام لایا اور ہجرت کی اور کاتب وحی تھا۔ پھر وہ اسلام سے پھر گیا اور مکہ معظمہ کے قریشیوں کیطرف چلا گیا۔ فقال لھم انی کنت احرف محمداً حیث ارید کان یملی علی عزیز

حکیم نا قول او علیم حکیم۔ فیقول نعم کل صواب فلما کان یوم الفتح امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلہ الخ (استیعاب جلد اول)

ترجمہ۔ عبداللہ نے قریشیوں کو کہا کہ میں حضرت محمد کو جس طرح چاہتا پھیر لیتا۔ وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھانے میں کہتا کیا علیم حکیم لکھوں وہ فرماتے ہاں سب ٹھیک ہے۔ جب فتح مکہ کا روز آیا۔ تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ مگر وہ بھاگ کر اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان کے پاس جا رہا۔ اور پناہ لی۔ حضرت عثمان کی خلافت میں یہ حاکم بنایا گیا۔

نوٹ۔ یہ واقعہ قرآن شریف کو زیادہ مشکوک کرتا ہے کہ عبداللہ کاتب وحی نے قرآن شریف میں کیا کیا تحریف کی ہوگی جس کو جناب رسول اللہ صلعم قتل کرنا چاہیں۔ اس کو حضرت عثمان پناہ دیں اور حاکم بنائیں جناب عثمان نے خلاف حکم رسول مقبول صلعم مروان راندہ درگاہ رسالت پناہی کو بھی اپنا وزیر اعظم بنا لیا تھا۔

ب۔ دیکھو واقعہ عبداللہ ابن سعد استیعاب جلد اول ص ۳۷۵ و ص ۳۷۶ بر حاشیہ اصحابہ فی تمیز الصحابہ مطبوعہ مصر (کتب خانہ مولوی و حکیم امیر الدین صاحب)

ج۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۵۹ مطبع انوار محمدی لکھنؤ۔

د۔ خصائص الکبریٰ علامہ سیوطی جلد دوم ص ۸۲ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن (کتب خانہ مولوی امیر الدین صاحب)

۴۷۔ دوم۔ تفسیر حسینی فارسی پ ۷۔ الانعام ۔ آخری پاؤ ع ۱۳ قولہ تعالےٰ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللّٰہ آوردہ اند کہ عبداللہ بن سعد است کہ کاتب دیوان نبوت بود روزیکہ آیۃ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین مینوشت وتقلب اطوار او از علقۃ و مضغہ و عظم و لحم را حضار و در دل او آمد کہ کلمات ثم انشاناہ خلقا آخر شنید از روئے تعجب بر زبانش جاری شد کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت بنویس کہ ہم چنین نازل شدہ عبداللہ در شک افتاد و مرتد گشت وگفت اگر محمد صادق است پس بر من ہم وحی فرود می آید چنانچہ بر وے می آید و اگر کاذب است من ہم گفت چنانچہ او میگوید انتہی بلفظہ

ب۔ تفسیر قادری اردو ترجمہ حسینی جلد اول ص ۲۷۶ تحت آیت مذکورہ دیکھو

ص۱۸۱ ترجمہ ابن الضریس نے عکرمہ سے روائت کی ہے۔ کہ سورہ الاحزاب سورۃ بقر کے برابر یا اس سے بھی بڑا تھا۔ اور اسی میں آیۂ رجم بھی تھی۔

نوٹ۔ بولو سنی صاحبان اب وہ سورتیں کہاں ہیں۔ کس نے منسوخ کیں۔ اور انکا ناسخ کون سورتیں ہیں۔ اور قرآن میں کمی ثابت ہوئی یا نہ۔

۵۴۔ آیۂ رجم۔ اخرج ابن الضریس عن زید بن اسلم ان عمر ابن الخطاب خطب الناس فقال لا تشکوا فی الرجم فانہ حق قد رجم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و رجم ابوبکر و رجمت فلقد هممت ان اکتب فی المصحف فسالت ابی بن کعب عن اٰیۃ الرجم فقال ابی الست اتیتنی وانا استقریہ اٰیۃ الرجم وهم یتسافدون تسافد الحمر (در منشور جلد ۵ ص۱۸۰) ترجمہ۔ ابن ضریس نے زید بن اسلم سے روائت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب نے لوگوں سے خطبہ میں کہا۔ کہ تم لوگ رجم کی بابت شک کرو۔ کیونکہ وہ حق ہے۔ رسولخدا صلعم نے سنگسار کیا۔ بعد ابو بکر نے بھی سنگسار کیا۔ اور میں نے بھی کیا ہے۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ آیت رجم کو قرآن میں لکھدوں۔ پس میں نے اس کی بابت ابی کعب سے پوچھا۔ تو کہنے لگے کہ کیا تم میرے پاس اوقت نہیں آئے تھے۔ جبکہ میں رسولخدا صلعم سے اسکو پڑھوانا چاہتا تھا۔ اور تم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر نہیں کہا تھا۔ تو رسول صلعم سے آیۂ رجم پڑھوانا چاہتا ہے حالانکہ اصحاب اس کثرت و بے باکی سے جماع حرام کرتے رہتے ہیں جیسے گدھے۔

نوٹ۔ فرمایئے صاحبان آیۂ رجم کہاں ہے اور اگر منسوخ ہوگئی۔ تو اس کا ناسخ بتاؤ۔ اور پھر کس حکم قرآنی سے زانی کو سنگسار کیا گیا۔ اور کیوں حضرات شیخین نے قرآن شریف کی صریح مخالفت کی اب سلطنت اسلامیہ میں رجم کا رواج کیوں نہیں۔

زیادہ دیکھو۔ تیسری آیت بحث دوم تحریف القرآن اور صحاح ستہ۔)

۵۵۔ آئینہ رجم گم ہے۔ فقال ابی قد رایتها وانها لتعادل سورۃ البقرہ او اکثر من سورۃ البقرہ وقد قرانا فیها الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموهما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ فرفع مارفع ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا۔ میں نے سورہ احزاب کو دیکھا تھا۔ وہ سورہ بقر کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اور اس میں ہم نے یہ آیت بھی پڑھی تھی۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا الخ۔ پس اس میں سے جو کچھ اٹھ گیا وہ اٹھ گیا (در منشور سیوطی جلد ۵ ص۱۸۰ و ثبوت صحاح ستہ دیکھو بحث دوم نمبر ۳)

۵۶۔ دعاء قنوت کی دو سورتیں نمبر ا رو۔ واخرج البیقی من طریق سفیان الثوری عن ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیران عمر ابن الخطاب قنت بعد الرکوع فقال ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک الاخرہ ۔ قال ابن جریج حکمتہ البسملہ انھما سورتان فی مصحف بعض الصحابۃ (اتقان فی علوم القرآن الجزء الاول مطبقہ المینتہ مصر ص۶۷ سطر ۱۵) ترجمہ عبید بن عمر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ۔ عمر ابن الخطاب نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا ۔ پس کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم انا نستعینک ونستغفرک الاخرہ ابن جریج نے کہا کہ بسم اللہ کہنے کی یہ حکمت تھی کہ یہ دونوں بعض صحابہ کے قرآن میں دو سورے ہیں۔

ب ۔ محمد بن نصر المروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابی بن کعب سے لکھا ہے کہ وہ ان دونوں سورتوں کو قنوت میں پڑھا کرتے ۔ اور اس کو اپنے مصحف میں لکھا کرتے (اتقان مصری ص۶۷)

ج ۔ مصحف حضرت عبداللہ بن عباسؓ میں ۔ قرأت ابی بن کعب و قرأت ابو موسیٰ اشعری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللھم انا نستعینک و نستغفرک الاخرہ موجود تھی (اتقان مصری ص۶۷)

د ۔ طبرانی نے سند صحیح کیساتھ ابی اسحٰق سے روایت کی کہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اُسید نے خراسان میں ہم کو نماز پڑھائی اور اس میں یہی دو سورتیں پڑھیں انا نستعینک و نستغفرک (اتقان مصری ص۶۷ دیکھو)

۵۷ ۔ معوذتین آیات قرآنی نہیں ۔ مصحف ابن مسعودؓ میں ۱۱۲ ۔ سورتیں تھیں ۔ کیونکہ انہوں نے معوذتین کو نہیں لکھا تھا ۔ اور ابی بن کعب کے مصحف میں سترہ سورتیں تھیں ۔ کیونکہ اس نے آخیر میں سورۃ الحفد اور سورۃ الخلع کو لکھا تھا (دیکھو تفسیر اتقان سیوطی سنی مصری ص۶۷ سطر ۵)

ب ۔ ابو عبید نے ابن سیرین سے نکالا اور کہا کہ اُبی بن کعب نے اپنی مصحف میں فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور سورہ ہائے اللھم انا نستعینک و اللھم ایاک نعبد کو لکھا تھا اور ابن مسعود نے ان سب کو چھوڑ دیا تھا ۔ مگر عثمان نے ان میں سے فاتحہ اور معوذتین کو لکھ لیا۔

(دیکھو اتقان سیوطی سنی مطبوعہ المیمنہ مصر صـ ۶۷ سطر ۶) تین قرآن اور تینوں میں اختلاف تھا۔

۵۸۔ الفاظ گم ہیں۔ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم مطبع نولکشور صـ ۲۵۵ پ ۲۱۔ سورۃ الاحزاب میں ہے۔ وازواجہ امہاتہم۔ حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرات میں یہ عبارت یوں تھی۔ وھو اب لھم وازواجہ امہاتہم

نوٹ۔ اگر یہ قرات منسوخ ہے۔ تو قرآن شریف میں موجود ہونی چاہئے تھی۔ اور اگر منسوخ الحکم والتلاوۃ ہے۔ تو قرآن شریف سے لفظ اب کا گم ہے۔ قرآن مجید مکمل جمع نہ ہوسکا۔

۵۹۔ تفسیر در منثور سیوطی جلد پنجم صـ ۱۹۲ مطبوعہ مصر میں ہے کہ ابن حاتم۔ ابن مردویہ ابن عساکر، ابونعیم اور ابن مسعود اس طرح یہ آیت پڑھتے تھے وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ قویًا عزیزا۔ اس میں نام مبارک علیؑ نکالا گیا جو موجودہ قرآن شریف میں نہیں (زیادہ دیکھو ارجح المطالب باب سیم صـ ۲۱۹ و روضۃ الصفاء جلد دوم صـ ۱۰۹)

۶۰۔ اعمش ابی وائل سے ناقل ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کے قرآن میں اس آیت کو اس طرح پر پڑھا تھا۔ ان اللہ اصطفٰی آدم ونوحًا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (پ ۳۔ آل عمران) مگر موجودہ قرآن شریف میں آل محمد نہیں ہے تحریف ثابت ہوئی (تفسیر ثعلبی بحوالہ ارجح المطالب صـ ۳۷ باب سوم تفسیر در منثور سیوطی جلد ثانی صـ ۱۷ سطر آخیر)

۶۱۔ سورۃ الخلع والحفد کہاں ہیں۔ تفسیر اتقان جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر صـ ۲۶ پر اور کتاب ناسخ والمنسوخ میں حسین بن منادی نے لکھا ہے۔ منجملہ ان سورتوں اور آیتوں کے جو قرآن سے اٹھائی گئی ہیں۔ لیکن انکی یاد دلوں سے نہیں گئی۔ وہ دو سورتیں ہیں۔ جو قنوت وتر میں پڑھی جاتی تھیں اور سورۃ الخلع و سورۃ الحفد کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ انتھٰی مگر موجودہ قرآن میں نہیں۔ اہلحدیث اور اہلسنت دوستو بولو! تمہارے علماء کرام تحریف القرآن کے قائل تھے یا نہ۔

۶۲۔ ھذا صراط علی مستقیم یہ آستہ علیؑ کا میداہا ہے۔ تو یں اڑا کر شتدبہ لگائے گئے (صواعق محرقہ فارسی صـ ۴۹)

۶۳۔ اغلاط قرآن۔ اول تفسیر در منثور سیوطی صـ ۲۴۶ و ۲۴۴ جلد دوم سطر ۱۷

میں ہے۔ ابی داؤد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے۔ کہ قرآن میں چار لفظ غلط ہیں۔ والصابون والمقیمین۔ فاصدق۔ واکن من الصالحین اور ان ھذان لساحران

ب۔ دیکھو اغلاط قرآن تفسیر در منثور جلد ۲ ص ۲۱۹ و ص ۲۳۰

ج۔ تفسیر اتقان الجزو اول ص ۱۸۵ و ص ۱۸۶ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر۔

د۔ وقضی ربک کی بجائے ووصی ربک تھا واو صاد سے ملگیا (اتقان ص ۱۸۶ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر۔

ھ۔ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ششم ص ۶۹ سطر ۱۔

و۔ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی ص ۵۷۵ سطر ۲۰۔ بغوی۔ ۵

اند کے باتو بگفتم و بدل ترسیدم که دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است

فیصلہ کتب اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کی معتبر و مستند کتب صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر کتب احادیث صحاح ستہ اور تفاسیر اتقان و در منثور علامہ جلال الدین سیوطی و تفسیر کبیر رازی وغیرہ میں اکابر و جلیل القدر صحابہ عظام سے بروائت کثیرہ بہ تصریحات علمائے کرام مذہب سنیہ صاف ثابت ہے۔ کہ مذہب سنی میں موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل و پراز اغلاط ہے اور قابل حجت و سند نہیں۔ اس لئے سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

بحث سوم۔ جمع القرآن

۱۔ قرآن شریف کس طرح جمع ہوا؟ زید بن ثابت نے کہا جب یمامہ کی لڑائی میں جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی۔ مسلمان مارے گئے (سات سو صحابہ شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیق نے مجھ کو بلا بھیجا۔ میں گیا۔ تو دیکھا حضرت عمر بھی وہاں بیٹھے ہیں۔ ابوبکر نے کہا عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں اور بہت سا قرآن جو اس وقت تک سینوں میں تھا۔ ہاتھ سے جاتا رہے۔ تو میں مناسب سمجھتا ہوں آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیدیجئے۔ اس وقت میں نے عمر سے کہا۔ یہ تو بتلاؤ۔

کہ جو کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا یعنے قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا وہ تم کیسے کروگے عمر نے کہا۔ گو یہ کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا۔ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اس میں بڑی مصلحت ہے۔ پھر عمر برابر مجھ سے اس کام کے لئے بھی کہتے رہے۔ یہاں تک اللہ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا۔ اور عمر کی جو رائے تھی وہی رائے میری بھی قرار پائی۔ زید بن ثابت کہتے ہیں۔ ابوبکر نے کہا۔ تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے۔ ہم کو تیرا اعتبار بھی ہے۔ تو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا۔ قرآن سے خوب واقف ہے۔ اب تو قرآن کی تلاش کر اسکو اکٹھا کر۔ زید بن ثابت کہتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے تم ایک پہاڑ ڈھو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا۔ جتنا کہ یہ مشکل معلوم ہوا یعنے قرآن کا جمع کرنا۔ میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کروگے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابوبکر نے کہا گو آنحضرت صلعم نے یہ کام نہیں کیا۔ مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہی کہتے رہے۔ یہانتک کہ اللہ نے جیسے ابوبکر و عمر کے دل میں یہ بات ڈالدی تھی۔ میرے بھی دل میں ڈالدی میں بھی انکی رائے سے متفق ہوگیا۔ فاستبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت اخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری لم اجدھا مع احد غیرہ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حتے خاتمہ براۃ۔ ترجمہ میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں پاک پتلے پتھروں پر یا ٹھکروں پر لکھا پایا۔ کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا غرض اسی طرح جانچ کے جمع کیا۔ یہاں تک کہ میں نے سورہ توبہ کی آخری آئت ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائی۔ اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی گو یاد بہت لوگوں کو تھی) یعنے یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الاخرہ آخیر سورۃ تک پھر یہ مصحف جو زید بن ثابت نے مرتب کیا۔ ابوبکر صدیق کی وفات تک انکے پاس رہا۔ انکے بعد حضرت عمر کے پاس رہا حضرت عمر کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہ پاس تھا۔ (ترجمہ بلفظ مولوی وحید الزمان محدث حیدرآبادی صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ پ ۲۰ ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲ کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن مشکوۃ۔ باب فضائل قرآن ص ۱۲۹ جلد ۲ سنن ترمذی مترجم نولکشور ابواب تفسیر القرآن ص ۳۷۵ جلد ۲۔

۲۔ چار قاری قرآن کے تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ ۲۰

صدا۸ بکتاب فضائل القرآن باب القراء من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا کہنے لگے میں انسے اس روز سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلعم سے سنا خذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم ومعاذ وابی بن کعب۔ ترجمہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم مولی ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ واللہ اعلم ترجمہ صحیح مسلم باب فضائل عبداللہ بن مسعود۔

نوٹ:۔ حدیث بخاری سے ظاہر ہے کہ چار اصحاب قرآن دان تھے اور دیگر تمام صحابہ سے قرآن کا زیادہ جانتے تھے حضرت سالم تو بعہد حضرت ابوبکر قبل جمع قرآن جنگ یمامہ میں کام آئے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابی بن کعب بعہد حضرت ابوبکر زندہ رہے اور ان میں حضرت عبداللہ ابن مسعود وہ بزرگ ہیں جو دور آخیر قرآن شریف میں آنحضرت صلعم کیساتھ تھے اور آنحضرت صلعم حضرت عبداللہ ابن مسعود کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں قرآن شریف کو جمع کرنے کیواسطے کسی خاص غرض و مطلب کے واسطے جمع قرآن کا کام اور مشکل کام کہ حسب حکم حضرت زید بن ثابت پہاڑ اٹھانے سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے ان حضرات سے نہیں لیا اور نہ ہی حضرت علی المرتضے علیہ السلام ناطق قرآن حافظ القرآن ماہر قرآن قاری قرآن باب العلوم منبع القرآن مع علی و علی مع القرآن۔ اور قاری و حافظ قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی شامل نہ کیا بلکہ ایک نوجوان اور بالکل صاحبزادے زید بن ثابت کے سپرد کیا جنکی تمام جوانی کی امنگیں اور زندگی کی آئندہ امید بن خلیفہ صاحب کی خوشنودی مزاج پر مبنی اور موقوف تھیں۔ یہ واقعہ قرآن مروجہ کو بخاری کے نزدیک نہایت مشکوک کرتا ہے حضرت معاذ بن جبل عہد خلیفہ دوم میں فوت ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب عہد حضرت عثمان خلیفہ سوم اجماعی میں زندہ رہے اس وقت بھی قرآن شریف کے جمع و ترتیب کا سہرہ حضرت زید اور تین اور نوجوان قریشیوں کے سر باندھا اور خاندان نبوت صلعم اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معاذ جمع قرآن سے محروم کئے گئے۔ بلکہ دودھ کے تنکے کی طرح نکال کر پھینک دیے گئے نہ تو ان سے کوئی مشورہ لیا گیا اور نہ شامل کئے گئے ہاں یہ ضرور ہوا۔ کہ ان حضرات کے مرتبہ صحائف جبراً پھینکا آگ میں ہندوں کی ہولی یا نمرود کی آگ کی طرح جلا ڈالے گئے ساھ

ابن مسعود اور ابی ابن کعب کی خوب مت کی گئی۔ یہ قاری صاحبان زندگی تک دوہائی دیتے رہے کہ ہائے ہائے قرآن غارت ہو گیا۔ قرآن کم ہو گیا۔ قرآن میں تحریف ہوئی۔ ترتیب بدل ڈالی گئی۔ ہم کو جمع قرآن میں شامل نہ کیا گیا۔ یہانتک کہ ان حضرات کی تمنا تھی۔ کہ اگر ان کو امارتِ و خلافت ملتی تو وہ بھی قرآن مرتبہ حضرت عثمان کو جلا کر خاک کر ڈالتے۔ کیوں دوستو! قرآن شریف کی یہی شان تھی۔ جو حضرات اصحاب ثلاثہ نے کی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن شریف مرتبہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھا اور حضرت ابوبکر کا اور حضرت عثمان کا اور مسلمانو! غور کرو۔

نوٹ۔ استیعاب جلد اول ص۵۵۴ پر ہے زید بن ثابت کان عثمانیاً (زید بن ثابت عثمانی تھا اور عثمان سے محبت رکھتا تھا)

۳۔ حضرت عثمان کا دوبارہ قرآن بیز جمع کرانا اور باقی قرآنوں کو جلانا (حضرت انس بن مالک نے بیان کیا۔ کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمان پاس آئے وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کیساتھ آرمینیہ اور آذربیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے۔ حذیفہ اس سے گھبرا گئے۔ کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرائت میں اختلاف کیا۔ اور حضرت عثمان سے کہنے لگے (خدا کیواسطے) امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں اس امت کی خبر لیجئے۔ انکو مصیبت سے بچائیے۔ یہ سنکر حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیجدو ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر تم کو واپس کر دینگے۔ ام المومنین حفصہ نے بھیجدیا۔ حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا۔ انہوں نے اس کی نقلیں اتاریں۔ حضرت عثمان نے تینوں قریش کے لوگوں یعنے عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن سے یہ بھی کہہ دیا۔ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں جو انصاری تھے۔ قرائت میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھنا اس لئے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے۔ خیر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب مصحفوں کو تیار کر چکے۔ تو حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کا مصحف تو انکے پاس واپس کر دیا اور ان مصحفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھیجدیا۔ وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق۔ ترجمہ۔ اور اس کے سوائے جتنے

الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ ان سب کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے خارجہ ابن زید بن ثابت نے بیان کیا۔ انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے۔ اس وقت سورہ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چلا (وہ حضرت حفصہ کے مصحف میں بھی نہ تھی) اور میں نے بارہا آنحضرت صلعم کو وہ آیت پڑھتے سنا تھا۔ آخر ہم نے اسکی تلاش کی۔ کہیں تو لکھی ہوئی پائیں پھر وہ خزیمہ بن ثابت انصاری پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ ہم نے اسکو سورۂ احزاب میں لگا دیا (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب فضل القرآن۔ باب جمع القرآن۔ پ ۲۰ صہ ۱۲۲ و صہ ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان محدث)

ب۔ بخاری پ ۱۴ صہ ۱۶۔ کتاب المناقب باب نزل القرآن بلسان قریش اور بخاری پ ۱۹ صہ ۱۷۱۔ کتاب التفسیر

نوٹ: حضرت عثمان نے بھی حضرات شیخین کی طرح مہاجرین انصار صحابہ کو ترتیب و جمع قرآن شریف میں شامل نہ کیا۔ قریش کے نوجوان صحابہ کو حکم دیا۔ حضرت عثمان نے ترتیب قرآن شریف کو بدل ڈالا اور سات قرات نبوی صلعم کو مٹا کر ایک قرات مقرر کرا دی۔

ج۔ حضرت عثمان نے باقی اوراق قرآن شریف جو تبرکاً حضرات شیخین اور جناب رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے چلے آتے تھے کیوں جلا دیا۔ کیا اختلاف تھا وہ تو اصل اوراق ورقے تھے۔ کوئی سُنی صاحب ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ قرآن شریف کی نقل مطابق اصل ہے

د۔ جو مصحف حضرت حفصہ پاس تھا۔ اور وہ شیخین کا جمع کیا ہوا تھا۔ وہ زندگی بھر انکے پاس رہا۔ مروان نے مانگا۔ تو بھی انہوں نے نہیں دیا۔ انکی وفات کے بعد عبد اللہ ابن عمر سے وہ مستعار منگوایا اور جلوا ڈالا۔ اب کسی کے پاس کوئی مصحف نہ رہا (حاشیہ بخاری مترجم پ ۲۰ صہ ۱۲۳۔ کتاب فضائل القرآن از مولوی وحید الزمان محدث حیدر آبادی) ایسے اصل قرآن شریف بھی جلا دیا گیا۔ ب۔ فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ صہ ۴۲۶ مروان کا اصلی قرآن شریف جلانا دیکھو۔

ہ۔ جس طرح حضرت زید بن ثابت کو ۱/۲ ۱۴ سال کے بعد آیت ملی ممکن ہو سکتا ہے اور آیات بھی نہ ملی ہوں اور ضائع ہو گئی ہوں جب کہ کسی حافظ نے تینوں خلافتوں میں اس کی پڑتال نہ کی۔

ا۔ ثبوت حضرت عثمان کا قرآن جلانا تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع علوی کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن پ ۲۰ صفحہ ۱۲۳۔ ب۔ تاریخ اعثم کوفی ترجمہ فارسی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۴۷ سطر ۸۔ اردو صفحہ ۱۴۵۔ ج۔ روضۃ الاحباب مطبوعہ تیغ بہادر جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ د۔ مشکوٰۃ باب فضائل القرآن مترجمہ ربع ۲ صفحہ ۱۳۱ (ھ) تفسیر اتقان مطبوعہ مطبع احمدی صفحہ ۱۴۴ سطر ۱۸ (و) تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۳۰۴ سطر ۳۱۔ (ح) مظاہر الحق جلد فضائل القرآن صفحہ ۲۴۴ (ط) واشنگٹن ارونگ لیکسرز آف محمد صفحہ ۱۶۰

نوٹ۔ حضرت عثمان قرآن شریف کے جلانے اور دین اسلام کی صریح مخالفت کے باعث قتل کیئے گئے (کل تواریخ گواہ ہیں)

۴۔ ترتیب قرآن مخالف تنزیل ہے } کوئی سنی صاحب نہیں بتلا سکتا۔ کہ قرآن شریف کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق کیوں نہیں اور کیوں مخالفت کی گئی۔ قرآن شریف میں آگے پیچھے مکی اور مدنی سورتیں کیوں ہیں۔ اور مکی آیات میں مدنی اور بالعکس کیوں جڑ دیگئی ہیں۔ سنو؟

ثبوت:۔ یوسف بن مالک نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں عراق کا ایک شخص (نام نہ معلوم) آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا افسوس اس سے مطلب کسی طرح کا بھی کفن ہو۔ تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ ام المومنین ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھلایئے۔ انہوں نے کہا کیوں کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہچان لوں۔ بعضے لوگ اس کو بے ترتیب پڑھتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے۔ جونسی سورت تو چاہے پہلے پڑھ۔ جونسی سورت چاہے بعد پڑھ۔ اگر اترنے کی ترتیب پوچھتا ہے۔ تو پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری۔ اقراء باسم ربک جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے الاخر

۵۔ وحیدی فتویٰ } ا۔ صحیح بخاری مترجمہ مطبع احمدی لاہور۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب تالیف القرآن پ ۲۰ صفحہ ۱۲۶۔

ب۔ بخاری مترجم پ ۳ صفحہ ۹۴۔ کتاب الاذان۔ باب الجمع بین السورتین۔ صرف سورتوں کی ترتیب اور وجوہ قرائت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف کیا۔ آنحضرت صلعم کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی۔ اس لئے نمازی کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے

پڑھے جس سورت کو چاہے بعد پڑھے ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری پ ۲۱ صـ ۱۲۳)

۶- جناب رسول اللہ صلعم کو نسیان القرآن (ب) عن عائشہ ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمع رجلاً یقرأ من اللیل فقال یرحمہ اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا اٰیۃً کنت اسقطتھا من سورۃ کذا وکذا۔ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلادی جسکو میں فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ جلد دوم۔ باب الامر بتعہد القرآن صـ ۱۸۴ سطر آخیر)

ب۔ عن عائشہ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یستمع قرأۃ رجل فی المسجد فقال رحمہ اللہ لقد اذکرنی اٰیۃً کنت انسیتھا۔ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے۔ تب آپنے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلائی۔ جو میں بھلا دیا گیا تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ باب ایضاً صـ ۱۸۴ وصـ ۱۸۵)

ج۔ بخاری کتاب فضائل القرآن باب نسیان القرآن صـ ۳۵ وصـ ۳۶ فیض الباری ترجمہ بخاری مطبع محمدی لاہور۔

نوٹ:۔ ایمان سے بولو۔ کیا حافظ القرآن و محافظ شریعت۔ احکام خدا بھی بھول جایا کرتے ہیں۔ کیا احکام خدا کے علاوہ شریعت کوئی اور چیز بھی ہے اب سوچو کہ جب رسول اللہ ایسے بھولکڑ تھے تو خبر نہیں کتنی سورتیں اور آیتیں جو نازل ہوئی ہونگی بھول گئے ہونگے اور اس وجہ سے منشاء حق تعالیٰ کو پورا نہ کر سکے ہونگے۔ پس اس خطا میں اللہ میاں صاحب بھی اعتراض سے نہ بچے۔ کہ انہوں نے ایسے بھولکڑ کو رسول بنا کر بھیجا جو اس کے منشاء کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اور شریعت کاملہ پہنچانے کی بوجھ کی قابلیت نہ رکھتا تھا۔ پھر نبی کریم صلعم سے زیادہ حافظہ والے آپکے صحابی تھے۔ کہ وہ تو قرآن کو یاد رکھیں اور جو حامل قرآن ہو۔ اور مبلغ قرآن ہو وہ بھول جائے۔ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول و پیغمبر کو قرآن بھلا دے اور انکے سینہ میں قرآن محفوظ نہ رکھے۔ مگر ایک امتی غیر معصوم غیر نبی کو یاد رہے۔ پس ان احادیث

سے صاف ثابت ہے کہ جب تمام قرآن شریف جو نازل ہُوا۔ خود رسول اللہ صلعم کو یاد نہیں رہتا تھا تو کون سوائے کر سکتا ہے۔ کہ جامع قرآن نے اسکو مکمل جمع کیا۔ ہر گز نہیں۔ جب نبی مکرم کا نسیان بخاری کے نزدیک اس درجہ بڑھا ہوا تھا۔ کہ وہ آیات قرآنی جن کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہوئے کے آپ عہدیدار تھے۔ فراموش کر دیتے تھے۔ تو فرمایئے امکان تغیر و تبدل و سہو و غلطی بوجہ اتم ثابت ہے یا نہ۔

۷۔ قرآن شریف کی سات قرائت { قرآن شریف حسب خواہش جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سات قرات پر نازل ہُوا۔ مگر حضرت عثمان نے خلاف سنت موجودہ قرآن شریف کو ایک قرات پر کر دیا۔

ا۔ حدیث بخاری۔ حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھ کو پہلے عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا میں نے انسے کہا۔ اس میں بہت سختی ہوگی۔ میں برابر انسے کہتا رہا اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب فضائل القرآن پ ۲۰ صفحہ ۱۲۷ باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف۔

۸۔ حدیث بخاری ایک قرأت ہو گئی { حضرت انس بن مالک نے خبر دی کہ حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیتیں مصحفوں میں لکھوائیں اور حضرت عثمان نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں عربی محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھو۔ اس لئے کہ قرآن قریش کے محاورے میں اترا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب نزل القرآن بلسان قریش والعرب۔ پارہ بیسواں صفحہ ۱۲۰ سطر ۳۔ مطبع احمدی لاہور سنن ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن)۔

۹ حضرت عبداللہ ابن مسعود کا قرآن { حضرت عثمان کے زمانہ حکومت میں پانچ قرآن شریف موجود تھے۔ جنکی ترتیب اور وجوہ قرائت میں اختلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا جمع کیا ہوا قرآن مصحف ابی بی حفصہ مصحف عائشہ مصحف عثمان اور مصحف علی علیہ السلام۔

اوّل۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے شاگردوں نے اپنا قرآن حضرت عثمان کو نہ دیا اور نہ اسکو جلایا (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ٢٠ صہ ١٢٦۔ فضائل القرآن۔ مطبع احمدی لاہور)

دوم۔ ابن مسعود کا مصحف مصحف عثمانی کی ترتیب پر نہ تھا۔ نہ نزول کی ترتیب پہ (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ٢٠ صہ ١٢٧۔ فضائل القرآن مطبع احمدی لاہور) اور فیض الباری پ ٢١ صہ ٤٣ سطرہ ١٠

سوم۔ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مصحف حضرت عثمان کے مانگنے پر بھی نہیں دیا۔ لیکن عبداللہ بن مسعود کی وفات کے بعد معلوم نہیں وہ مصحف کہاں گیا (حاشیہ بخاری ایضاً پ ٢٠ صہ ١٢٣

چہارم۔ حضرت شقیق بن سلمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا۔ تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر پر کئی سورتیں خود آنحضرت صلعم کے منہ سے سیکھے ہیں۔ تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا۔ کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں اور انکے مصحف کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں۔ خدا کی قسم آنحضرت صلعم کے اصحاب کو یہ معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ میں ان سب سے افضل ہوں۔ شقیق نے کہا میں لوگوں کے حلقوں میں بیٹھا یعنے کوفہ میں اور انکی باتیں سنتا رہا ان میں کسی نے ابن مسعود کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب القراء من اصحاب النبی صلعم پ ٢٠ صہ ١٢٨ مطبع احمدی لاہور

پنجم۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے اپنے یاروں سے کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو اور جو کوئی چھپا رکھے گا۔ کوئی شے وہ لاویگا۔ اسکو قیامت کے دن و من یغلل یات بما غل یوم القیامۃ۔ پھر کہا تم مجھے کس شخص کی قرائت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو۔ میں نے تو رسول اللہ صلعم کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھی ہیں اور رسول اللہ صلعم کے اصحاب یہ جانتے ہیں۔ کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں۔ اللہ کی کتاب کو اور جو میں جانتا کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں چلا جاتا اس کے پاس شقیق نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا

ہویا انپر عیب کیا ہو۔ ف۔ عبداللہ ابن مسعود کے مصحف میں بعض بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قرأت تھی۔ انکے یاروں کا بھی مصحف انہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اسبات پر انکار کیا۔ اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا اونکے مصحف کو جلانے کے لئے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا۔ اور اپنے یاروں سے بھی کہدیا چھپا ڈالو۔ کیونکہ جو چھپاوٗگے وہ آیت کے بموجب قیامت میں لاوٗگے۔ تو تم قیامت میں قرآن لے کر آوٗگے۔ اس سے زیادہ کونسا شرف ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب من فضائل عبداللہ ابن مسعود وامہ۔ جلد ۶ صفحہ ۲۴۰ مطبع صدیقی لاہور)

ششم سنن جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔ زہری نے کہا پس خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے زید بن ثابت کے قرآن کے لکھنے کو برا جانا اور کہا اے گروہ مسلمانوں کے میں قرآن کے نسخوں کے لکھنے سے معزول کیا جاؤں اور ایک مرد اس کا والی ہو۔ قسم ہے اللہ کی میں اسلام لایا تھا۔ اس حالت میں کہ وہ ابھی ایک مرد کافر کی پیٹھ میں رہی تھا۔ ارادہ اس کا اس سے زید بن ثابت کا تھا۔ اور اسیواسطے کہا عبداللہ بن مسعود نے اے اہل عراق تم ان صحیفوں کو جو تمہارے پاس ہیں چھپا رکھو اور انکو بند رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ یعنے جو شخص بند رکھے گا۔ لاویگا ساتھ اس چیز کے جو اسنے بند رکھی ہے۔ قیامت کے دن۔ سو تم اللہ کو صحیفوں کیساتھ ملوگے (ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن تفسیر سورہ توبہ صفحہ ۲۱۲ مطبع نولکشور)

ب۔ فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ صفحہ ۴۲۵

نوٹ۔ حضرت عثمان کے قرآن جمع شدہ کے برخلاف حضرت عبداللہ بن مسعود اور انکے ساتھیوں کے پاس ایک اور قرآن تھا جو ترتیب اور قرأت وغیرہ میں بالکل مخالف تھا۔ دوم حضرت عبداللہ بن مسعود مصحف عثمانی کو صحیح و درست نہیں سمجھتے تھے اور عراق میں اپنے یاروں کو اپنا قرآن پڑھاتے رہے۔

ہفتم۔ حضرت عثمان نے مصحف ابن مسعود اور مصحف ابی بن کعب کو جلادیا اور لوگوں کو زید بن ثابت پر جمع کیا۔ جب ابن مسعود کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اہل کوفہ میں اپنا ایک نسخہ محفوظ رکھا اور کہا جو میں نے ستر سورت پڑھی ہے اور زید بن ثابت لڑکوں میں ایک لڑکا

ہے (تاریخ خمیس مطبوعہ مصر صہ ۲۴۴ سطر ۱۳ - بحوالہ فلک النجاۃ مولفہ مولوی و حکیم امیر الدین صاحب)

ہشتم - فریاد قرآن - کنز العمال جلد ۶ - فی سنن الاقوال و الافعال مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن صہ ۴۶ نمبر ۴۲۱ - کتب خانہ مولوی امیر الدین صاحب - یجیئی یوم القیامۃ المصحف والمسجد والعترۃ فیقول المصحف یا رب حرقونی و مزقونی و یقول المسجد یا رب خربونی و عطلونی وضیعونی و تقول العترۃ طردونا و قتلونا و شردونا و جثو بو کبتی للخصومۃ فیقول اللہ ذالک الی و انا اولی بذالک (الدیلمی - احمد طبرانی) یعنے روز قیامت - قرآن مسجد عترت - نبی فریاد کرینگے - قرآن کہیگا مجھ کو جلایا گیا اور پھاڑا گیا اور مسجد کہے گی یا رب مجھ کو خراب بیکار اور ضائع کیا گیا - اور عترت طاہرہ کہیں گی ہم کو جلا وطن کیا گیا ہم کو قتل کیا گیا ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا گیا جناب رسول خدا و اس کے فیصلہ کیواسطے بیٹھیں گے - اللہ تعالٰے فرمائے گا کہ میں خود اس کا فیصلہ کروں گا -

۱۰ حضرت اُبی بن کعب کا قرآن الف - اتقان علامہ سیوطی صہ ۶۴ پر ہے - وکان مصحف ابن مسعود البقرہ ثم النساء ثم آل عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی بن کعب - یعنے مصحف ابن مسعود اس ترتیب سے شروع تھا پہلے سورہ بقرہ پھر سورہ النساء پھر سورہ آل عمران تھا جو بہت کچھ اس ترتیب موجود کے مخالف تھا اسی طرح مصحف ابی بن کعب تھا - غرض اس وقت دنیا میں مصحف جناب امیر علیہ السلام مصحف ابن مسعود مصحف ابی بن کعب مصحف ام ورقہ تھے (اتقان صہ ۶۴)

ب - کتاب تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ ۲۰ صہ ۱۲۹ سطر ۱۰ - کتاب فضائل القرآن - باب القراء من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے - عن ابن عباس قال عمر ابی اقرءنا وانا لندع من لحن ابی - و ابی یقول اخذتہ من فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فلا اترکہ لشیء قال اللہ تعالٰی ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا (بخاری پ ۲۰) ترجمہ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے - انہوں نے کہا کہ حضرت عمر کہتے تھے ابی بن کعب ہم سب میں زیادہ قاری ہیں لیکن ابی جہاں غلطی کرتے ہیں اسکو ہم چھوڑ دیتے ہیں (بعضی منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) کہتے کیا ہیں میں نے تو اس آیت کو آنحضرت صلعم کے منہ سے سنا ہے میں کسی کے کہنے سے اس کو چھوڑنے والا نہیں - اور اللہ

تعالیٰ تو خود فرماتا ہے۔ ما ننسخ من آیتہ الاٰخرہ ۔

نوٹ - اگر حضرت ابی بن کعب کی قرأت کو منسوخ التلاوۃ ہی جان لیں یا منسوخ الحکم تو ہر حال میں ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا وہ اہلسنت کے نزدیک مکمل جمع نہ ہو سکا اب وہ ناقص ہے۔ اگر بقول سر سید احمد خاں صاحب آنریبل بالقابہ اس بات کو مان لیں۔ کہ ناسخ منسوخ قرآن شریف میں کوئی آیت نہیں۔ تو یہ اقوال اہلسنت تمام منسوخ التلاوۃ و منسوخ الحکم آیات کو قرآن شریف میں موجود ہونا چاہیئے تھا۔ یہ آیات کثیرہ کیوں نکالی گئیں۔ غرض بخاری کتاب کی موجودگی میں قرآن شریف مکمل ثابت نہیں ہوتا۔ آنریبل سر سید احمد خاں صاحب مرحوم بالقابہ اپنی کتاب لاجواب خطبات احمدیہ مطبوعہ فیض عام علیگڈھ صفحہ ۴۳۹ پر قرآن مجید میں آیات ناسخ و منسوخ ہونے کا بیان فرماتے ہیں :-

مسلمانوں کا اس بات پر ایمان رکھنا ایک مذہبی فرض ہے کہ خدا تعالیٰ علیم اور علام الغیوب ہے یعنی اس کو ماضی اور حال اور استقبال کا یکساں علم ہے پس اگر ناسخ و منسوخ کے یہ معنے سمجھے جاویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے حکم سابق کو کسی مابعد سے بدیں وجہ کہ اس پہلے حکم میں کچھ نقصان تھا منسوخ کر دیا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ حکم سابق کے وقت خدا تعالیٰ کی صفت علم کامل میں کچھ نقصان تھا۔ اور ایسا عقیدہ اسلام کے رو سے کفر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ علماء اسلام نے جن معنوں میں لفظ ناسخ و منسوخ کو استعمال کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں جو عیسائی و آریہ وغیرہ عالم سمجھتے ہیں بلکہ ناسخ و منسوخ کا لفظ اصطلاحاً دو چیز ذیل پر اطلاق ہوتا ہے۔ ایک نبی سابق کی ایسی شریعت پر جو دوسرے نبی کی شریعت سے تبدیل ہو گئی ہو۔ مثلاً ایک موسےٰ کی شریعت سے پہلے ایک مرد اپنی زوجہ کی حیات میں اس کی بہن یعنے اپنی سالی سے شادی کر سکتا تھا حضرت موسےٰ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی زوجہ کی زندگی میں اسکی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا لیکن اس کے مرنے کے بعد کر سکتا ہے۔ حضرت موسےٰ نے مرد کو کامل اختیار دیا تھا۔ کہ جب چاہے اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور گھر سے باہر نکال دے اس حکم کو بقول عیسائیوں کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے تبدیل کر دیا اور حکم دیا کہ مرد اپنی زوجہ کو کسی صورت سے طلاق نہیں دے سکتا جب تک کہ اس نے کسی سے زناء نہ کیا ہو۔ آنحضرت صلعم نے بھی طلاق دینے کو مرد کے اختیار میں رکھا۔ لیکن اس پر قید لگائی۔ کہ اگر بغیر کسی اشد ضرورت اور معقول وجہ کے ایسا کرے۔ تو وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوگا۔ الفاظ ناسخ و منسوخ کا استعمال

جو علماء اسلام نے شریعت سابقین کی نسبت کیا ہے۔ اور جسکا یہ منسوخ ہے وہ شریعت مراد ہے جو
شریعت نبی سابق کو غیر واجب العمل کردے۔ اور منسوخ سے وہ شریعت مراد ہے جو غیر واجب العمل ہو
گئی ہو۔ ان معنوں میں تو قرآن مجید کی آیتوں پر لفظ منسوخ کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ قرآن مجید
کے بعد کوئی ایسی شریعت نازل نہیں ہوئی۔ اور نہ نازل ہوگی۔ جو شریعت اسلام کو غیر واجب
عمل کردے۔ قولہ تعالےٰ مایود الذین کفروا من اہل الکتاب ولا المشرکین ان
ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل
العظیم ماننسخ من آیۃ اوننسہا نات بخیر منہا اومثلہا الم تعلم ان اللہ علےٰ
کل شیئ قدیر۔ (سورہ بقر آیت ۹۹ و ۱۰۰) (ترجمہ اہل کتاب جو کافر ہوئے اور مشرکین یہ نہیں
چاہتے۔ کہ تم پر تمہارے خدا کیطرف سے کوئی بھلائی اترے اور خدا خاص کرتا ہے۔ اپنی رحمت
کیساتھ جسکو چاہتا ہے اور خدا بڑی فضیلت والا ہے۔ ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا
دیتے ہیں تو اس سے اچھی لاتے ہیں یا اس کے برابر کیا تو یہ نہیں جانتا کہ خدا ہر شے پر قدرت رکھتا
ہے) مذکورہ بالا آیتوں سے کوئی ذی فہم شخص یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ انسے قرآن مجید کی ایک آیت
کا قرآن مجید کی دوسری آیت سے منسوخ ہونا پایا جاتا ہے۔ بلکہ صاف اس میں اہل کتاب کا ذکر
ہے اور اہل کتاب جو اس بات کے مخالف تھے۔ کہ انکی شریعت کے برخلاف کوئی حکم نہ ہو انکی
نسبت خدا نے فرمایا کہ ہم جن آیات یعنے حکم شریعت اہل کتاب کو منسوخ کرتے یا بھلاتے ہیں۔
اس سے بہتر یا اسی کے مانند حکم بھیجدیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس آیت سے کسی طرح یہ نتیجہ
نہیں نکلتا۔ کہ قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کرتی ہے۔ بلکہ اسکو صریح
شریعت اہل کتاب یا رسوم مشرکین سے علاقہ ہے جنکی طرف خاص اس آیت میں اشارہ کیا گیا
ہے۔ جن کی شریعت کے احکام میں شریعت محمدی سے کسی قدر کمی و بیشی ہوگئی ہے۔ قرآن
مجید اور احادیث نبوی میں ایسے احکام ہیں۔ جو امر واحد سے علاقہ رکھتے ہیں مگر وہ احکام مختلف
حالات اور مواقع پر صادر ہوئے ہیں اور جبکہ وہ حالت باقی نہیں رہتی تو وہ حکم جو اس حالت سے
متعلق تھا غیر واجب التعمیل ہو جاتا ہے اور دوسرا حکم جو حالت تبدیل شدہ کے مناسب ہو صادر
ہوتا ہے ایسی حالت میں علماء اسلام حکم اول پر منسوخ اور حکم ثانی پر ناسخ کا اطلاق کرتے ہیں مگر اس
کے یہ معنی کسی طرح نہیں ہوسکتے۔ کہ حکم اول میں کسی قسم کا نقص تھا۔ بلکہ وہ حالت خاص جس کے
واسطے وہ حکم مناسب تھا۔ باقی نہیں رہی ہے۔ اس لئے وہ حکم بھی واجب التعمیل نہیں رہتا۔ مثلاً

جب شراب پینے کے امتناع کا حکم نازل ہوا تو آنحضرتؐ نے سبز رنگ کے پیالوں کے استعمال کو
جو عرب میں بالتخصیص شراب پینے کے لئے مخصوص تھے منع فرمایا مگر جب شراب پینے کے امتناع
کا حکم عموماً سب لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ اور اس کا رواج بھی اٹھ گیا۔ اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبز رنگ کے پیالوں کے استعمال کی اجازت دیدی۔ اسی قسم کی یہ مثال ہے کہ
جب تک مسلمان مکہ میں رہے۔ جہاں کفار قریش کی حکومت تھی اور مسلمان انکے محکوم تھے اسوقت
تک انکو اپنے حکام کے ہاتھ سے ہر قسم کی تکلیفوں اور سختیوں کو صبر اور استقلال کے ساتھ
برداشت کرنیکا حکم رہا۔ لیکن جبکہ مسلمان انکی عملداری کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے گئے۔ تو
اسوقت جہاد کرنے کے احکام صادر ہوئے الخ انتھی بلفظہ زیادہ دیکھو خطبات احمدیہ از صفحہ ۲۳۱
تا صفحہ ۲۴۴ نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن شریف میں ناسخ اور منسوخ آیات ہرگز نہیں ہیں۔ پس اب فرقہ اہلحدیث
اور اہلسنت ثبوت دیں کہ جو آیات بخاری میں منسوخ بتلائی جاتی ہیں۔ یا جنکو بکری کھا گئی وہ
کہاں گئیں اور موجودہ قرآن شریف میں کیوں شامل نہیں کی گئیں۔ قرآن شریف مکمل جمع کیوں نہ ہوا

نوٹ - مولوی نور الدین صاحب احمدی اپنی کتاب نور الدین کے صفحہ ۲۲۸ پر لکھتے ہیں۔ ہمارے
قرآن نے کہیں نہیں کہا۔ کہ فلاں حکم جو فلاں آیت میں ہے۔ اب منسوخ ہو گیا ہے۔ ہمارے ہادی
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ فلاں حکم قرآنی اب منسوخ ہے الاخرہ

۱۱۔ قرآن میں تغیر و تبدل مولوی وحید الزمان صاحب نواب وقار جنگ بہادر محدث
حیدرآبادی و مترجم صحاح ستہ اپنی کتاب تیسیر الباری ترجمہ
صحیح بخاری پ ۱۹ صفحہ ۲۷ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور کے حاشیہ پر یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ابو
داؤد صحابی نے ایک شخص کو طعام الاثیم پڑھتے سنا۔ تو کہا یوں پڑھ اور طعام الفاجر۔ اس سے
یہ نکلا۔ کہ قرآن شریف میں ایک لفظ کو دوسرے ہم معنے لفظ سے بدلنا درست ہے اور اس سے
نماز فاسد نہیں ہوتی حافظ نے کہا ان کی عبارت سے تو یہ نکلتا ہے۔ کہ اگرچہ وہ لفظ ہم معنے
نہ ہو جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ مترجم کہتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر یہ تقریر درست ہوگی۔
کیونکہ انکے نزدیک قرآن صرف معنے اور مطلب کا نام ہے۔ انکے مذہب پر قرآن کے ترجمہ کو
گو وہ کسی زبان میں ہو قرآن کہیں گے اور یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے نماز میں فارسی یا اردو یا
کسی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اگر عربی زبان میں بھی پڑھنے کی قدرت ہو
انتھی بلفظہ۔

نوٹ:۔ مسلمانو! غور کرو کہ مذہب سنی قرآن شریف کی کیسی گت بناتا ہے۔ کلام الٰہی عربی چھڑا کر انگریزی۔ فارسی۔ پشتو۔ پنجابی وغیرہ زبان میں نماز میں قرآن پڑھتا ہے۔ چلو چھٹی ہوئی کون عربی یاد کرتا پھرے۔

۱۲- قرآن مکمل نہیں اہلسنت کی کتاب تفسیر اتقان شہادت دیتی ہے کہ قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔ اخرج ابن اشتۃ فی المصاحف بسند صحیح عن محمد بن سیرین قال مات ابوبکر ولم یجمع القرآن وقتل عمر ولم یجمع القرآن قال ابن اشتۃ قال بعضھم یعنی لم یقرا جمیع القرآن حفظا وقال بعضھم ھو جمع المصاحف۔ (اتقان صفحہ ۷ سطر اول جز و اول مصری)

یعنی حضرت ابوبکر مر گئے اور پورا قرآن جمع نہ ہوا۔ عمر قتل ہو گئے۔ مگر پورا قرآن جمع نہ ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مراد ہے۔ کہ پورا قرآن حفظ نہیں ہو سکا۔ مگر دوسرے کہتے ہیں۔ کہ پورا مصحف نہیں لکھا گیا۔

نوٹ:۔ حضرات شیخین کا جامع القرآن ہونا خود کتب اہلسنت سے باطل ہوا۔ اور ثابت ہوا۔ کہ سنیوں کے نزدیک موجودہ قرآن شریف مکمل نہیں ہے۔

نوٹ:۔ تحریف القرآن کا مفصل بیان تفسیر اتقان و در منثور سیوطی میں سنی صاحبان غور سے پڑھیں۔

۱۳- اعتراض شیعہ کیا انجمن صدیقی اور اس کے معاونین۔ ایڈیٹر النجم اور ملا ملتانی وغیرہ بتا سکتے ہیں۔ کہ قرآن جو سات حروف پر نازل ہوا تھا۔ وہ ساتوں حرف قرآن مشہور ہیں موجود ہیں یا نہ۔ اگر ہیں تو بتائیے اور جو بقول اصح الکتاب صحیح بخاری و فتح الباری وغیرہ جلا دیئے گئے۔ صرف ایک حرف یعنی قرآن مشہور رکھا گیا تو فرمائیے۔ اب وہ حضرت عثمان کی مزار شریف سے مل سکتے ہیں یا بعد میں ثابت کر سکتے ہیں اور جب تک وہ قرآن مشہور موجود نہ ملیں۔ تب تک موجودہ قرآن شریف غیر مکمل و ناقص ہے یا نہیں۔

۲- کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ و موطا امام مالک۔ نسائی و مسند احمد حنبل۔ و تفسیر اتقان و در منثور سیوطی جن میں قرآن کی زیادتی و کمی و تحریف و اغلاط کی روایات موجود ہیں۔ کیا یہ سب کتابیں اہلسنت کی لغو ہیں۔ اور ان لوگوں نے جھوٹ لکھا ہے؟

۳- کیوں جی توریت کہ جسکی حفاظت کے لیے سینکڑوں انبیاء بنی اسرائیل معصوم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام آئے۔ تو وہ محرف ہوا اور قرآن شریف جو بعد وفات ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کے پالے پڑ گیا جو غیر معصوم۔ جائز الخطا والنسیان معمولی مسلمان تھے اس میں آپ کے عقیدہ سے تحریف ہو ہی نہیں سکتی۔ اے سبحان اللہ۔ کیا قرآن ہی کلام خدا ہے۔ توریت۔ انجیل زبور کیا کلام اللہ نہیں۔ جن میں تحریف ہو گئی۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی کلام کا امم سالقہ میں محافظ نہ تھا۔ جس طرح یہود و نصاریٰ کے علماء نے چاہا گڑبڑ کر دی۔ کلام الٰہی کو بگاڑ دیا۔ مخلوق گمراہ ہو گئی اللہ تعالیٰ دیکھتا رہا۔

۴- جو آیات رجم و رضاعت الکبیر بی بی عائشہ کی رکھی ہوئی گھر الو بکری کھا گئی اب انکو کہاں دیکھیں۔ مسروقہ گم شدہ چیز تو ہمیشہ مل سکتی ہے لیکن بکری کے پیٹ کی چیز کہاں سے ملے گی جب بکری موجود نہیں۔

۵- جب حضرت عمر اور انکے بیٹے حضرت عبداللہ صاحب کا تفسیر اتقان میں صاف بیان ہے۔ کہ بہت حصہ قرآن شریف کا چلا گیا۔ تو ان دونوں حضرات باپ و بیٹے کو منکر قرآن کیوں نہیں کہتے۔

۶- بموجب کتب سیر فاضلہ دیباچہ احادیث التفاسیر قرآن موجودہ پر نقاط و اعراب حجاج بن یوسف نے لگائے اور اہلسنت کے نزدیک یہ شخص ملعون۔ ظالم۔ فاسق اور فاجر دشمن دین اور مرتد ہے۔ تو اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ قرآن شریف اس کے دست برد سے محفوظ رہا ہے اور تحریف لفظی و اعرابی نہیں ہوئی۔

۷- جب قرآن شریف کی سات قراءت تھیں اگر ایک قراءت پر جامع القرآن زید نے جمع کیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب تک سبعہ قراء سات قاریوں میں جوتی پیزار چلتا آتا ہے۔ اور تمام تفاسیر میں ان قاریوں کی قراءت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۸- فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت کے نزدیک قرآن شریف کے نہ من جانب اللہ اور نہ ہی متواتر کا ثبوت مل سکتا ہے۔ سنو قرآن کے من جانب خدا ہونے کی تصدیق صرف کلام پیغمبر صلعم سے ہوئی ہے اور جناب پیغمبر خدا کے صادق القول ہونے کی خبر قرآن میں ہے۔ اور یہ دور ہے اور دور باطل ہے اور جناب رسالتمآب صلعم اہلسنت کے نزدیک نبوت سے اول معاذ اللہ گمراہ۔ ظالم۔ بت پرست۔ کافر اور شرابی تھے۔ کہ سب سے اول تم لوگ اپنی کتابوں سے پیغمبر

محمد صلعم کو صادق و امین ثابت کرو۔ پھر کلام الٰہی کی تصدیق ہو جائے گی۔ (دیکھو شرح مواقف نولکشور صفحہ ۶۹۲ تفسیر کبیر جلد آخر و جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ فہد ہی اور صحیح بخاری مترجم پ ۲۰ صفحہ ۸۲-۸۱ مطبع احمدی باب و ثیابک فطہر)

۹۔ جب آپ ہمارے اعتراضات سے بچنے کیواسطے جھٹ کہدیتے ہیں کہ منسوخ التلاوۃ آیات اور اختلاف قرۃ اور شاذ و احاد ظنی ضعیف روایات سے تحریف ثابت نہیں ہو سکتی۔ تو فرمایئے۔ اگر کوئی عالم شیعہ بھی جواب کی روایت و حدیث مذہب شیعہ کیواسطے پیش کرے۔ تو اس وقت جناب کا کیوں گلا گھٹنے لگتا ہے اور کیوں نہیں مانتے جبکہ ہماری کتابوں پر لفظ اصح و صحیح کا نہیں لگایا گیا صرف اصول اربعہ ہے۔ اور آپ کی کتابیں صحاح ستہ مشہور ہیں فقط۔

بحث چہارم

خلاصۃ الکتاب سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے دگنبد کی صدا

۱۔ وجہ اول۔ اہلسنت کی معتبر و مستند کتب۔ صحیح بخاری اصح الکتاب بعد کتاب الباری صحیح مسلم وغیرہ میں صحابہ کرام سے بروایات کثیرہ و متعدد بتصریحات علمائے سنیہ ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن شریف محرف۔ مبدل۔ غیر مکمل۔ ناقص اور پر از اغلاط ہے لہٰذا انکے ہاں قابل سند و قابل حجت اور واجب العمل نہیں۔ تو صاحب صحیح بخاری و رب الباری کی موجودگی میں کوئی سنی قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب لاریب فیہ ثابت نہیں کر سکتا۔

وجہ دوم۔ کتب سنیہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو قرآن شریف منزل من اللہ ۲۳ سال کے زمانہ میں جناب رسالتمآب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ وہ تمام حضرت عثمان نے جمع نہ کرایا۔ بقول سنی۔ کئی آیات بی بی عائشہ کی بکری کھا گئی۔ کئی آیات منسوخ التلاوۃ منسوخ الحکم اور منسوخ ہو گئیں۔ کئی آیات گم ہو گئیں۔ کئی آیات پتوں پر لکھی تھیں۔ انکو اونٹ کھا گئے۔ بقول حضرت عبداللہ ابن عمر بہت سا حصہ قرآن شریف کا نکل گیا اور قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔ اس لئے ایمان سنی ناقص رہا۔ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۲۷ و صفحہ ۴۰۳

وجہ سوم۔ موجودہ قرآن شریف مصحف عثمانی کی ترتیب اور وجوہ قرأت بر خلاف منزل

الٰہی جل شانہ ہے۔ مکی اور مدنی آیات میں گڑبڑ ہے۔ مدنی پہلے اور مکی آخیر کو جو سورہ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اقرا باسم ربک الاعلےٰ۔ وہ سب سے آخیر پارے میں لگائی گئی اور مکی اور مدنی آیات سورتوں میں اکٹھی جوڑ دی گئیں۔ جس سے ترتیب مضامین اور فصاحت و بلاغت میں فرق آگیا چونکہ جامع القرآن خود حافظ القرآن نہیں تھا۔ اس لئے ایک ہی قصہ اور دو اور فرمان الٰہی کو بار بار لکھتا گیا۔ جیسا کہ قصۂ شیطان اور قصۂ حضرت موسےٰ علیہ السلام وغیرہ کئی جگہ بار بار آیا ہے۔

وجہ چہارم۔ حضرت عثمان نے ایک ہی صاحبزادے زید بن ثابت کے اعتبار پر قرآن شریف کی ترتیب کرائے اور قرائت نبوی کو مٹا دیا۔ محاورہ قریش پر قرائت قائم کی اور بار بار ایک ہی قصہ کو دہرایا۔ پارے۔ رکوع۔ اوقاف وغیرہ بعد کو بنائے گئے۔ نہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ تقسیم تھی۔ نہ حضرات شیخین کی عہد حکومت میں بسم اللہ شریف کو آیت قرآنی نہ سمجھا اور الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ کو پارہ اول سے نکال ڈالا اور پارہ اول الم ذالک الکتاب سے شروع کیا گیا۔ قرآن مجید پر اعراب حجاج بن یوسف ملعون نے لگوائی۔ اس واسطے اہلسنت کے نزدیک موجودہ قرآن شریف مشکوک ہے۔

وجہ پنجم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن شریف وہ کہاں ہے۔ اور ان کی موجودگی میں حضرت عثمان کو کیا مطلب تھا۔ کہ اپنا نیا نسخہ تیار کیا اور باقی تمام کتابت وحی۔ اوراق قرآن۔ صحیفے پارے اور ہڈیوں اور پتوں پر لکھی ہوئی آیات بینات جو جناب رسول اللہ صلعم کے زمانہ بابرکت سے محفوظ آتے تھے۔ وہ حضرت عثمان نے کیوں جلوا ڈالے ان میں کیا نقص تھا۔ اب سنیوں کے پاس کوئی معتبر شہادت موجود ہے۔ کہ جس سے ثابت ہو کہ موجودہ قرآن شریف اصلی ہے اور اس کی نقل مطابق اصل ہے۔ اگر آنحضرت صلعم و حضرات شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن موجود ہو تو نکالو۔

وجہ ششم۔ چونکہ حضرت عثمان کے زمانہ میں بنی امیہ کو اقتدار حاصل ہو گیا تھا اور بنی ہاشم و سادات کرام کے اقبال میں ضعف آگیا۔ بنی امیہ ہرگز نہیں چاہتے تھے۔ کہ خاندان نبوت اہلبیت رسالت صلعم کے مناقب و فضائل مسلمانوں میں مشہور ہوں۔ تاکہ خلافت سے ہاتھ نہ دھونا پڑے۔ اس لئے حضرت عثمان نے دیدہ و دانستہ فضائل مرتضوی اور اہلبیت نبوی صلعم کو قرآن شریف سے نکلوا ڈالا اور قرائت میں تحریف کرا دی اور جامع القرآن وہ مقرر کئے جو

دشمنان خاندان رسالت صلعم تھے (تفسیر اتقان دیکھو)

وجہ ہفتم۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اس کی جماعت۔ حضرت ابی بن کعب اور حضرت بی بی عائشہ کی حضرت عثمان سے مرتے دم تک صحیح مخالفت کی خاص وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید میں تحریف کرائی۔ بی بی عائشہ حضرت عثمان پر سب تبرا و لعن کرتی رہیں۔ آخر مہاجرین و انصار نے حضرت عثمان کو دین اسلام کی تبدیلی اور قرآن شریف کی تحریق و تحریف کے باعث قتل کیا۔ اور الاجنازہ تک نہ پڑھا۔

وجہ ہشتم۔ سنیوں کا عقیدہ و عمل موجودہ قرآن شریف کے بالکل مخالف ہے اور سنیوں کی کتب احادیث اصحاح ستہ خاصکر بخاری شریف اللہ تعالیٰ کی پاک کلام کے بالکل برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات صفاتی قرآن مجید میں اس طرح بیان فرماتا ہے۔ غور سے سنو!

الف۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب (پ البقرہ۔ ع ۲۳) ترجمہ۔ اے پیغمبر جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں کہ میں کہاں ہوں تو کہدے میں نزدیک ہوں۔ یعنی ہر جگہ حاضر ناظر ہوں۔

ب۔ لا تدرکہ الابصار۔ وھو یدرک الابصار۔ وھو اللطیف الخبیر (پ انعام ع ۱۳) ترجمہ۔ آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ مہربان ہے خبردار (دیدار خدا محال ہے) وہ لطیف ہے کثیف نہیں۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ ہم شاہ رگ سے زیادہ نزدیک ہیں۔

ج۔ ثم استوی علے العرش (پ ۱۱۔ یونس ع ۱) پھر تخت (عرش) پر غالب ہوا۔

د۔ اللہ نور السمٰوات والارض (پ ۱۸۔ النور۔ ع ۵) اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے

ہ۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب (پ ۲۵۔ الشوریٰ۔ ع ۵) ترجمہ۔ اور کسی آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے۔ مگر وحی کے ذریعے سے یا پردہ کی آڑ سے۔

و۔ لیس کمثلہ شیئ اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں۔

نوٹ: پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہر جگہ حاضر و ناظر لامکان ہے۔ اس کا دیدار مشکل ہے اللہ تعالیٰ کسی انسان سے بالمواجہ بات نہیں کرتا۔ نہ اس کو دکھائی دیتا ہے۔ وہ بے مثل بے مثال بے نظیر ہے وہ غیر مجسم ہے اس کی کوئی تشبیہ نہیں۔ مگر صحیح بخاری کی

احادیث قرآن شریف کے بالکل مخالف ہیں۔ محدثین اور مقلدین بخاری اللہ تعالےٰ کو مجسم مانتے ہیں۔

۱۔ حدیث بخاری۔ عن انس عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یلقی فی النار وتقول هل من مزید حتی یضع قدمه فتقول قط قط (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب التفسیر۔ سورۃ ق۔ پ ۲۶ صہ ۳۳ و ۳۴ باب قوله وتقول هل من مزید) ترجمہ حضرت انس نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (اس کا پیٹ نہیں بھریگا) یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دیگا۔ اس وقت کہے گی۔ بس بس میں بھر گئی۔

نوٹ۔ اس صحیح حدیث سے اللہ تعالیٰ کا قدم اور اس کا دوزخ میں جانا ثابت ہوا۔ صحیح مسلم میں بجائے قدم کے لفظ رجل کے ہیں۔ جس کے معنے بھی قدم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ حدیث بخاری۔ اللہ تعالےٰ کی پنڈلی۔ عن ابی سعید قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقه فیسجد له کل مومن ومومنة ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاءً وسمعة فیذهب لیسجد فیعود ظهره طبقاً واحداً (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب التفسیر۔ ن والقلم پ ۲۹ صہ ۷۵ باب قوله یوم فیکشف عن ساق سطر ۶) ترجمہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولیگا۔ ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھکر سجدے میں گر پڑینگے وہ لوگ رہ جائیں گے۔ جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے اور انکی نیت ریا کی تھی۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہینگے۔ لیکن انکی پیٹھ اکڑ کر تختہ ہو جائے گی۔ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی ثابت ہوئی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنا پہلو مومن پر رکھ دیگا۔ اور اس سے سرگوشی کریگا (بخاری کتاب التفسیر پ ۱۹ صہ ۲۴ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی و گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر

اٹھائیگا پانچ انگلیاں بکمل انسانی ہونیں یا حیوانی (بخاری کتاب التفسیر پ ۲۰ ص ۸ العلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ساد میں ص ۲۹۰۵ مطبع صدیقی لاہور)

۵۔ اللہ تعالٰے کی کمر۔ اللہ تعالٰے جب سب مخلوقات پیدا کر چکا۔ اس وقت رحم اٹھ کھڑا ادر پروردگار کی کمر تھام لی اللہ تعالٰے نے فرمایا ہیں کیا کرتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر الذین کفروا پ ۲۰ ص ۲۴)

۶۔ اللہ تعالٰی کا دیدار قیامت کو ہوگا (بخاری کتاب التفسیر پ ۸ ص ۱۰۱ و ۱۰۲ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۹۳)

۷۔ اللہ تعالٰے کی انسانی صورت۔ اللہ تعالٰے نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسکو ساٹھ گز بنایا (العلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص ۲۷۲ مطبع صدیقی لاہور مشکوۃ کتاب الادب۔ باب السلام۔ ربع ثالث ص ۳۱۹ امرتسری)

۸۔ اللہ تعالٰی کی کرسی۔ روز قیامت اللہ تعالٰے کرسی پر بیٹھیگا اور کرسی چرچر کرے گی جیسا کہ نیا چمڑا زین کا آواز کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالٰے کی داہنے طرف کھڑے ہونگے (مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ ربع ۴ ص ۱۷۳ سطر ۶۔ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر رفع العجاجہ عن ابن ماجہ جلد اول ص ۹۳)۔

۹۔ اللہ تعالٰے بے ریش جوان ہے۔ اور عرش پر بیٹھا ہے۔ جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے (حاشیہ بخاری مترجم پ ۳ ص ۱۰ و ص ۱۱)

۱۰۔ اللہ تعالٰے کا نزول۔ اللہ تعالٰی ہر رات آخری تیسرے حصہ میں پہلے آسمان پر اترتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پ ۵ ص ۱۴۔ کتاب التہجد باب الدعا والصلوۃ من آخر اللیل)۔

نوٹ۔ پس مذہب سنی بالکل مخالف قرآن مجید ہے اور توحید وصفات ومعرفت الٰہی سے عاری ہے جس طرح یہود اور نصارٰے اور اہل ہنود وغیرہ اللہ تعالٰی کو مجسم مانتے ہیں اور اس کی پوجا و پرستش کرتے ہیں اسی طرح مذہب سنی بھی مسلمانوں سے بت پرستی کراتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کو ایک نوجوان لڑکا خوبصورت اندام کا مانتا ہے مسلمانو اتم غور کرو اور انصاف کرو۔ کہ مذہب اسلام کا دار و مدار صرف توحید معرفت الٰہی پر ہے اسی توحید کی شناخت اور منوانے کے واسطے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ومرسلین مبعوث ہوئے۔ اسی توحید کے سکھلانے کیواسطے

جناب نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور انکی اولاد اطہار علیہم السلام نے ہزاروں تکلیفیں اٹھاکر حقیقی اسلام کو قائم کیا۔ مگر مذہب سنی وہی بت پرستی وہی شرک سکھلاتا ہے۔ تو ایسا مذہب کس طرح حق پر ہے اور کس طرح سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پہ ہے یا ہو سکتا ہے۔ موحد نہیں یہ لوگ موحد حقیقی نہیں۔ توحید مذہب سنی کی تفصیل دیکھو میری کتاب آئینہ مذہب سنی شاید راہ ہدایت یاد ہو۔

وجہ نہم۔ مذہب سنی معاذاللہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سخت توہین و ہتک و گستاخی کرتا ہے خاصکر بخاری جناب رسالتمآب صلعم کو معاذاللہ ڈاکو۔ قزاق۔ خاطی گنہگار۔ بے رعب۔ غیر مدبر۔ کم علم۔ شرابی۔ شہوت پرست۔ عورتوں کا عاشق۔ کافر۔ بت پرست۔ ظالم و جابر۔ قرآن شریف کا منکر اور غیر عامل ثابت کرتا ہے (دیکھو مفصل آئینہ مذہب سنی۔ برہان الشیعہ۔ معہ حوالہ جات بخاری و مسلم و صحاح ستہ و اخبار دُرِ نجف) چونکہ مذہب سنی میں نہ توحید نہ معرفت الٰہی ہے اور نہ ہی شان رسالت صلعم اس واسطے یہ مذہب سب سے گرا ہوا ہے اور موحد نہیں۔

وجہ دہم۔ مذہب سنی صحابہ کرام و امہات المومنین کے افعال و اعمال۔ چال چلن پر رکیک حملہ کرتا ہے۔ اور انکو منکر و مخالف قرآن شریف بناتا ہے۔ اس لئے سنی منکر قرآن ہیں (دیکھو آئینہ مذہب سنی)

وجہ یازدہم۔ مذہب سنی کے تمام فقہ کے مسائل بالکل مخالف قرآن شریف ہیں (دیکھو ظفر المبین۔ برہان الشیعہ و حقیقۃ الفقہ المحدیث)

وجہ دوازدہم۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاندان رسالت صلعم جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام سے لیکر حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام تک کی مودۃ القربےٰ کو امت محمدیہ پر فرض قرار دیتا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربےٰ اور یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے نص جلی فرماکر مومن کامل۔ و اشاعت دین اسلام منواتا ہے اور انہی دو آیات کی تفسیر و بیان میں حدیث ثقلین کتاب اللہ و عترت طاہرہ کا تمسک کرنیکے واسطے جناب رسول اللہ صلعم نص جلی فرماتا ہے۔ مگر سنی بوجہ اپنے خوتی اور احکام مصطفوی کی صریح مخالفت کرکے حضرات اصحاب ثلاثہ کو اپنے خلیفے و امام اور چار مجتہدین امام اعظم صاحب۔ امام شافعی صاحب۔ امام مالک صاحب

امام احمد حنبل صاحب کو اپنا پیشوا مانتا ہے

وجہ سیزدہم - مذہب سنی کے فرقوں کے نام یعنے اہلسنت والجماعت - اہلحدیث حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - اور صوفی قادری - سہروردی - نقشبندی - چشتی ہرگز قرآن شریف میں نہیں ملتے اور نہ ہی انکے سلسلے ثابت ہوتے ہیں - بلکہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کے منافی ہیں -

وجہ چہاردہم - مذہب سنی کی نماز - عبادت الٰہی بالکل مخالف قرآن شریف ہے دیکھو نماز شیعہ مترجم - فلک النجاہ ۱

وجہ پانزدہم - مذہب سنی نے بیت اللہ شریف - کے گرد چار مصلے برخلاف حکم قرآن شریف قائم کئے ہیں مصلیٰ حنفی - مالکی - شافعی اور حنبلی - مگر قرآنی مصلی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کو چھوڑ رکھا ہے - جس مصلے پر جناب رسول اللہ صلعم - اہلبیت کرام وصحابہ عظام نماز پڑھتے رہے ہے ۲۵ھ سے چار مصلے بدعت کھڑے کئے گئے - منکر قرآن سنی ہوں اور طعنہ شیعہ کو

وجہ شانزدہم اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں امت محمدیہ کے گروہ کا نام شیعہ اور خاص امتیازی نام مسلمین اور مومن رکھتا ہے - مگر سنیوں نے برخلاف احکام قرآن شریف اپنے نام اہلحدیث اہلسنت والجماعت - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - صوفی رکھ لیا -

وجہ ہفتدہم - قرآن شریف موجودہ یا غیر موجودہ میں حضرت ابوبکر وحضرت عمر اور حضرت عثمان کی خلافت بلافصل یا امارت یا فضیلت کا کہیں ذکر تک نہیں نہ کنائتہً نہ صراحتاً نہ اشارۃً اور نہ ہی بحکم قرآن مجید جناب سیدنا احمد مجتبےٰ و محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات ثلاثہ کو اپنی عین حیات زمانۂ نبوت میں کہیں کبھی کسی موقعہ پر مجمع عام یا خاص میں اپنا جانشین یا خلیفہ یا ولیعہد مقرر نہیں فرمایا - اور نہ ہی انکے واسطے کوئی نص صریح فرما گئے - صحابہ نے ناقص اجماع سے انکو اپنا بادشاہ مقرر کر دیا - مگر سنی مذہب ان حضرات ثلاثہ کو بلا دلیل خلفائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتا ہے اور مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ اور اس کے پاک ومقدس رسول صلعم پر جھوٹ افترا اور بہتان باندھتا ہے -

وجہ ہشتدہم - سنیوں کا یہ عقیدہ افضل الناس بعد النبی ابوبکر ثم عمر ثم عثمان - قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں کہیں نہیں ملتا - مگر سنی مذہب اسکو رکن اسلام اور جزو

ایمان جانتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

وجہ نوزدہم۔ قرآن شریف میں کہیں یہ حکم نہیں اور صحاح ستہ سنیوں میں کہیں ذکر نہیں کہ ہر مسلمان پر حضرت امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت کی تقلید شخصی واجب ہے یا سنت ہے پس سنی مخالفت کتاب اللہ و سنت کرتا ہے اور مذہب امامیہ اثنا عشریہ کو چھوڑ کر قیاسی اور بناوٹی مذہب کی پیروی کر کے جنت کا وارث بننا چاہتا ہے۔

وجہ بستم۔ قرآن شریف کا حکم ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوط پکڑو۔ اور فرقہ فرقہ مت ہو جاؤ۔ لا تفسدوا فی الارض۔ زمین میں فساد مت ڈالو۔ اور فرمان ہے ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا۔ اور اس شخص کو جو تم کو سلام علیکم کہے یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ مگر مذہب سنی مسلمان کو لڑا کر ان میں تفریق ڈالتا رہتا ہے۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ صابری۔ چشتی۔ صوفی۔ قادری۔ محمودی۔ وہابی۔ دتہ شاہی۔ نیچری۔ چکڑالوی۔ لاہوری۔ قادیانی۔ اہلحدیث وغیرہ کئی فرقے سنیوں نے کھڑے کر دیئے ہیں

اب سنی اپنے کلمہ گو ہم مشرب ہم ملت۔ ہم مذہب مسلمانوں اور مومنین موحدین محبان خاندان مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عداوت رکھتا ہے۔ انسے بانکاٹ کرتا ہے۔ انسے مقدمات بازی۔ شر و فساد کرتا رہتا ہے۔ کفر کے فتوے لگاتا رہتا ہے مسلمانوں کے ناطہ۔ رشتہ برادری۔ اخوت۔ میل جول۔ حفظ امن میں ہمیشہ خلل انداز رہتا ہے اور شیعان حیدر کرار علیہ السلام کو وہ کبھی آرام و امن سے زندگی گذارنے نہیں دیتا۔ بلا وجہ بلا قصور شیعوں پر رکیک حملہ کرتا رہتا ہے۔ اخباروں اشتہاروں۔ کتابوں و رسالوں میں جھوٹی روایات لکھ کر انکی دل آزاری کرتا رہتا ہے۔ ہر شہر ہر ملک اور ہر گاؤں میں سنی واعظ پھر کر بجائے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ان میں دشمنی و عناد پیدا کرتا ہے۔ اسلامی تواریخ گواہ ہیں کہ مذہب سنی نے کبھی بھی دنیا کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیا یہ مذہب اتفاق۔ تمدن و آسائش و حفظ امن کا سخت دشمن ہے انکے بزرگ ہمیشہ قرآن شریف کی مخالفت کرتے رہے اور جابرانہ و ظالمانہ حکومت کرتے رہے ہیں۔ مذہب سنی انسانی نسل کیساتھ پریم و محبت و اتفاق سے گذارہ کرنے کا سخت مخالف ہے۔ سنو! یزید پلید نے سنی مسلمان ہو کر مدینہ منورہ اور روضہ مطہرہ کو برباد کیا۔ اور خانہ کعبہ کو گرایا! حجاج بن یوسف سنی نے خانہ کعبہ کو آگ لگا دی اور مکہ معظمہ میں قتل عام کرا دیا۔ عبدالوہاب نجدی

سنی اور اس کے پیرو وہابیوں نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو لوٹا۔ روضۂ رسول مقبول صلعم کی بےعزتی کی اور گرایا۔ آجکل ابن سعود وہابی سنی نے اپنی فوج وہابیہ کیساتھ طائف شریف کو لوٹ کر مسلمانوں کو قتل کر کے مکہ معظمہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ غرض مذہب سنی ہمیشہ مسلمانوں کا قتل عام کرتا رہا ہے۔ اور مذہب سنی ہمیشہ سادات کرام اور ائمۂ اہلبیت علیہم السلام کا سخت جانی دشمن رہا ہے۔ اور انکو ایذا دیتا رہا ہے۔ کوئی تواریخ کوئی ہسٹری۔ کوئی قومی شہادت یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ مذہب شیعہ نے بھی کبھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر چڑھائی کی ہو یا مسلمانوں کی معابد و مساجد و عتبات عالیات یا روضۂ منورہ کو گرایا ہو۔ یا مسلمانوں کا قتل عام کیا ہو۔ یا قرآن شریف پر تیر چلائے ہوں۔ یا فرقہ اہلحدیث یا اہلسنت والجماعت کیساتھ خواہ مخواہ فساد و جھگڑا کیا ہو۔ یا مذہب شیعہ نے پیشقدمی کر کے کسی کی دل آزاری کی ہو۔ یا کسی کے مذہب پر حملہ کیا ہو۔ یا کسی پر کفر کا فتوے لگایا ہو؟ یا گورنمنٹ کی مخالفت کی ہو یا سڈیشن و ایجیٹیشن اور بغاوت میں حصہ لیا ہو۔ یا جیلخانہ کی ہوا کھائی ہو

وجہ لعنت ۲۱ ویکم۔ سنی قرآن شریف کی مخالفت کر کے نماز تراویح باجماعت پڑھتا ہے اور بدعت عمری جاری رکھتا ہے۔ اللہ تعالی کا حکم ہے۔ الطلاق مرتان۔ مگر سنی ایک دم تین طلاق دے کر عورت کو مطلقہ کر دیتا ہے اور عورت بالغہ۔ رانڈ۔ مطلقہ کا نکاح بغیر ولی کے پڑھتا رہتا ہے

وجہ لعنت ۲۲ دوئم۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین (پ ۹ اعراف ع ۲۴) ترجمہ: اے پیغمبر اپنے جی ہی جی میں عاجزی سے اور ڈر ڈر کر اور بہت زور کی آواز سے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ مگر صوفی۔ بناوٹی ولی اور فقیری کی رو سے ضربیں لگاتا ہے۔ ذکر کی ڈونڈی مچاتا ہے ریاکاری سے لوگوں کو سناتا ہے اور عورتوں کو پھنساتا ہے۔ وجد کرتا ہے۔ ناچتا ہے۔ کودتا ہے طبلہ۔ سارنگی۔ ڈھولک و طنبور کی آواز پر بدمست ہو جاتا ہے اور اللہ تعالے جلشانہ کے نام کو بگاڑ کر ال ال کا نعرہ لگاتا ہے۔ اور مکر و فریب کے گلے پھاڑتا رہتا ہے۔

وجہ لعنت ۲۳ وسوئم۔ پاؤں کا مسح کرنا۔ سنی قرآن شریف کی کھلم کھلی مخالفت کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالی عزوجل پاؤں کے مسح کرنے کا صاف حکم دیتا ہے۔ وامسحوا برؤسکم

وارجلکم الی الکعبین (پ۶ المائدہ ع ۱) اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کر لیا کرو جہاں دھویا جاتا ہے۔ اگر پانی نہ ملے تو ستھری مٹی لے کر منہ اور ہاتھوں کے مسح کرنے کا حکم ہے قولہ تعالیٰ فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ (پ۶۔ المائدہ) مگر سنی قرآن شریف کے برخلاف پاؤں دھوتا رہتا ہے۔ وہ کیوں۔ اس لئے کہ خاندان رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں کا مسح کرتا چلا آیا ہے اور حجاج بن یوسف نے قرآن شریف پر اعراب لگائے اور ارجلکم کی زیر کو زبر کر دیے اور قرآن شریف میں تحریف کر دی۔ جس سے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا چونکہ اہلبیت کرام قرآن شریف کے حقیقی مفسر و مبین ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس غسل پاؤں کے مسئلہ کو غلط قرار دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری رکھا۔ اہلسنت کی تمام تفاسیر۔ خازن۔ کبیر۔ فتح البیان معالم التنزیل وغیرہ پکار کر بتا رہے ہیں۔ کہ وضو میں دو غسل ہیں اور دو مسح ہیں اور حضرت عبد اللہ ابن عباس اور قتادہ۔ انس۔ عکرمہ۔ شعبی اور مذہب امامیہ شیعہ میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ہے اور ابن کثیر وابو عمرو اور حمزہ اور ابو بکر اور عاصم قاریوں نے ارجلکم کے لام کو زیر سے پڑھا ہے اور روسکم پر عطف ہے۔

ب۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا۔ کہ لوگ غسل کئے جاتے ہیں۔ پیروں کو اور میں کتاب اللہ میں نہیں پاتا مگر مسح کو (سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۵ وصفحہ ۱۵۲) اور جن لوگوں نے غسل کو واجب نہیں جانا انہوں نے احتجاج کیا ہے۔ قرأت جر کیساتھ اس لفظ قرآن میں وارجلکم اور وہ بروسکم کے اوپر عطف ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قرأت صحیحہ وسبعیہ مشہور ہے پس جب ثابت ہوا کہ اہلسنت کے اکثر عالم اس مسئلہ میں اہلبیت نبوی صلعم سے موافق ہیں اور اہلبیت رسالت صلعم ہی قیم و مفسر و عامل و حامل قرآن و اولو الامر ہیں اور مطابق حدیث ثقلین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی۔ یہی پیشوا اور امام و رہبر ہیں۔ تو جو یہ حکم فرما دیں وہی شریعت وہی اسلام ہے پس مسح کرنا حکم خدا اور عمل آئمۃ الہدیٰ سے ثابت ہوا۔ مگر سنی حجاج بن یوسف ملعون کی پیروی کر کے قرآن شریف اور اہلبیت رسالت صلعم کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس مذکورہ بالا وجوہات سے ثابت ہوا کہ حضرات اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کا ایمان قرآن شریف پر شبہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے (حیات باقی ملاقات باقی) وماعلینا الا البلاغ المبین

ے جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی!

(حررہ ڈاکٹر صابر علی عفی عنہ)

تفسیر ابن کثیر برحاشیہ تفسیر فتح البیان صفحہ ۲۹۹

ص۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۷۔ تفسیر کبیر ج ۳ صفحہ ۴۶۔ عینی شرح بخاری۔ فتوحات مکیہ ابن عربی۔ رد تحقیق تفسیر دار قطنی صفحہ ۲۵۔ مسند امام احمد حنبل جلد ۱۔ صفحہ ۵۹ و در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۶۲

ضمیمہ لاثانی

اعتراضات ملا ملتانی و جوابات حقانی

اس میں حقیقت مذہب شیعہ کے قرآنی حصہ کے اعتراضات کا جواب باصواب ہے

۱۔ اعتراض ملا ملتانی ۔ کتاب کافی کلینی ۔ فضل القرآن ص۶۷۱ مطبوعہ نول کشور عن ہشام بن سالم عن ابی عبداللہ علیہ السلام ۔ قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ ۔ ترجمہ ہشام بن سالم روایت کرتے ہیں ۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل جو قرآن مجید حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تھے ۔ اس میں سترہ ہزار آیات تھیں الخ اور قرآن مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آیتیں ہیں اور موافق روایات شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے دیکھو حقیقت مذہب شیعہ ص۳ روایت نمبر (۱)

جواب صائب ۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے ۔ صرف آپ صاحبان کی آیات کے شمار کی غلطی ہے ۔ شمار بصری اور کوفی آیات میں اختلاف ہے ۔ پھر اگر آپ اپنی منسوخ التلاوۃ اور منسوخ الحکم اور ناجمع شدہ آیات کو جنکو بکری کھا گئی اور جو جلائی گئیں یا جنکو بقول بعض دیمک چاٹ گئی ۔ یا اونٹ کھا گئے ۔ یکمل جمع کریں ۔ تو ستر ہزار سے زیادہ ہوتی ہیں اور چھ ہزار اور کئی سو آیات کا ثبوت آپکے ذمہ ہے ۔ کہ یہ میزان کل اللہ تعالے کا لگایا ہوا ہے ۔ یا آپکے رسول مقبول صلعم نے بتایا ہے ۔ یا خلفاء راشدین نے یہ میزان جتلایا ہے ۔ یہ تعداد چھ ہزار آپکو کس نے بتلائی ہے ۔ اختلاف تعداد آیات و سور تہائے وغیرہ دیکھو اتقان جلال الدین سیوطی مصری ص۶۶ و ص۶۶ و ۶۹ و ۷۰ ۔

۲۔ اعتراض ملا ملتانی ۔ عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الی ابو الحسن علیہ

السلام مصحفاً وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ وقرأت فیہ۔ لم یکن الذین کفروا فوجدت فیہا اسم سبعین رجلاً من قریش باسمائھم واسماء ابائھم قال فبعث الی ابعث الی بالمصحف الخ۔ ترجمہ احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ مجھے ایک قرآن حضرت رضا علیہ السلام نے دیا اور حکم دیا کہ اس سے نقل مت کرنا۔ سو میں نے اس کو کھولا اور سورۃ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کی۔ اس سورہ میں ستر قریشیوں کے نام مع ولدیت کے۔ پس امام صاحب نے کہلا بھیجا کہ وہ قرآن مجھے واپس بھیجدو الخ (حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول صفحہ ۳۳-۳۴)

جواب صابر۔ یہ حدیث مجہول و منفصل و منقطع ہے۔ اصول حدیث کیموافق قابل حجت نہیں۔ دیکھو اسناد علی بن محمد عن بعض اصحابہ۔ درمیان سے آدمی ساقط ہیں۔ دوم۔ اسکو صحیح بھی مان لیں تو بھی اسی کے موافق حدیث دیکھو تفسیر معالم التنزیل بغوی تحت یحذر المنافقون متفقہ اور مشترکہ روایات پر اعتراض کرنا منصف مزاج و محقق اور صاحب ایمان کا کام نہیں۔

۳۔ اعتراض ملا ملتانی۔ ملا محمد باقر مجلسی حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۴۲ مطبوعہ نولکشور میں بایں طور لکھتے ہیں کہ در احادیث وارد شدہ کہ ثلث قرآن در فضائل الشان اہلبیت و ثلثے در دشمنان ایشاں و در بعضے از روایات ربع وارد شدہ اور اسی کے قریب صاحب کلینی اصول کافی صفحہ ۶۶۵ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۴۲ روایت سوم)

جواب صابر۔ یہ بھی متفقہ اور مشترکہ روایت ہے۔ دیکھو کتب اہلسنت والجماعت جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے۔ پس اس کا ایک ربع یعنی ¼ حصہ ہماری شان میں ہے اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے اور ایک ربع میں قصص و امثال ہیں۔ اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں۔ اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیتیں ہیں (ارجح المطالب کتاب سنی المذہب باب دوم صفحہ ۵۶ اور اصول کتاب شیعہ صفحہ ۶۶۹)

۴۔ اعتراض ملا ملتانی۔ کتاب اصول کافی شیعہ صفحہ ۲۶۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نزل جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھذہ الآیۃ

ھکذا انزلت یایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا فی علی نورًا مبینا۔ پس اس قرآن موجود میں یہ نام نہیں ملتا (حقیقت مذہب شیعہ صہ ۴ روایت نمبر ۴)

جواب صابر۔ اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے۔ دیکھو رجال کشی صہ ۲۴۷ اور رجال نجاشی صہ ۲۳۰۔ اسناد حدیث یہ ہیں۔ عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ پس یہ روایت قابل سند نہ رہی۔

الف۔ قال حمدویہ کتبت احادیث محمد بن سنان عن ایوب بن نوح وقال لا استحل ان اروی احادیث محمد بن سنان (رجال کشی صہ ۲۴۷)

ب۔ وھو رجل ضعیف جدا لا یعول علیہ ولا یلتفت الی ما تفرد بہ لا احل لکم ان تروو احادیث محمد بن سنان (رجال نجاشی صہ ۲۳)

۵۔ اعتراض ملا ملتانی۔ کتاب اصول کافی شیعہ صہ ۲۶۳ من ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما۔ ھکذا انزلت الخ۔ یعنے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی لیکن اس قرآن میں فی ولائۃ علی والائمۃ من بعدہ ہرگز نہیں ہے (ایضا صہ ۴)

جواب صابر۔ اس حدیث میں علی بن اسباط فطحی مذہب کا راوی ہے۔ جو مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک مردود ہے (دیکھو رجال کشی صہ ۳۴۸)

کان علی بن اسباط فطحیا۔ یا مذہب فطحیہ مذہب اثنا عشری نہیں ہے۔

۶۔ اعتراض ملا ملتانی۔ کتاب شیعہ اصول کافی کلینی صہ ۲۶۳ عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ انزلت فی الولائۃ الخ۔ پس حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح پر نازل ہوئی۔ لیکن اس قرآن موجودہ میں اب کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم نہیں ہے (حقیقت مذہب شیعہ صہ ۴ روایت نمبر ۶)

جواب صابر۔ اس حدیث میں محمد بن سلیمان ضعیف ہے (دیکھو رجال نجاشی صہ ۲۵۔ اس لئے قابل سند و حجت نہ رہی۔ محمد بن سلیمان بن عبد اللہ دیلمی ضعیف جدا لا یعول علیہ فی شئی (رجال نجاشی صہ ۲۵ مطبوعہ بمبئی۔

۷۔ اعتراض ملا ملتانی۔ اصول کافی صفحہ ۲۶۳ و ۲۶۴۔ عن جابر قال نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ اس قرآن میں علی کا نام نہیں ہے (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۵ روایت نمبر ۷)

جواب صابر۔ اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے دیکھو رجال کشی صفحہ ۲۴۷ استحل ان اروی احادیث محمد بن سنان ہو رجل ضعیف۔ رجال نجاشی صفحہ ۲۳۰

۸۔ اعتراض ملا ملتانی۔ اصول کافی صفحہ ۲۶۶ امام جعفر صادق علیہ السلام قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ وھذا عن ابصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع ثم قال واللہ نزل بھا جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس قرآن میں بولایۃ علی موجود نہیں (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۵ روایت نمبر ۱)

جواب صابر۔ حدیث قدسی بولایۃ علی تفسیر و شان نزول پر محمول ہے۔ دیکھو مرآۃ العقول۔ اگر تسلی و تشفی نہ ہو۔ تو اس حدیث میں محمد بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔ جو قابل حجت نہیں۔ دیکھو رجال نجاشی صفحہ ۲۵

۹۔ اعتراض ملا ملتانی۔ کتاب اصول کافی صفحہ ۲۶۸ عن حمزہ عمن اخبرہ قال قراء رجل عند ابی عبد اللہ علیہ السلام قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون فقال لیس ھکذا ھی انما ھی والماموںون۔ فنحن المامونون۔ یعنی امام صاحب کے سامنے ایک شخص نے آیت فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون پڑھی۔ امام صاحب نے فرمایا۔ اس طرح نہیں بلکہ یوں ہے المامونون اور مامونون ہم لوگ ہیں۔ پس یہاں بھی تحریف ثابت ہوئی (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۵)

جواب صابر۔ صرف اختلاف قرأت ہے اور معانی میں فرق نہیں پڑتا۔ ایسا اختلاف لفظی قرأت صحاح ستہ و تفاسیر مروجہ اہلسنت والجماعت کے ہاں ہزاروں میں ہے۔ پھر یہ حدیث مجہول ہے۔ کیونکہ عمن اخبرہ میں راوی کا نام نہیں۔ نہ معلوم وہ راوی کیسا تھا۔ اس لئے اصول حدیث کے مطابق یہ حدیث بھی قابل حجت نہیں ہے۔

۱۰۔ اعتراض ملا ملتانی نامہ نگار اہلحدیث اخبار امرتسر۔ مورخہ ۲۶

ستمبر ۱۹۲۴ء جلد ۲۲ نمبر ۴۴ صٹ کالم اوّل اخبار اہلحدیث - وجہ سوئم یہ کہ آئمہ شیعہ نے صاف بنادیا ہے کہ ہم شیعہ جناب امیر علیہ السلام کا قرآن پڑھتے ہیں - جو کوئی ہماری قرات یا قرآن کو چھوڑ کر دوسرے قرآن کو تلاوت کریگا وہ گمراہ ہے - اصول کافی میں ہے کہ کسی شخص نے امام معصوم سے شکایت کی کہ ابن مسعود صحابی آپکی قرائت کے برعکس پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ابن مسعود قرآن کو ہماری قرائت کے موافق نہیں پڑھتا تو وہ گمراہ ہے - ربیعہ نے کہا کہ حضرت ایسے جلیل القدر صحابی کو آپ کیوں گمراہ کہتے ہیں - امام نے کہا واقعی گمراہ ہے اس لیے کہ ہم اپنے باپ کا قرآن پڑھتے ہیں - اور وہ نہیں پڑھتا -

جواب صاہر - لعنۃ اللہ علے الکاذبین - اللہ تعالیٰ اس نامہ نگار اہلحدیث کو ہدایت دے کہ وہ جھوٹ افترا اور غلط بیانی سے باز رہے - نامہ نگار ملتانی غلط ترجمہ کرنے مغالطہ اور فقروں کی کاٹ چھانٹ کرنی اور تحریف میں مشاق ہے - صرف مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ پاک مذہب کی مخالفت میں اس نے اپنے انصاف و دیانت کو بالائے طاق رکھا ہے یہ ملتانی کچھ لکھتا ہے اور حدیث کے الفاظ کچھ ہیں سنو اصل حدیث - محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن عبد اللہ بن فرقد والمعلی بن خنیس قالا کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام ومعنا ربیعۃ الرائے فذکرنا فضل القرآن فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان کان ابن مسعود لا یقرء علی قرائتنا فھو ضال فقال ربیعۃ ضال فقال نعم ضال ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما نحن فنقرء علی قرائۃ ابی (اصول کافی صٹ حدیث اخیر - نول کشور) ترجمہ - عبد اللہ بن فرقد اور ابن خنیس سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تھے اور ہمارے ساتھ ربیع بھی تھا - ہم نے فضایل قرآن شریف کا ذکر کیا - جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا - اگر عبد اللہ بن مسعود ہماری قرائت کے موافق نہیں پڑھتا تھا - تو گمراہ تھا - ربیعہ نے کہا وہ گمراہ امام علیہ السلام نے فرمایا - ہاں گمراہ پھر جناب امام علیہ السلام نے فرمایا ہم ابی بن کعب کی قرائت پر پڑھتے ہیں - (صافی شرح کافی)

نوٹ :- نامہ نگار ملتانی کی غلط بیانی دیکھئے - کہ ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں کتنی ایمانداری برتی ہے اور یہ لوگ ہمیشہ شروع ہی سے حق کو چھپاتے آتے ہیں - اور جھوٹ و باطل کو فروغ دے کر گلٹی و مصنوعی اسلام پیش کرتے آتے ہیں - قرائت کا ترجمہ قرآن اور

ابی ابن کعب) کا ترجمہ اپنے باپ کا قرآن لکھدیا اور امام معصوم علیہ السلام کی کلام کو بگاڑ دیا
ب۔ پھر نامہ نگار ملتانی کی تاریخ دانی پر غور فرمائیں۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود صحابی کب تک زندہ رہا۔ کیا اس نے جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ پایا
بھی ہے یا نہیں (دیکھو تقریب التہذیب) پھر اس علمی لیاقت اور تاریخی واقفیت اور افترا
پردازی پر وہ علماء کرام شیعہ سے مقابلہ کر بیٹھتا ہے۔ کاش کہ جھنگ مگھیانہ کی اسلامی پبلک
اور وکلا اور رؤسا ہماری بحث کو بند نہ کرتے۔ تو ملتانی صاحب کے لایعنی معلوم ہو جاتے

۱۱۔ **اعتراض ملا ملتانی**۔ کتاب فروع کافی یعنی روضہ صفحہ ۹۱ میں ہے کہ امام موسےٰ
رضا علیہ السلام نے اپنے مرید سوید کو بطور نصیحت جواباً قید خانہ میں باین مضمون خط لکھا۔ اور
فرمایا۔ ولا تلتمس دین من لیس من شیعتک ولا تحبن دینہم فانہم الخائنون
الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتہم وتدری ما خانوا اماناتہم ائتمنوا
علی کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ الخ یعنے تو انکا دین تلاش مت کر۔ جو لوگ تیرے شیعہ نہیں
ہیں اور نہ ہی تو انکے دین کی محبت کر۔ کیونکہ وہ لوگ خیانت کرنیوالے ہیں۔ جن لوگوں نے خدا
اور رسول کی خیانت کی اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت کی۔ کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ کس طرح
امانتوں میں خیانت کی۔ وہ خدا کی کتاب پر امین بنائے گئے تھے۔ پس انہوں نے خدا کی کتاب
کو تحریف کر دیا اور بدل ڈالا۔ الخ (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۶)

تحریف کا جواب۔ جناب ملا صاحب اور انکے ہم خیال صاحبان۔ جہاں کہیں لفظ
تحریف و تبدیل۔ حرفوہ بدلوہ وغیرہ اصول کافی وغیرہ کتب احادیث امامیہ میں آیا ہے۔ اس سے
مراد تحریف معنوی و تبدیل احکام الٰہی ہے۔ سلطنت بنی عباس کا دور دورہ ہے۔ تیسری صدی
ہجری ہیں مامون الرشید ابن خلیفہ ہارون الرشید عباسی بادشاہ اسلام کی حکومت و بادشاہت
ہے۔ دین اسلام میں سینکڑوں بدعات جاری ہیں اسلام اب وہ حقیقی اسلام نہیں رہا۔ اب
شاہی اسلام بنا ہوا ہے اور موم کے ناک کی طرح جدھر چاہا ادھر پھیر لیا محدثین و مفسرین و
مورخین۔ مجتہدین اہلسنت منشاء حکومت پر چلکر فتاوے جاری کرتے ہیں۔ شاہی رنگ میں
رنگے ہوئے ہیں۔ شراب کی گرم بازاری ہے۔ فتاویٰ قاضی ابو یوسف شاگرد امام اعظم صاحب
حنفی قاضی القضاۃ و شیخ الاسلام جاری ہیں۔ جنہوں نے ہارون الرشید پر انکے باپ کی مدخولہ
کنیزک یعنے سوتیلی والدہ کو ایک لاکھ درہم لے کر حلال کر دی تھی (تاریخ الخلفا سیوطی الکتاب

اللہ و سنت پر عمل نہیں۔ اجتہادی و قیاسی مسائل فقہ کے احکام جاری ہیں اور دین اسلام کے حقیقی وارث۔ مامور من اللہ حجۃ اللہ پاک و معصوم سیدنا امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ و السلام قید خانہ میں قید ہیں۔ انکا خادم و مرید سوید جناب امام علیہ السلام سے ایسے پر آشوب و پر فتن زمانہ سے بچنے کے واسطے حکم امام دریافت کرتا ہے۔ جناب حجۃ الانام امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تو سوائے اپنے فرقہ شیعہ کے ان لوگوں سے نہ مسائل پوچھ نہ میل ملاقات کر کیونکہ ان مجتہدین و محدثین خوارج و نواصب نے دین اللہ و احکام و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بگاڑ دیا اور خیانت کی اصلی احکام چھپا دے۔ ان لوگوں کے پاس اللہ کی کتاب تھی۔ اسکو چھوڑ کر اسکے معانی و مطالب و مفہوم میں تحریف کی تغیر و تبدل کیا اور اپنے من گھڑت مسائل جڑ دئیے کتاب اللہ و سنت کو چھوڑ کر فقہ و قیاس جاری کر دیا۔ اسی طرح یہودیوں نے بھی توریت شریف کے مطالب و مفہوم کو بدل دیا تھا۔ اور غلط معنے بتائے تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ۵۔ النسا) یہود میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو الفاظ کو انکی جگہ یعنے اصلی معنوں سے پھیر دیتے ہیں (ترجمہ مولوی نذیر احمد حمائل شریف صـ ۱۳۲)

ب یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ۶۔ المائدہ ع ۶) ترجمہ توراۃ کے لفظوں کو انکی جگہ یعنے اصلی معنوں سے پھیر دیتے ہیں صـ ۱۷۲

ج۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (پ۶۔ مائدہ ع ۹) ترجمہ۔ احکام توراۃ مثلاً حکم سنگساری کے الفاظ کو انکے ٹھکانے یعنے معنے متعین ہوئے پیچھے جگہ سے بے جگہ کر دیتے ہیں (حمائل نذیری صـ ۱۸۰)

د۔ افتطمعون ان یؤمنوا لکم و قد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ و ھم یعلمون (پ۱۔ البقرہ۔ ع ۹۔ حمائل نذیری صـ ۱۷) ترجمہ مسلمانو! کیا تم کو توقع ہے کہ یہود تمہاری یہ بات تسلیم کر لیں گے اور انکا حال یہ ہے۔ کہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہو گذرے ہیں۔ کہ کلام خدا سنتے تھے پھر اس کے سمجھے پیچھے دیدہ و دانستہ اس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے۔

نوٹ۔ پس ثابت ہوا کہ کلام اللہ کی تحریف سے تحریف لفظی مراد نہیں بلکہ تحریف معنوی ہے۔

دوئم۔ فیصلہ آئمۃ المعصومین علیہم السلام۔ سنی مسلمانو!۔ اہلحدیث دوستو۔ حنفی

مولویو سنو! جس طرح تفسیر القرآن بالقرآن ہوتی ہے۔ اسی طرح تفسیر الاحادیث بالاحادیث بھی ہے اور ہمارے پاک اماموں نے اس کا فیصلہ ہی کر دیا ہے۔

الف کتاب فروع کافی جلد سوم۔ کتاب الروضہ صـ۲۶ پر رسالۃ ابی جعفر الی سعد الخیر میں ہے۔ قال کتب ابو جعفر علیہ السلام الی سعد الخیر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد فانی اوصیک بتقوی اللہ فان فیہا السلامۃ (الی ان قال) وکل امۃ قد رفع اللہ عنہم علم الکتاب حین نبذوہ وولاہم حین تولوہ وکان من نبذہم الکتاب ان اقاموا حروفہ۔ وحرفوا حدودہ (الی ان قال صـ۲۷ سطر۲) من ھذہ الامۃ الذین اقاموا حروف الکتاب وحرفوا حدودہ الاخرۃ۔ ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد الخیر کیطرف خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد ازاں واضح ہو کہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کیساتھ تقوے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ اس میں ہلاکت سے سلامتی ہے (پھر فرمایا) ہر امت سے اللہ تعالےٰ نے علم کتاب کو اس وقت اٹھا لیا ہے جب کہ امت نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈالدیا۔ اور اللہ نے انکے تولا کیا۔ جبکہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ سے تولا کیا اور کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈالدیا۔ کہ حروف کتاب کو تو قائم رکھا۔ مگر اس کے احکام اور حدود کو بدل ڈالا (پھر فرمایا صـ۲۷ سطر۲) اور اس امت محمدیہ میں سے عالموں نے کتاب اللہ کے حروف کو تو قائم رکھا اور انکو نہیں بدلا مگر انکے احکام و حدود کو بدل ڈالا۔

نوٹ۔ پس صاف ثابت ہوا کہ تحریف کتاب اللہ سے مراد جناب امام علیہ السلام کی مراد تحریف معنوی و تبدیلی احکام الٰہی ہے۔ سو یہ بالکل بات سچ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف تو زمانہ حضرت عثمان میں جمع ہو چکا تھا اور اس زمانہ سے لیکر آج تک سوائے اعراب کے باقی غیر محرف و غیر مستبدل چلا آتا ہے اور مسلمانوں میں رائج ہے۔ اس قرآن شریف کے حروف والفاظ تو نہ بدلا سکے مگر محدثین و مفسرین اور مجتہدین نے قرآن شریف کے معانی و مفہوم کو بدل دیا اور کایا ہی پلٹ دی۔ یہ تو عقل بھی نہیں مانتی کہ ائمہ معصومین علیہم السلام سلطنت بنی امیہ اور بنی عباس میں مبعوث ہوں اور اس زمانہ میں قرآن شریف تمام ممالک میں موجود ہوں اور اس کے مفسر و محافظ ہزاروں ہوں۔ اور جناب انکی طرف مخاطب ہو کر فرما دیں کہ ان لوگوں نے قرآن میں لفظی تحریف کر دی۔ ہرگز نہیں بلکہ تحریف معنوی مراد ہے۔

سوم۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام صـ۶۱ پر ہے کہ

جناب امام نے فرمایا جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوجائے گی۔ اور بہت سے لوگ جو ول سے ایمان لائے تھے مرتد ہوجائیں گے اور قرآن کی تاویلات میں طرح طرح کی تحریفیں کریں گے اور اس کے معنوں کو بدلیں گے اور الٹے الٹا پلٹا مطلب نکالیں گے۔

چہارم۔ اسماء الرجال کشی صـ۹۳ پر ہے ان الناس لعد النبی علیہ السلام رکب اللہ بہ سنتہ من قبلکم فغیروا و بدلوا وحرفوا وزادوا فی دین اللہ ونقصوا فیہ۔ ترجمہ تحقیق بعد وفات حضرت آیات نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے طریقے پر چلایا۔ جو تم سے آگے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ) ان لوگوں (امت محمدیہ کے عالمان دین یعنی خوارج ونواصب) نے اللہ تعالےٰ کے دین میں تغیر وتبدل کیا۔ معانی بدل دیئے دین میں زیادتی کی اور دین اسلام میں سے نقصان کر دیا۔

نوٹ:۔ پس مذکورہ وجوہات سے صاف ثابت ہوا۔ کہ لفظ تحریف سے تحریف معنوی مراد ہے۔ ملا ملتانی کا دعوے ودشمس ہوا۔ انجمن صدیقی جھنگ شہر کے مولوی صاحب بد ہوائی اہلحدیث نے کیسی ایمانداری و دیانت برتی کہ امام معصوم کی کلام کی تحریف علانیہ کر دی۔ کہ الفاظ کو مقدم و موخر کر کے حرفوا کتاب اللہ وبدلوہ بنا دیا اور کافی رجال کشی صـ۹۳ کا حوالہ غلط لکھ دیا۔ اور ایک پاک و معصوم امام پر افترا و بہتان باندھا ؎

چوں قلم در دست غدارے بود ۔۔۔ لاجرم منصور بردارے بود

اسلامی دنیا میں کوئی منصف مزاج اور محقق مسلمان صاحب تقویٰ و ایمان ہے۔ جو اس اہلحدیث مولوی سے پوچھے۔ کہ حرفوا کتاب اللہ وبدلوہ کی عبارت کہاں ہے اور کیوں دیدہ دانستہ دھوکا دیا گیا اور اپنے مذہب کو بدنام کیا۔

پنجم۔ اگر ملا ملتانی صاحب دلائل قرآنی و احادیث و اقوال آئمۃ المعصومین کو اپنی ضد وہٹ دھرمی سے نہ مانیں اور مرغی کی ایک ہی ٹانگ کہی جائیں۔ تو لیجیے ہم فیصلہ کر دیتے ہیں کہ ملا ملتانی کی یہ حدیث کتاب روضہ کافی صـ۶۱ خط امام رضا علیہ السلام والی ضعیف ہے۔ اور اصول حدیث کے مطابق قابل حجت و عمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں سہل بن زیاد ابو علی الادمی الرازی ضعیف غالی اور کاذب ہے۔ کان ضعیفاً فی الحدیث غیر معتمد فیہ وکان احمد بن محمد بن عیسےٰ یشہد علیہ بالغلو والکذب (اسماء الرجال نجاشی مطبوعہ بمبئی صـ۱۳۲)

ششم۔ تفسیر صافی مطبوعہ طہران صـ۱۳ سطر ۹ پر ہے ان بعض المحدثات کان

من قبیل التفسیر والبیان ولم یکن من اجزاء القرآن فیکون التبدیل من حیث المعنی ای حرفوه وغیروه فی تفسیره وتاویله۔ ترجمہ بعض محذوفات تفسیر اور بیان کے طور پر تھے اور وہ قرآن کے جزو نہ تھے بلحاظ معنے انکی تبدیلی واقع ہوئی جیسا کہ حرفوہ وغیرہ لوگوں نے تحریف کی اور بدل ڈالا اس کا مطلب یہ ہے کہ انکی تفسیر اور تاویل کو بدلا۔

۱۲۱۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرف ہے۔ اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ تو ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ فروع کافی والانصاف۔ (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۱۳)

الجواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جب تک آپ فروع کافی سے یہ الفاظ نہ دکھلائیں گے اور مشتہر نہ کریں گے آپکی معلوم آپ پر وارد رہے گی۔ آپ صاحبان کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ غلط حوالہ جات اور غلط عبارت لکھ کر الفاظ کو توڑ پھوڑ کر مذہب امامیہ پر افترا و بہتان باندھتے ہیں۔ ملا صاحب ایمان کو مد نظر رکھو۔

۱۲۳۔ اعتراض ملا ملتانی۔ عقیدہ ۳۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن کے پڑھنے سے کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہو گی۔ اصول کافی صفحہ ۶۲۰ (حقیقت مذہب شیعہ صفحہ ۱۴)

الجواب۔ ملا صاحب ہوش سنبھالو۔ اس کا یہ مطلب و مفہوم نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے مسلمان قاری کے والدین کی عذاب میں تخفیف ہو گی۔ اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔ یہ مذہب شیعہ میں شان و عظمت قرآن عظیم الشان دکھلائی گئی اور آپ صاحبان کو شرمندہ کیا گیا ہے۔ جو کہتے ہو کہ شیعہ منکر قرآن ہیں۔ کیوں صاحب یہ تو بتلاؤ۔ کہ ایک کنجری زانیہ عورت ایک کتے کو پانی پلانے سے بہشت میں داخل ہو گئی۔ تو کیا قرآن شریف کی یہی عزت ہے۔ کہ قاری کے والدین کی عذاب میں تخفیف نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے جسکو چاہے بخشدے حدیث مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن الفصل الثانی صفحہ ۱۰۹ سطرہ مطبوعہ امرتسر ربع ۲ میں ہے۔ عن معاذ الجہنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم من قرء القرآن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بھذا (رواہ احمد وابوداؤد) ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کہ قرآن پڑھے اور اسپر عمل کرے تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ کہ اس کی

روشنی آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی۔ جو دنیا کے گھروں میں دھوپ ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کیساتھ کیا گمان ہے جس نے قرآن کیساتھ عمل کیا

نوٹ۔ اس حدیث سنی میں والدین کی کوئی تخصیص نہیں خواہ وہ مومن ہوں یا کافر مومن والدین تو خود جنتی ہونگے شان قرآن تو یہ ہے کہ کسی مومن کے کافر والدین کے عذاب میں تخفیف کر دی۔

۱۴۲۔ اعتراض سنی۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئس ما اشتروا به انفسهم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا (اصول کافی۔ کتاب الحجۃ ص۲۶۳ نزل کشور) قرآن مجید موجودہ میں فی علی نہیں ہے۔

جواب شیعہ۔ اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے دیکھو رجال کشی ص۳۲۲ رجال نجاشی ص۲۳۰۔

۱۴۳۔ مصحف علی علیہ السلام۔ کتاب اصول کافی کلینی، کتاب فضائل القرآن، باب النوادر ص۶۷۱ سطر ۴ پر ہے۔ محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن عبد الرحمن بن ابی ہاشم عن سالم بن سلمة قال قرأ رجل علی ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا استمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأها الناس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن هذه القرائة اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرأ کتاب اللہ عزوجل علی حده واخرج المصحف الذی کتبه علی علیہ السلام وقال اخرجه علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منه وکتبه فقال لهم هذا کتاب اللہ عزوجل کما انزله اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جمعته من اللوحین فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فیه القرآن لا حاجة لنا فیه۔ فقال اما واللہ ما ترونه بعد یومکم هذا ابدا۔ انما کان علی ان اخبرکم حین جمعته لتقرءوه انتهی بلفظہ۔ ترجمہ۔ سالم بن سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس قرآن پڑھا۔ اور میں نے ایسے حروف سے قرات سنی۔ جو عام لوگ اس کو نہ پڑھتے تھے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس قرأت سے باز رہو ویسا ہی پڑھا کرو جیسا کہ عام لوگ پڑھا کرتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر نہ ہولے۔ جب قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر ہوگا۔ اللہ کی کتاب کو

اس کے طریق نزول پر پڑھے گا۔ اور اس وقت مصحف علی علیہ السلام انکے پاس ہوگا۔ اور پھر فرمایا جناب علی علیہ السلام جب قرآن شریف کو لکھ چکے تو لوگوں کے پاس آئے اور انکو فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جیسا کہ اس نے سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے میں نے اس کو دو تختیوں سے جمع کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہمارے پاس مصحف جامع ہے جس میں قرآن ہے۔ ہم کو آپکے اس قرآن کی ضرورت نہیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا لیکن اس کے بعد آجکے دن سے تم کبھی اسکو نہ دیکھو گے مجھ پر حق تھا کہ میں تم کو خبر دوں جس وقت کہ میں جمع کر لوں۔ تاکہ تم اس کو پڑھو۔

نوٹ۔ ثابت ہوا کہ اسی قرآن شریف کے پڑھنے کا حکم ہے۔

اعتراضات ۔ (۱) حضرت علی علیہ السلام نے کوئی قرآن شریف جمع نہیں کیا بلکہ حضرت عثمان جامع القرآن ہے

(۲) ۔ اس حدیث سے معلوم ہے کہ حضرت علیؑ کے قرآن کی اور قرأت تھی۔ اور وہ کیوں نہ پڑھنے دی۔

(۳) تمام آل محمد سیدنا امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے پاس قرآن شریف ہونے سے کیا فائدہ جب کہ زمانہ دراز سے مسلمان اس اصلی قرآن سے محروم ہیں۔

(۴) جناب حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جمع کردہ قرآن شریف کو اپنی زمانہ خلافت میں کیوں رائج نہ کیا۔ اور حضرت عثمان کے خلاف منزل قرآن کو جاری رکھا۔

جواب اوّل :- جناب علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن شریف سب سے پہلے جمع کیا۔

الف ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے بھی ایک مصحف بہ ترتیب نزول تیار کیا تھا۔ لیکن اس کا بھی پتہ نہیں چلتا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ فضائل القرآن حاشیہ صفحہ ۱۳۳ پ ۲۰ مطبع احمدی لاہور)

ب ۔ کہتے ہیں حضرت علی کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا۔ شروع میں سورہ اقراء۔ پھر سورہ مدثر۔ پھر سورہ نون والقلم اور اسی طرح سب پہلے مکی سورتیں تھیں۔ پھر مدنی سورتیں تھیں (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صفحہ ۱۲۶ حاشیہ دیکھو)

ج ۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو جمع کر کے خدمت رسالتمآب صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تھا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی زمیندار پریس لاہور صفحہ ۹ سطر ۷ اور صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۲۰۵ سطر ۱۹ و ۲۰ ۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۴۴۲ ۔ ترتیب نزول پر جناب امیر نے قرآن جمع کیا ۔)

۵ ۔ چنانچہ اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ نے قرآن شریف کو اسی ترتیب کیساتھ جمع کیا تھا جس طرح کہ نازل ہوا تھا ۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ اگر وہ قرآن شریف ہم تک پہنچتا تو حقیقت میں علم کا بڑا ذخیرہ تھا ۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۹۵ سطر ۱۷ ۔ اتقان علامہ سیوطی صفحہ ۶۴ و صفحہ ۷۴ ۔

۶ ۔ ابن داؤد نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ جس وقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا جہان سے کوچ فرمایا ۔ جناب علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کی بیعت میں دیر کی اور جب حضرت ابوبکر آپ سے ملے ۔ عرض کیا کہ کیا آپ نے میری امارت کو مکروہ سمجھا ہے ۔ جناب علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ مکروہ نہیں جانا ۔ مگر میں نے قسم اٹھائی ہے کہ جب تک قرآن شریف کو جمع نہ کر لوں ۔ چادر اپنے کندھوں پر نہ ڈالونگا سوائے نماز کے اس لئے لوگوں نے خیال کیا ہے ۔ کہ قرآن کو مطابق تنزیل لکھا ۔ محمد بن سیرین کہتا ہے اگر اللہ کی وہ کتاب ہم تک پہنچتی ۔ اس میں علم تھا (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۲۱ ۔)

پس ثابت ہوا کہ بعد وصال نبوی صلعم تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام علیہم السلام سب سے اول آپ جامع القرآن ہیں ۔

جواب دوم ۔ اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کی معتبر کتب بخاری و مسلم وغیرہ سے ثابت ہے کہ قرآن شریف سات قرأت پر اترا ہے اور ہر ایک ملک و شہر کے رہنے والوں کی قرأت جداجدا تھی اور یہ قرأت مختلفہ حضرت عثمان کے زمانہ حکومت سے اول رائج تھی ۔ حضرت عثمان کے زمانہ سے ایک قرأت شروع ہوئی اور وہی عثمانی قرأت تمامی دنیوی مسلمان پڑھتے تھے ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے رفع فتنہ و فساد اور اختلاف قرأت کیواسطے اپنے مریدوں کو مروجہ قرأت پڑھنے کا حکم دیا ۔ اور اسکو جائز رکھا ۔ تاکہ مسلمانوں میں اختلاف نہ پڑے اور شیعیان امیر المومنین علیہ السلام کے مال و جان محفوظ رہیں ۔

جواب سوم ۔ موجودہ و مروجہ قرآن شریف کلام الٰہی ہے ۔ اس میں قرأت اور ترتیب

ازالۃ الخفاء مقصد دوم
[illegible]
فالوا انتم علی [illegible]
(یعنی) [illegible]
[illegible]

کا فرق ہے۔ سو اس سے اسلام کو کوئی حرج نہیں پہنچتا۔ اور دیگر ترتیب عین مطابق تنزیل ہے حضرت
عثمان کا قرآن تمام سنی گورنمنٹ کے رعب داب حکم سے شائع ہوا اور سنی بادشاہ اسی کی اشاعت
و تبلیغ کرتے رہے۔ اور یہی اسلام کیواسطے کافی ہے جب تک امام آخر الزمان علیہ السلام کا ظہور نہیں
ہوتا۔ اسی کے پڑھنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر خلاف عمارت ابراہیمی ہے۔ اور مسلمان
اسکو درست نہ کر سکے۔ مگر حرمت قبلہ میں فرق نہیں آیا۔ اس سے پیشتر خانہ کعبہ کے اندر ۳۶۰ بت
موجود ہے۔ مگر وہ مسجود اسلام رہا۔ اسی طرح حضرت عثمان کا بے ترتیب قرآن شریف قرآنی عظمت
کو نہیں مٹا سکتا۔ اسی طرح قابل سند و حجت ہے جس طرح بیت اللہ شریف جناب امام الزمان
علیہ السلام ظاہر ہو کر خانہ کعبہ کو درست کرینگے اور قرآن شریف کو بھی موافق تنزیل پڑھائینگے
فی زمانہ موجودہ قرآن شریف کے پڑھنے کیواسطے ہم مکلف ہیں۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
نے مروجہ قرائت پڑھنے کا حکم دیا۔

جواب چہارم۔ الف۔ جناب علی علیہ السلام نے اسی مصحف عثمانی کو اپنے زمانہ خلافت
میں رائج رکھا۔ کیونکہ اس میں شریعت اسلام کے مکمل احکام موجود تھے اور جو کچھ ضروریات
دین اسلام ہیں سب کچھ اس میں مسطور تھے۔ صرف تنزیل کا فرق تھا کہ حضرت عثمان نے
ترتیب اور قرائت کو بدل ڈالا۔

ب۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اپنا قرآن شریف رائج فرماتے تو جو خلیفہ یا بادشاہ اسلام تخت پر
بیٹھتا۔ وہ اپنا نیا قرآن بناتا۔ اور اس طرح قرآن شریف کی اصلیت گم ہو جاتی اور ایک
کھیل بنجاتی

ج۔ چونکہ حضرت عثمان کا جمع کیا ہوا قرآن۔ حجاز۔ عرب۔ عراق۔ شام۔ افریقہ۔ خراسان
وغیرہ تک شائع ہو چکا تھا۔ اور تمام اسلامی دنیا میں یہی قرآن پڑھایا جاتا تھا۔ اسی کی
قاری اور حافظ بنگئے تھے۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اس کے برخلاف اپنا جمع کیا ہوا
قرآن کا نیا رواج دیتے۔ تو بنی امیہ کب ماننے والے تھے آپ پر معاذ اللہ کفر کا فتوے
لگا کر زیادہ شور و شر کرتے۔ اور باقی لوگوں کو بھڑکاتے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے
اپنا نیا قرآن بنا لیا ہے۔ چونکہ جناب امیر علیہ السلام کو تسلط تام حاصل نہ ہوا۔ اس لئے
قرآن شریف مرتبہ خود کو رائج نہ کر سکے۔

د۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اپنا قرآن رائج کرتے۔ تو عیسائیوں کی انجیل کی طرح اختلاف

ہو جاتا۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ رہتا۔ ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا۔ سنی مسلمان کہتے کہ حضرت عثمان کا قرآن صحیح ہے اور شیعہ فرماتے کہ حضرت علی علیہ السلام کا۔

۷۔ جس طرح سنی مسلمانوں نے جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام کے باقی اقوال اور افعال حسنہ کی پیروی نہیں کی اور شریعت اسلام میں حضرات اصحاب ثلاثہ کی تقلید کی جاتی ہے امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایات واحادیث کو مقدم سمجھا۔ اور اپنی فقہ تیار کی۔ مگر جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کے فرمان و احادیث کو چھوڑ دیا۔ جناب امیر کی مخالفت یہاں تک کی کہ سنی مسلمانوں نے انکے طریقہ نماز کی بھی مطابقت نہیں کی اپنی من گھڑت نماز بنالی ہے۔ تو انکے قرآن شریف کو کون قبول کرتا تھا۔

۸۔ سنی مسلمان سب جانتے ہیں کہ مصحف عثمانی خلاف تنزیل ہے اور انکی ترتیب مخالف حکم الٰہی و رسالت پناہی ہے۔ تو اب یہ لوگ تنزیل کے موافق قرآن شریف کیوں ٹھیک نہیں کر لیتے۔ آج کل اصغر کمپنی الہ آباد میں قرآن شریف تنزیل کے موافق چھپا ہے مکی آیات پہلے اور مدنی سب سے آخیر میں۔ تو اس کا رواج کیوں نہیں دیتے۔ مذکورہ بالا وجوہات سے جناب امیر علیہ السلام حضرت عثمان کے مروجہ قرآن شریف کو بند نہ کر سکے۔ اور جس طرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تعمیر خانہ کعبہ کو ابراہیمی عمارت پر بسبب خوف فتنہ قریش درست نہ کر سکے۔

حدیث بخاری۔ ابن ابی بکر نے عبداللہ بن عمر کو حضرت عائشہ سے سنکر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے۔ آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا۔ تو میں ضرور ایسا کرتا۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا۔ اگر حضرت عائشہ نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اسی وجہ سے آپ ان دونوں کونوں کا بوسہ نہیں دیتے جو حجر اسود کے قریب ہیں۔ کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صفحہ ۷۲/۷۳) حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس خانہ کعبہ کو گرا کر از سر نو

بنایا۔ مگر اس کے بعد حجاج بن یوسف ملعون نے اس عمارت کو پھر گرا دیا۔ اور نیا بنایا۔ جو کہ اب تک موجود ہے۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام

۱۴۶ اعتراض ملّا ملتانی۔ دربارہ مصحف فاطمہ کے یوں لکھا ہے۔ وان عندنا المصحف فاطمۃ وما یدریھم ما مصحف فیہ مثل قرانکم ھذا ثلث مرات واللہ ما فیہ من قرانکم حرف واحد۔ ترجمہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ السلام کا ہے اور ہمیں کیا علوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے۔ وہ صحیفہ ہے کہ اس میں تمہارے اس قرآن سے دو چند زیادتی ہے اور قسم خدا تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے اور اسی صفحہ میں ہے۔ کہ وہ مصحف جامع ستر گز لمبا تھا جس میں تمام حلال و حرام کا بیان تھا حقیقت مذہب شیعہ صد حصہ اول، اصول کافی صد ۱۴۶

الجواب۔ ملا ملتانی نے تمام حدیث نہیں لکھی تا کہ ناظرین کو پورا پتہ نہ لگے۔ دوم مصحف فاطمہ کو ستر گز بنا دیا ہے حالانکہ یہ ذکر جامعہ میں ہے۔ صحیفہ اور ہے۔ جفر اور ہے۔ جامعہ اور ہے اور مصحف فاطمہ اور ہے اور ان تمام صحیفوں کی توثیق و تصدیق علما و کرام اہلسنت والجماعت نے بھی کی ہے دیکھو شواہد النبوت ملا جامی۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی۔ درۃ المعارف۔ کتاب المسند المنظم۔ کتاب الدر المکنون۔ تو پھر شیعوں پر اعتراض بیجا ہے۔

ب۔ قال قلت ھذا واللہ ھو العلم قال انہ لعلم وما ھو بذالک ثم سکت ساعۃ ثم قال ان عندنا علم ما کان وعلم ما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ الخ اصول کافی کتاب الحجۃ نولکشور صد ۱۴۶۔ ترجمہ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا یہ خدا کی قسم وہ علم ہے امام علیہ السلام نے فرمایا وہ علم ہے اور اس قدر نہیں پھر امام علیہ السلام کچھ دیر چپکے رہے اور پھر فرمایا ہمارے پاس گذشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ جو قیامت تک ہونیوالا ہے۔

ج۔ ثم قال اما انہ لیس فیہ شی من الحلال والحرام ولکن فیہ علم ما یکون اصول کافی کتاب الحجۃ صد ۱۴۷ سطر ۴۔ پھر فرمایا اس مصحف میں حلال اور حرام سے کوئی چیز نہیں لیکن اس میں آئندہ کا علم ہے۔

پس جفر جامعہ اور مصحف جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا میں علوم باطنی۔ پیشینگوئیاں

اخبار حوادث زمانہ وغیرہ درج ہیں جنکو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے قرآن شریف سے استنباط کیا ہے (دیکھو صافی شرح کافی۔ کتاب الحجۃ ص۱۸۲) اگر مثل قرآن شریف پر اعتراض ہے تو تمام کتب احادیث۔ تفاسیر، فقہ، ادب، صرف و نحو وغیرہ کو دریا برد کر دو۔ اور صرف قرآن شریف پر عمل کرو اور پکے "الوہی" بنو۔

مثل قرآن کتاب صحیح بخاری اور مشکوٰۃ میں بھی اس کا حوالہ ہے۔ کہ مثل قرآن اور صحیفے بھی ہیں۔ اور مصحف آدم مصحف ابراہیم و مصحف موسے علیہم السلام بھی تھے جو اب مسلمانوں کے پاس موجود نہیں۔ مگر قرآن گواہی دیتا ہے۔

اوّل حدیث بخاری صحیفہ علیؑ۔ عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی فقال ما عندنا کتاب نقروہ الا کتاب وما فی ھذہ الصحیفۃ فقال فیھا الجراحات واسنان الابل والمدینۃ حرم ما بین عیر الی کذا فمن احدث فیھا حدثا او اوی فیھا محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ومن تولی غیر موالیہ فعلیہ مثل ذالک وذمۃ المسلمین واحدۃ فمن اخفر مسلما فعلیہ مثل ذالک (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر پ۱۲ ص۱۰۴، باب ذمۃ المسلمین وجوارہم واحدۃ یسعی بہا ادناہم۔ مطبع احمدی لاہور۔ ترجمہ۔ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ سنایا۔ تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسکو ہم پڑھتے ہوں ایک یہ صحیفہ کتاب ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کے عمروں کا جو دیت میں دی جاتی ہیں۔ بیان ہے الاخرہ (بخاری پ۱۲ ص۱۰۴)

دوم۔ حدیث مشکوٰۃ مثل قرآن عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انی اوتیت القراٰن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علے اریکتہ یقول علیکم بھذا القراٰن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا صاحبھا ومن نزل بقوم فعلیھم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ

ان یعقبھم بمثل قراہ (رواہ ابوداؤد۔ روی دارمی۔ ابن ماجہ مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام الکتاب والسنۃ امرتسری ربع اول صفحہ ۲۹) ترجمہ۔ مقدام بن معدیکرب سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ ایک شخص پیٹ بھرا اپنی چھپر کھٹ کے اوپر رکھیگا اپنے اوپر یہ قرآن لازم کرو اور جو تم اس کے بیچ میں حلال پاؤ۔ اس کو حلال جانو۔ اور جو تم اسکے بیچ حرام پاؤ اسکو حرام جانو جو کچھ رسول اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ اس کے مانند ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو حرام کر دیا خبردار ہو جاؤ۔ کہ تمہارے واسطے گھر الو گدھا حلال نہیں ہے۔ اور نہ ہی پھاڑ کھانیوالے کچلے دانت والی درندے حلال ہیں اور نہ ہی کسی عہد والے کی چیز پڑی ہوئی مگر اسوقت کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو اور جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان ہو انپر اس کی مہمانی لازم ہے جس طرح وہ اپنی مہمانی کرتے ہیں۔ انتھیٰ۔

نوٹ۔ صحیح بخاری اور مشکوٰۃ کی دو احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہو۔ کہ مثل قرآن اور بھی احکام ہیں جو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیے گئے وہ احادیث قدسی ہیں۔ مگر قرآن شریف میں درج نہیں یا سنت رسول مقبول صلعم۔ جسپر ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ پابندی کرے۔ اسی طرح علم جفر و جامع و مصحف فاطمہ صلوات اللہ علیہا بھی ایک ایسے علوم ہیں۔ جو قرآن شریف میں اس کا اجمالی ذکر ہے۔ مگر مفصل نہیں۔ علم جر ثقیل۔ علم ہئیت۔ علم نباتات سائنس۔ علم صرف و نحو۔ علم حیوانات۔ جمادات۔ علم تشریح انسانی و حیوانی۔ علم تصوف وغیرہ وغیرہ کی طرح علوم جفر و جامع ہے۔ یہ مسلم امر ہے کہ ظاہر اور باطن دو علوم ہیں۔ علم ظاہر سے تو مراد احکام۔ اخلاق ہے جو خاص اور عام میں مشترک ہیں اور دوسرا علم اسرار ہے کہ وہ اغیار سے محفوظ ہے اس کا اظہار مصالح قرآت و صلاح زمانہ نہیں ہوتا اور نہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا جیسا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو علم اسرار معلوم تھا۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام اس سے ناواقف تھے۔

ب۔ مذکورہ بالا حدیث میں ایک پیشینگوئی ہے جو مولوی عبداللہ چکڑالوی تم لاہوری مدعی اہل قرآن و منکر احادیث و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پورے طور پر مطابق ہوئے اور اس کو مرتے دم تک شرمندہ رکھا۔ کہ وہ باوجود مدعی علوم القرآن کے قرآن شریف سے حلال و حرام۔ نماز پنجگانہ۔ رکعات و تعداد زکوٰۃ نہ نکال سکا۔

۱۷۔ اعتراض قرآنیت۔ سلطان ملتانی اپنے رسالہ حقیقت مذہب شیعہ صفحہ پر یہ اعتراض

کرتے ہیں۔ کتاب فروع کافی روضہ صـ۲۵ میں لکھا ہے کہ راوی ابو بصیر نے امام جعفر علیہ السلام سے
کہا کہ یہ قول خداوند کریم ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق یعنے ہمارا تحریر شدہ آنصاحبان پر
برخلاف گواہی دیتا ہے۔ امام نے فرمایا نوشتہ تو بات کر ہی نہیں سکتا اور نہ ہی کبھی ناطق ہوگا
ہاں آنحضور علیہ السلام نوشتہ کیسا گویا ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ھذا کتابنا ینطق علیکم
بالحق الخ۔ ابو بصیر نے کہا کہ یا حضرت اس کو اس طرح پر نہیں پڑھتے۔ جواباً امام صاحب نے فرمایا
خدا کی قسم حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کو اسی طرح لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر نازل ہوئے تھے لیکن یہ کتاب اللہ ان مقامات سے تحریف کر دی گئی الخ۔

جواب صاحب بحر۔ قرأت راوی ابو بصیر ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق۔ اور فرمان
اور قرأت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام بہ تحریر ملا ملتانی ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف
نہیں اور نہ تحریف ہے۔ یہی قرآن موجودہ میں ہے۔ نہ معلوم اعتراض کیا ہے۔ ہاں اگر ینطق کی
بجائے یُنطق پڑھا جائے۔ تب اختلاف قرأت ہے۔

ب۔ تحریف کلام الٰہی وہ ہوگی جسکے معنے بدل جائیں۔ یا آیات کی کمی و بیشی کی جائے
اور جس جگہ کلام الٰہی کو بحکم پروردگار سات طور پر بحدیث بخاری پڑھنا روا ہو اور معنے میں بھی کچھ
فرق نہ ہو۔ تو اس کو تحریف کہنا غلط فہمی یا دھوکا بازی ہے دیکھو سورہ فاتحہ میں مالک یوم الدین
کو جسکے معنے خداوند روز قیامت کے ہیں ملک یوم الدین بھی اس میں قرأت ہے یعنی بادشاہ
قیامت کا۔ اب ناواقف و جاہل خیال کریگا۔ کہ دوسری قرأت پڑھنے والے نے آیت کو بدلا دیا ہے
واقع میں یوں نہیں بلکہ مالک یوم الدین اور ملک یوم الدین دونوں طرح سے کلام الٰہی ہے۔
اسی طرح ینطق اور یُنطق میں گو اعراب کا فرق ہے۔ مگر معانی میں فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ینطق
عقلاً و نقلاً صحیح قرأت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف بغیر ناطق حق کے نہیں بول سکتا۔ اور یہ اعراب
قرآن شریف پر خلافت راشدہ میں نہیں لگائے گئے بلکہ قرآن شریف کے ناواقف اور اجہل بے
علم۔ حجاج بن یوسف ملعون کے لگائے ہوئے ہیں۔ اور اہلسنت کے ہاں سینکڑوں جگہ اختلاف
قرأت ہے صحاح ستہ۔ تفسیر حسینی۔ اتقان۔ معالم التنزیل دیکھو۔ اور بقول بخاری قرآن شریف سات
قرأت پر اترا ہے۔

ب۔ اگر ملاں صاحب آپ کا اطمینان نہ ہو تو لیجئے یہ حدیث بالکل ضعیف ہے۔ اس میں دو
راوی سہل بن زیاد اور محمد بن سلیمان الالیمی المصری ضعیف ہیں دیکھو رجال نجاشی صـ۲۵۸۔ صـ۱۳۲

الف۔ محمد بن سلیمان عبداللہ الدیلمی ضعیف جداً لا یعول علیہ فی شئی (رجال نجاشی مطبوعہ بمبئی صہ ۲۵۸)۔

ب۔ سہل بن زیاد ابو علی الادمی الرازی ضعیف غالی اور کاذب ہے۔ کان ضعیفاً فی الحدیث غیر معتمد فیہ وکان احمد بن محمد بن عیسے یشہد علیہ بالغلو والکذب (اسماء الرجال نجاشی صہ ۱۳۲)

نوٹ۔ پس تمام اعتراضات ملا ملتانی اور ایڈیٹر النجم کی بنیاد ان ضعیف و مجہول جھوٹی روایات پر تھی۔ ہم نے اسماء الرجال و اصول حدیث سے ثابت کر دیا کہ مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ پاک و مقدس مذہب میں انکی کچھ وقعت نہیں اور نہ ہی یہ قابل سند و حجت ہو سکتے ہیں۔ اور ان ضعیف اور ناقابل عمل روایات سے اس پاک مذہب پر ہرگز دھبہ نہیں لگ سکتا۔ بلکہ یہ آپ لوگوں کی سراسر بے انصافی ہے کہ باوجود علم ہونے کے مسلمانوں کو آئمہ اطہار اور لا دسید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افترا و جھوٹ لکھ کر نفرت دلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے طمع دنیا کی خاطر لڑاتے ہیں۔ روز محشر کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا جواب دو گے۔ ملا ملتانی کے قرآنی حصہ حقیقت مذہب شیعہ کا تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔ اگر وہ حق کے طالب ہیں تو دنیاوی چند روزہ شہرت و اجماع اور مصنوعی عزت کو لات مار کر دامن پنجتن پاک کا محکم پکڑ کر سفینۂ آل سیدنا محمد پر سوار ہو جائیں۔

نوٹ۔ باقی اعتراضات ملا ملتانی کے جوابات میرے رسالہ برہان الشیعہ۔ یا طمانچہ بر خسارۂ ملا یک چشم یا حقیقۃ الفقہ کو غور سے پڑھو۔ تاکہ مذہب حنفی کی حقیقت ظاہر ہو۔ والسلام۔ کیونکہ شان قرآن مذہب امامیہ میں پائی جاتی ہے۔

(صابر عفی عنہ)

۱۴۔ **اعتراض ایڈیٹر النجم لکھنؤ**۔ یہ قرآن شریف جمع کیا ہوا خلفاء ثلاثہ کا ہے اور اس امت کو انہیں کے ہاتھوں سے ملا ہے۔ اور شیعہ خلفاء ثلاثہ کو منافق اور کافر اور بے دین سمجھتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسے ہوں انکی دی ہوئی اور انکی جمع کی ہوئی کتاب پر ہرگز اعتبار نہیں ہو سکتا (کاسہ لیسی تحفہ اثنا عشریہ نولکشور صہ ۱۲۵)

جواب شیعہ۔ گو اس کا جواب شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ السلام سے بارہا دفعہ چھپ چکا ہے۔ دیکھو رسالہ روئیداد مباحثہ امروہہ۔ مناظرہ شیعہ و سنی پر تحقیقی نظر مطبوعہ

نورالمطابع لکھنو۔ الفتح المبین علی اعداء سید المرسلین۔ تقدیس القرآن۔ رسالہ اصلاح کھجوہ ع۹
ع۱۰ جلد ۱۳۔ والشمس وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ سنی مسلمانوں میں ایڈیٹر النجم کی سربدیوں میں یہ چاٹ لگی
ہوئی ہے اور خفقان و خبط و وہم پیدا ہوا ہے اور خود ایڈیٹر بار بار اپنے رسالہ میں یہی سوال پیدا
کرتا و دہراتا رہتا ہے۔ اس لئے میں بھی علماء کرام شیعہ کے رسالوں سے اقتباس کر کے جواب
لکھتا ہوں۔

اول۔ قرآن شریف حضرات اصحاب ثلاثہ کا نہ اپنے ہاتھ سے جمع کیا ہوا اور نہ روایت کیا ہوا اور نہ ہی نقل کیا ہوا ہے۔ بلکہ حضرت زید بن ثابت نے اس کو عہد حکومت حضرت ابوبکر وحضرت عثمان میں جمع کیا۔ پس جامع یا ناقل کسی کتاب یا رسالہ کا مصنف نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اسلامی کتاب حدیث یا تفسیر یا فقہ یا قرآن شریف کسی عیسائی یا ہندو یا یہودی کے مطبع سے چھپی ہوئی آپکو ملے۔ تو اس کو آپ قبول کر لینگے یا نہ مدارس سرکاری میں جو اسلامی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور وہ مطبع مفید عام لاہور منشی گلاب سنگھ کی چھپی ہوئی ہیں آیا وہ قابل سند ہیں یا نہیں۔ لندن کے مطبع میں قرآن شریف چھپا ہوا ہند میں مسلمان پڑھتے ہیں۔ وہ کیوں بقول آپکے حضرات اصحاب ثلاثہ کو جب خائن شیعہ جانتے ہیں تو انکا قرآن تو نہیں پڑھتے۔ بلکہ یہ کلام الٰہی ہے۔ جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے اور جناب رسول اللہ صلعم پر وحی جبرئیل لے کر نازل ہوا۔ اور وہی قرآن شریف سینہ بسینہ ونسلاً بعد نسل آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم میں چلا آیا ہے۔ ہم وہی پڑھتے ہیں۔

دوم۔ اللہ کے پیارے حبیب رسول مقبول صلعم نے اسی توراۃ اور انجیل کو قبول کیا۔ جسکے جامع بلکہ مصنف یہود و نصاریٰ تھے اور بہ نص قرآن اس میں تحریف ہوئی۔ تو جس طرح جناب رسول اللہ صلعم نے اسی توراۃ و انجیل کو مانا۔ اسی طرح ہم نے اس قرآن کو مانا اگرچہ جامع اس کے وہ لوگ ہوں۔ جو ایڈیٹر النجم اہلحدیث کے نزدیک خائن وغیرہ تھے کیونکہ جامع کی جمع و ترتیب سے وہ اس کی تصنیف نہیں ہو جاتی۔

ب۔ اصحاب النبی صلعم اکثر قرآن پڑھتے تھے اور ایک روز توراۃ چنانچہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی میں ہے صـ۲۳ مطبوعہ حیدرآباد دکن عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ جاء الی النبی فقال انی قرات القرآن والتوراۃ فقال اقرء ھذا لیلۃ وھذہ لیلۃ۔ عبداللہ بن سلام صحابی راوی ہیں۔ جو پہلے یہودی تھے اور ابعد کو مسلمان

ہوئے کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے عرض کیا ہیں نے تورات وقرآن دونوں پڑھ
تو حضرت نے فرمایا ایک رات اُس کو پڑھ ایک رات اِس کو پڑھ۔
نوٹ۔ جب اصحاب النبی محرف کلام اللہ توریت پڑھنے سے مسلمان کے مسلمان
رہے۔ تو ہم غیر محرف وغیر مبدل نزدیک شیعہ اور محرف ومبدل قرآن نزدیک سُنی
سے کافر کیونکر ہوئے۔
ج۔ حضرت عثمان کی نسبت ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ ہم اُنکا ذکر توراۃ میں پاتے ہیں
جسکو خدا نے حضرت موسےٰ پر نازل کیا۔ اور اپنے ہاتھ سے عبرانی میں لکھا۔ اور تمہارے
خلیفہ مظلوم شہید نے اس کو عربی میں لکھا (کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ
صد۴۰ مصر)۔
نوٹ۔ کیوں صاحب آخر حضرت عثمان نے کیونکر اس کی تصدیق کی کہ یہ تورات خدا کی
بھیجی ہوئی ہے۔ کیونکہ جامع اور مصنف اس کے تو یہود تھے اور حضرت عثمان نے
اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ تو کیا ہمارا ایمان قرآن پر ناممکن ہوگا۔ حالانکہ قرآن شریف کا
مولف حضرت زید بن ثابت ہے۔
د۔ تورات وانجیل کو یہ رتبہ بھی حاصل ہے کہ اگر نماز میں اس کی تلاوت کی جائے تو نماز
درست ہے چنانچہ درمختار صد۴۰ پر ہے فروع قرء بالفارسیۃ او التوراۃ
والانجیل ان قصۃ تفسد وان ذکر لا یعنے اگر قرآن کو فارسی میں پڑھے۔ یا
توراۃ اور انجیل کی تلاوت کرے تو اگر بطور قصہ پڑھا ہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر بطور
ذکر پڑھا ہو تو نماز صحیح ہوگی شرح میں ہے اگر صحف اولی کا مکتوب پڑھا جائے مثل
تسبیح کے تو نماز نہیں فاسد ہوتی صحف اولی سے مراد توریت وانجیل ہے۔
پس جب آپ کا ایمان تورات اور انجیل وزبور پر ممکن ہے جسکے جامع یقیناً یہود
ونصاریٰ ہیں تو شیعوں کا ایمان قرآن پر کیونکر ناممکن ہوگا۔ جبکہ ہمارے آئمہ اطہار
علیہم السلام وعلماء کبار سب اس کی ہدایت کرتے رہے۔ کہ یہ قرآن وہی ہے جو من
جانب اللہ جناب رسول مقبول صلعم پر نازل ہوا اور جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تمام امت کو اسی قرآن شریف کو ہمراہ اہلبیت حوالہ کیا۔ پڑھو انی تارک
فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی۔ پس اہلبیت ہی قسیم اور مفسر قرآن

ہیں

سوم۔ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف جو اس وقت مکہ معظمہ میں موجود ہے اور کل مسلمانوں کو اسی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہے جس سے وہ اہل قبلہ کہلاتے ہیں۔ پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا بنایا ہوا تھا۔ جو شیعہ حضرت نوح علیہ السلام تھا۔ پڑھو۔ وان من شیعتہ لابراھیم اور حضرت نوح کے طریق پر چلنے والوں میں سے (حضرت) ابراہیم تھا۔ اگر سنیوں کو شیعہ سے نفرت ہے۔ تو خانہ کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز نہ پڑھا کریں۔ کیونکہ اس کا بانی شیعہ تھا اور جناب رسول اللہ صلعم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تابعدار شیعہ تھے اور جناب رسول اللہ صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا۔ یا علی انت وشیعتک فی الجنتہ (صواعق محرقہ) اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے اور یہ مسلمہ فریقین ہے۔ کہ حضرت علیؑ علیہ السلام خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے۔ پس دشمنان جناب علی علیہ السلام خوارج ونواصب واجب ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ کیطرف منہ کر کے نماز نہ پڑھا کریں۔ اور چونکہ صرف شیعان علی علیہ السلام ہی جنت میں داخل ہونگے اور باقی کل فرقے ناری اور جہنمی ہونگے۔ اس واسطے جنت کی ور خواہ نواصب کیا کریں۔ آنحضرت صلعم کا سجدہ اس خانہ کعبہ کیطرف تھا جسکو کفار قریش نے از سر نو تعمیر کیا۔ پھر عبداللہ ابن زبیر نے گرا کر بنایا۔ جسکو حجاج بن یوسف ملعون خارجی نے گرایا اور نیا بنایا۔ اور یہ خانہ کعبہ تعمیر ابراہیمی بھی نہیں۔ پس اگر اس خانہ کعبہ پر خوارج ونواصب کا ایمان ہے اور سجدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے۔ جسکا جامع عثمان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا محافظ رہا۔ یہ نص صریح لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔

چہارم۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس یہود کے بنائے و بنائے ہوئے قبلہ کیطرف نماز پڑھی۔ اور اسپر یقین کیا۔ تو قرآن شریف کو تو ایک مسلمان صحابی نے جمع کیا ہم اسپر ایمان لائے۔

پنجم۔ کتاب وفاء الوفی صفحہ ۴۸۲ میں ہے۔ ان مصحف عثمان تغیب فلم یجد لہ خبراً بین الاشیاخ الخ کہ عثمان کے مصحف کا تو کہیں پتہ نہیں ہے۔ حجاج نے قرآن لکھوا کر تمام ملک میں بھجوا دیا جس میں سے ایک مصحف مسجد رسول میں رکھا گیا۔ اولاد عثمان کو یہ ناگوار

گذرا۔ تو لوگوں نے کہا مصحف عثمان نکالو تو کہا بروز قتل عثمان وہ ضائع ہو گیا حجاج نے
کوفہ میں بھی ایک قرآن لکھوا کر رکھا اور سب کو حکم دیا کہ اس میں پڑھا کریں۔ جسپر علامہ ابن
الحجاج لکھتے ہیں۔ کہ یہ کام حجاج نے اس غرض سے کیا کہ سب کا اسپر اجماع ہو جائے
اور اختلاف مٹ جائے صفحہ ۴۴ جلد ۲۔ حجاج بن یوسف نے حرفوں پر نقطہ لگوایا
اعراب لگایا جس سے موجودہ قرآن ہمارے ہاتھ میں ہے تو اب انصاف کرنا چاہئے۔
مسلمانوں کو جو قرآن ملا تو وہ حجاج کے ذریعہ سے یا خلفاء ثلاثہ کی بدولت کیونکہ انکے مصحف
پر نہ تو نقطہ تھا نہ اعراب یہ سب فیض تو حجاج کا ہے۔ پس خانہ کعبہ اور مصحف موجودہ حجاج
کی یادگار ہیں یہ سب مسلمانوں پر روشن ہے۔ کہ حجاج ظالم۔ فاسق۔ فاجر تھا۔ اگر کسی کے
فسق و فجور کے باعث قرآن شریف میں خلل پڑ سکتا ہے۔ تو سنی موجودہ قرآن کو نہ
پڑھیں۔

ششم۔ حضرات اصحاب ثلاثہ کا ماننا کوئی رکن اسلام نہیں۔ کوئی جزو ایمان نہیں۔ کوئی
حکم قرآن نہیں۔ کوئی خلافت و امامت انکی منصوص من اللہ نہیں۔ بلکہ وہ اجماعی بادشاہ
تھے اور انکی خلافت کو بہت اصحاب النبی صلعم نے نہیں مانا۔ خود بی بی عایشہ نے فتوے دیکر
حضرت عثمان کو قتل کرا دیا اور قرآن شریف کے جلانے کا الزام لگایا۔ تو انکے انکار سے
قرآن شریف پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسے وہ قرآن شریف کے ماننے پر مامور تھے۔ ویسے
ہم ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت زید بن ثابت صحابی سے جمع کرا کر پڑھا۔ وہ خود جامع
القرآن نہ تھے۔

ہفتم۔ جناب امیرالمومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے اپنی خلافت میں جب اسی قرآن شریف کو
رواج دے کر اس کی صحت و غیر مبدل و غیر محرف ہونے کی تصدیق کر دی اور اپنے شیعوں
کو اسی پر عمل کرنے کا حکم فرمایا اور انہی کے فرمان کے بموجب تمام شیعی دنیا عمل کر رہی ہے
تو یہ کہنا کہ شیعوں کا ایمان قرآن مجید پر نہیں۔ سراسر تعصب و ضد ہے۔ جس کا علاج سوائے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کچھ نہیں۔

ہشتم۔ حضرات اصحاب ثلاثہ بقول اہلسنت نیک تھے یا بد تھے۔ وہ اپنا وقت گذار کر اس
دنیاء فانی سے چل بسے اور انکے اقوال و افعال اور فرمان اور سیرت سب کے
سب منسوخ ہو گئیں جب کہ جناب امیرالمومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ظاہری خلافت

سنبھالی۔ اگر قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کلام نہ ہوتی یا وہ بالکل محرف و مبدل ہوتا اور قابل شبہ ہوتا۔ تو جناب امیر المومنین علیہ السلام ہرگز اس کا رواج نہ دیتے چونکہ یہ قرآن شریف مصدقہ امام برحق و قرآن ناطق علیہ السلام ہے۔ اس واسطے یہ واجب العمل اور قابل حجت ہے۔ اسپر ہمارا ایمان ہے۔

نہم۔ آیہ کریمہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ الایہ یعنے رسول ایمان لائے جو انپر نازل ہوا انکے رب کیطرف سے اور تمام مومنین اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومنین کا ایمان کتب سماوی پر لانا محقق اور مقبول ہے جس میں توریت و انجیل و زبور شامل ہیں۔ اور اوران میں تحریف بنص قرآن ثابت ہے پس جس حیثیت سے مومنین مذکورۃ العرابین توریت انجیل وغیرہ پر جو تحریف شدہ ہیں ایمان لائے اور قرآن نے انکے ایمان کے مقبول ہونے کی تصدیق فرمائی۔ اسی طریقہ پر ہم شیعہ اس قرآن مدون پر بلا لحاظ محرف و غیر محرف کے ایمان لائے ہیں۔ جو انشاء اللہ مقبول بارگاہ ذوالجلال ہوگا۔ واضح ہو کہ قرآن اور شے ہے جو منزل من اللہ ہے اور قراۃ اور چیز ہے جسکو محرف کہا گیا ہے۔

دہم۔ جب قرآن میں آیہ فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنے پس ذکر کرو اللہ کا جیسا کہ تم تعلیم کئے گئے ہو۔ وہ جو تم نہیں جانتے ہو۔ نازل ہوا تو ہم نے اسی قرآن موجودہ کی تعلیم پائی ہے پس لازم ہوا کہ ہم اسی پر عمل کریں۔ اسی قرآن اور اسی قراۃ کو اختیار کریں بلا لحاظ اس کے کہ کس نے جمع کیا اور اس میں کیا تصحیف اور کیا تحریف ہوئی۔ ہمارے لئے یہی حجت ہے۔ کما علمکم کی۔ اس حکم آیہ کے مقابل کوئی تنقید و غیر تنقید شدہ حدیث اس مضمون میں مانع نہیں ہو سکتی۔

یازدہم۔ چونکہ قرآن شریف بذریعہ وحی جبرئیل علیہ السلام ہمارے سردار اور آقائے نامدار جناب سید احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور انہوں نے وقت وصال اسکو اہلبیت علیہم السلام کے حوالہ کیا اور نسلاً بعد نسلاً بذریعہ آئمہ اطہار شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کو یہ قرآن ملا جو سب کے سب پاک معصوم اور

مقدس تھے ۔ لہذا اب جامعین قرآن کا خائن ہونا بقول سنی مانع نہیں رہا۔ جسکے باعث ہم قرآن چھوڑیں کیونکہ ہم نے یہ قرآن شریف کسی فاسق و فاجر اور خائن سے نہیں لیا جس میں تحریف القرآن کا احتمال ہو۔ بلکہ آئمہ معصومین سے لیا ہے۔

دوازدھم ۔ یہ حد تواتر کو پہنچ چکا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ ہر طبقہ میں حد تواتر سے کہیں زیادہ رسالت نبی مکرم وما جاء بہ النبی صلعم کی تصدیق کرتے رہے ہیں ۔ اور تواتر کے لئے یہ شرط بھی نہیں ۔ کہ وہ عادل یا مسلمان ہی ہوں ۔ بلکہ بلا لحاظ دین مذہب کے اس عدد پر پہونچ جائیں جسکے سبب سے وہ خبر درجہ یقین پر پہنچ جائے ۔ حالانکہ قرآن شریف تواتر کا ہرگز محتاج نہیں ۔

پس ثابت ہوا کہ مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ کا ایمان اسی قرآن عظیم الشان پر ہے اور اسی کے وہ عامل ہیں ۔ اسی فرقہ شیعہ کے پاک اماموں نے قرآن کی شان و عزت کو برقرار رکھا ہے اور تعمیل احکام کی ہے ۔

ب ۔ قرآن شریف حضرت عثمان کے دست مبارک سے نہ لکھا ہوا ہے اور نہ ہی جمع کیا ہوا اور نہ ہی مرتب کیا ہوا ہے ۔ ہاں حضرت عثمان کی ایما و خواہش سے قریشی نوجوان صحابیوں نے اس میں بقول سنی جگہ بہ جگہ تصرف بیجا کیا ہے ۔ حضرت عثمان نہ تو قاری تھے اور نہ ہی حافظ اور نہ ہی عالم نہ واقف علوم شرعیہ اور نہ ہی عامل قرآن شریف ۔ تھے ۔ حضرت عثمان نے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زمانہ حکومت میں بہت سی بدعتیں کیں ۔ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان کے پاس ایک عورت آئی جسکا بچہ چھ مہینے میں پیدا ہوا تھا ۔ آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا ۔ حضرت علی نے فرمایا ۔ اسپر رجم نہیں ہو سکتا ۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب میں وحملہ و فصالہ ثلاثون شھرا ۔ وقال ۔ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ ۔ آدمی کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہوتا ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے ماءیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلا دیں جو شخص رضاعت کو پورا کرنا چاہے تو حمل کے چھ مہینے ہوئے اس وجہ سے رجم نہیں ۔ حضرت عثمان نے یہ سنکر لوگوں کو بھیجا اس عورت کے پیچھے تاکہ اسکو رجم نہ کریں ۔ دیکھا تو وہ رجم ہو چکی تھی ۔ (کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۵۳۵ سطر ا

دیکھو)

نوٹ۔ حضرت عثمان کی یہ قرآن دانی تھی کہ انکی عدم واقفیت مسئلہ قرآن سے ایک حاملہ عورت سنگسار ہو گئی۔ اور ایک خون ناحق ہمیشہ کے لئے آپ کی گردن پر سوار رہا۔ جو بزرگ قرآن کے ناواقف ہوں وہ جامع کیسے ہو سکتے ہیں۔

ج۔ حضرت عمر کی قرآن دانی یہ تھی کہ بارہ سال تک ایک سورہ بقر یاد نہ کر سکے۔ جب بارہ سال میں یاد کی تو قربانیاں کیں (دیکھو تفسیر در منثور علامہ سیوطی صہ ۲۱ جلد اول مطبوعہ مصر) حضرت عمر ہمیشہ قرآن شریف کی مخالفت کرتے رہے۔ جہاد فی سبیل اللہ سے بھاگتے رہے۔ فرمان رسول مقبول صلعم کی مخالفت کی۔ جناب رسول اکرم صلعم کی گستاخی کی اور انکے حق میں کلمہ ہذیان کہا۔ اہلبیت رسالت صلعم کا گھر جلانے کو دوڑے۔ اپنی زمانہ خلافت میں متعتہ الحج و متعتہ النسا کو بند کیا جماعت نماز تراویح کی بدعت نکالی۔ اور طلاق ثلاثہ جو جناب رسول اکرم صلعم اور حضرت ابو بکر کے زمانہ میں ایک شمار ہوتے تھے حضرت عمر نے اسکو تین طلاق برقرار رکھا (آئینہ مذہب سنی)

د۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر کی قرآن دانی۔ عبد اللہ ابن عمر نے بارہ سال میں سورہ بقر سیکھا جب ختم ہوئی۔ تو ایک ونٹ قربان کیا (موطا امام مالک مترجم مطبع صدیقی لاہور صہ ۱۴۵ سطر ۱۲ باب ماجاء فی القرآن) باپ اور بیٹے دونوں حافظہ کے عمدہ تھے

۷۔ عبد اللہ ابن عمر نے یزید پلید کی بیعت کی اور ایک لاکھ درہم رشوت کھائی (فتح الباری جلد ۶ صہ ۵۵۶ وجلد ۲ صہ ۴۴۵ دہلی)

سیزدھم۔ قرآن شریف کی صداقت اور کلام الٰہی ہونے کا یہ معیار نہیں کہ اسکو عمر و بکر و زید نے جمع کیا اور نقل کیا۔ بلکہ اس کا معیار تو اس کا اشاد عوائے عظیم ہے اور وعدہ الٰہی ہے۔ فاتو بسورۃ من مثلہ۔ جسکے مقابلہ میں آج چودھویں صدی تک ایک سورۃ بھی کوئی مخالف و مکذب کلام اللہ نہ بنا سکا۔ اسواسطے کسی کی طاقت نہیں کہ اس میں کچھ بھی تغیر و تبدل کر سکے۔ یہی قرآن شریف کے معجزہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ کہ کلام پاک غیر معصوم ہاتھوں اور ظالم و جابر بادشاہوں۔ نواصب و خوارج۔ دشمنان خاندان نبوت و مانعین فضائل اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ایسی ہستیوں کے ذریعہ جو تغیر و تبدل کی قدرت رکھتے تھے ہم تک بلا تحریف من وعن پہنچا۔ کیونکہ وہ ماہر عالم

علوم القرآن ہرگز نہ تھے۔ بلکہ ہمیشہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے محتاج رہے۔ لولا علی لہلک العمر فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ خود جامع القرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا صاف حکم موجود ہے۔ ان علینا جمعہ و قراٰنہ فاذا قراٰنہ، فاتبع قراٰنہ ثم ان علینا بیانہ۔

چہاردہم ۔کتاب صحیح بخاری مترجم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب ان اللہ یوید الدین بالرجل الفاجر۔ پ ۱۲ صفحہ ۴۷ سطر آخیر مطبع احمدی لاہور پر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ موجود تھے آپ نے ایک شخص (نام نامعلوم) کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعوےٰ کرتا ہے۔ فرمایا یہ دوزخی ہے۔ جب لڑائی کا سامنا ہوا۔ تو یہ شخص خوب لڑا۔ اور زخمی ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکو آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا چلو فی النار والسقر ہوا۔ اسپر بعض لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھے۔ وہ اسی بول میں مصروف تھے۔ کہ اتنے میں خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا۔ رات کو اس سے رہا نہ گیا۔ زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خودکشی کی) یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلال کو حکم دیا۔ انھوں نے لوگوں میں یہ منادی کی انہ لایدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ وان اللہ لیوید ھذا الدین بالرجل الفاجر (بخاری پ ۱۲ صفحہ ۴۸)

ترجمہ۔ دیکھو بہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور (کبھی) اللہ اس دین کی گنہگار شخص سے مدد کرا دیگا۔

نوٹ۔ جب اللہ تعالےٰ کے دین اسلام کی مدد و حفاظت فاجر کر سکتے ہیں۔ تو حضرت زید بن ثابت صحابی تو مسلمان تھا۔ اگر اس نے قرآن شریف کو جمع کیا۔ تو معجزہ و اعجاز قرآنی ہے۔ اس میں جامع القرآن کی ہرگز فضیلت نہیں۔ یاد کرو کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرعون کے گھر میں سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرورش کرائی اور فرعونی مظالم سے انکو محفوظ رکھا۔ بلکہ فرعون کو ذریعہ بقاء حیات موسےٰ علیہ السلام قرار دیا۔ تو اس سے فرعون کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیا

ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اسواسطے انکار کرسکتے ہیں۔ کہ آپ نے فرعون کا فر دشمن خداوند عالم کے گھر پرورش پائی۔ آپکا جسم مبارک کافر کی خوراک سے بنا اور آپ فرعونی محل میں جوان ہوئے۔ جیسا جناب باری تعالیٰ جلشانہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور انکی شریعت طاہرہ کا محافظ چلا آیا ہے۔ ویسا ہی وہ اپنے کلام مجید کا محافظ حقیقی ہے اور جبکہ اسکی حفاظت کیواسطے وعدہ بھی فرماچکا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ وہ قیامت تک موافق اور مخالف کے دست بُرد سے محفوظ رکھیگا۔ اگر قرآن مجید بشرط تسلیم اصحاب ثلاثہ کے ہاتھوں ہم تک پہنچا ہو تو ہم قرآن مجید کی اس معجزہ و عظمت کے دل سے قائل اور مقر ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے ہاتھوں سے اسکو بچائے رکھا۔ اور جو کچھ کہ قرآن شریف اللہ تعالےٰ نے نازل کیا تھا بقول اہلسنت والجماعت گو وہ بتمامہ اس موجودہ قرآن شریف میں جمع نہ ہوسکا۔ لیکن ان آیات و الفاظ کا وجود اب تک اس دنیا جہاں میں موجود ہے تمام کتب احادیث و تفاسیر میں نشان پائے جاتے ہیں۔ پس کل قرآن اس عالم فانی سے ملیامیٹ نہیں ہوا۔ خواہ وہ مصحف عثمانی میں جمع نہ ہوا ہو۔

ب۔ دیکھو یہ اعجاز قرآنی ہے۔ کہ باوجود حضرت عثمان کے قرآن جلوانے اور بقول سنی تغیر و تبدل کرنے کے فضائل و مناقب و افضلیت اہلبیت رسالت و خلافت بلافصل شاہ ولائت و تاج امامت و خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام اب تک قرآن سے ثابت ہوتی ہیں اور حضرت عثمان کے اس قرآنی سلوک کی کتب احادیث و تواریخ گواہ ہیں کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ سنی المذہب میں یہ خط موجود ہے جو مہاجرین نے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من المہاجرین الاولین وبقیۃ الشوریٰ الی من بمصر من الصحابۃ والتابعین۔ اما بعد ان تعالوا الینا وتدارکوا خلافۃ رسول اللہ قبل ان یسلبھا اھلھا فان کتاب اللہ قد بدل وسنۃ رسولہ قد غیرت و احکام الخلیفتین قد بدلت (کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ)

ترجمہ۔ یہ خط مہاجرین اولین اور بقیہ اصحاب شوریٰ کا اہالیان مصر کیطرف ہے۔ جو صحابہ و تابعین سے وہاں رہتے ہیں۔ اما بعد ہمارے پاس جلد آؤ۔ اور رسول کریم صلعم کی خلافت کا جلد بندوبست کرو قبل اس کے کہ اس کے اہل چھین لیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب بدل

دگئی۔ اور سنت رسول مقبول صلعم تغیر کیگئی۔ اور دونوں خلیفوں کے احکام بدلا ڈالے گئے انتہیٰ۔ کیوں ایڈیٹر صاحب ان تصریحات صریحہ کے بعد بھی آپ اسکا اقرار نہ کرینگے کہ حضرت عثمان نے قرآن کو بدل دیا۔ پس صحاح ستہ و کتب تواریخ اہلسنت سے قرآن شریف مکمل ثابت نہیں ہوسکتا۔

ج - بی بی عائشہ نے فرمایا۔ لعن اللہ نعثلاً وقتل نعثلاً۔ اللہ تعالےٰ نعثل یہودی پر لعنت کرے اور اسکو قتل کرے۔

د - فرمایا اقتلوا نعثلاً فانہ قد کفر۔ اس نعثل یہودی کو قتل کرو۔ کیونکہ اس نے کفر کیا۔ جب تک بی بی عائشہ مدینہ منورہ میں ہیں کہتی رہیں قتل اللہ نعثلاً و لعن اللہ (روضۃ الاحباب جلد سوم صـ۱۱ صـ۲ صـ۱۲ مطبع انوار محمدی لکھنؤ)۔ اور مہاجرین و انصار نے حضرت عثمان کو اسی جرم میں قتل کرڈالا۔ اور جنازہ میں شامل نہ ہوئے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ کوئی سنی کوئی وہابی کوئی خارجی کوئی مرزائی دنیا میں موجود ہے جو اس کا جواب دے۔

پس مذکورہ بالا وجوہات سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہر حالت میں صحیح ہے۔ خواہ منشی نولکشور پریس سے چھپکر ملے یا کسی لنڈن پریس سے یا اصحاب ثلاثہ سے یا کسی ہندو سنیم پریس سے چھپکر ملے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا غیر مومن سے بہر حال قرآن کی عظمت و جلال و شان اور کلام الٰہی ہونے میں کوئی فرق نہیں ۔ تمامہ السلام

وما علینا الا البلاغ المبین

حیات باقی ملاقات باقی۔ حررہ ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ۔

خاتمہ

اس تمام رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام آئمہ شیعہ علیہم السلام نے اسی قرآن کریم کی تعریف و توصیف کی ہے۔ اسیکو کلام ربانی بیان فرمایا ہے۔ اسی کو پڑھنے اور پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی کے احکام پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے نواہی سے روکا ہے۔ خود بھی نمازوں میں بلکہ اپنی ساری زندگیوں میں اسیکو پڑھتے رہے ہیں۔ اس کو معجزۂ رسول اکرم صلعم قرار دیا ہے۔ اس کو منکرین پر حجت بنایا ہے اور خود اس کے قیم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان حضرات نے کبھی اور کسی کو کسی اور قرآن پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر کسی نے کبھی اور قرأت بھی پڑھدی تو اسے اس سے روکا ہے۔ ماہ رمضان میں اسی قرآن کی تلاوت فرماتے رہے اور اسے ہی کھول کر اسی کا واسطہ دیکر خدا سے دعائیں مانگتے رہے اور شیعوں کو بھی اپنی اسی سنت پر عمل کرنے کی ہدایت فرماتے رہے۔ ان تمام امور سے بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم بہ تواتر ہم تک پہنچا ہے۔ اور یہ اپنی ذاتی خوبیوں کے علاوہ آئمہ معصومین کی تصدیق اپنے ساتھ رکھتا ہے اور فرمان سرور عالم کی تصدیق کرتا ہے حضور نے امت کی ہدایت کے لئے قرآن اور اپنی عترت اہلبیت کو چھوڑا ہے۔ اور اس لئے زمانہ غیبت میں احادیث کو پرکھنے کا اعلےٰ معیار قرآن ہی ہے پس چونکہ موجودہ قرآن کا کلام اللہ المقدس ہونا بالتواتر خصوصاً بتصدیق معصومین علیہم السلام ثابت ہے۔ اس لئے شیعوں نے اپنی کتب عقاید میں بالتفصیل اس کی تشریح کی ہے کہ موجودہ قرآن کلام اللہ اور اس کی وحی و منزل ہے۔ اس میں نہ کچھ کمی ہوئی ہے نہ زیادتی۔ نہ تبدیل و تحریف۔ اور اس امر کی شہادت نہ صرف متقدمین و متاخرین اکابر علماء شیعہ نے اپنی کتابوں میں دی ہے بلکہ مرزائیوں جیسے دشمن شیعہ نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ شیعوں کی کتابوں میں واقعی یہی عقائد لکھے ہیں پس اللہ کے فضل سے الشیعۃ مومن بالقرآن حقاً شیعہ موجودہ قرآن پر ایمان اتم رکھتے ہیں۔ اسیکو حفظ کرتے ہیں۔ اسیکو نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ اسی کی ماہ رمضان میں جو ربیع القرآن ہے خاص درد و گداز سے تلاوت کرتے ہیں۔ اسکی تلاوت سے ہر صبح اپنے گھروں کو منور کرتے ہیں۔ اسیکو حالت احتضار میں اپنے مرنے والے برادر مومن کو سناتے ہیں۔ مرنے کے بعد اسیکو پڑھکر مردے کو اس کا ثواب پہنچاتے ہیں پس اگر کوئی اپنے منافق پیشواؤں کے نفاق کو چھپانے اور اپنا عیب شیعوں کی طرف منسوب کر کے یہ کہتا ہے کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں تو اس کا کیا علاج

رہے سنی واہلحدیث اور انکے پیشوا صحابہ وغیرہ۔ اول تو ان سب کا اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں۔ کئی یہ کہتے ہیں کہ اس میں سینکڑوں آیات نہیں۔ یا تو انہیں بکری کا بچہ کھا گیا اور یا ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ موخر الذکر آیات کا نسخ ایک عجیب چیستان ہے کہ انکا پڑھنا تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے۔ بھلا یہ تو سوچئے کہ جس وقت وہ نازل ہوئی تھیں۔ وہ کلام ربانی تھیں اور معجزہ بھی تھیں کیا خدا نے انہیں اس لئے منسوخ کیا کہ اسے خوف ہوا کہ کہیں ان جیسی آیات کوئی بندہ نہ بنالے کیونکہ اسے بعد میں سوجھا ہو گا۔ کہ ان کی فصاحت میں نقص ہے اس سے نعوذ باللہ خدا پر زد پڑتی ہے اور وہ نشانۂ اعتراض بنتا ہے۔ علی ای حال سنیوں کے اس قول سے نقص قرآن لازم آتا ہے۔ پھر اختلاف قرأت کو دیکھئے۔ کوئی سنی کسی آیت کو ایک طرح پڑھتا ہے۔ کوئی دوسری طرح اگر یہ سب قرأتیں منزل من اللہ ہیں۔ تو انہوں نے باقرار خود موجودہ قرآن میں ایک ہی قرأت لینے سے اس کو ناقص کر دیا ہے اور حرمت و عزت قرآن کا تو انکے ہاں یہ حال ہے کہ قرآن کی آیات کو جلانا معمولی گناہ سمجھا جاتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے جرم عثمان کو خفیف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جب فقہاء سنیہ کا دور آتا ہے۔ تو وہ اس کا پیشاب سے مردار کی کھال پر استغفار کے لئے لکھنا جائز قرار دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ جب میں نے کتب فریقین کا مطالعہ کیا۔ تو مجھے بہ حیثیت طالب حق کے یہ ثابت ہوا کہ واقعی قرآن موجودہ میں کوئی تحریف نہیں ہے اور مذہب شیعہ میں بہ تواتر ثابت و محقق ہے۔ لیکن فرقہ سنیہ نے قرآن کریم کی بہت توہین کی ہے اور انکی مذہبی کتابوں نے مخالفین اسلام کو قرآن پر حملہ کرنے کے لئے بہت سا سامان دیا ہے۔ جن کو کبھی عیسائیوں نے ہاتھ میں لے کر قرآن پر حملہ کیا۔ تو اس وقت بھی صرف شیعہ اٹھے اور انہوں نے تنزیہ الفرقان لکھ کر قرآن کی حمایت کی۔ آریہ سنیوں کے دئے ہوئے ہتھیار لے کر فرقان حمید پر حملہ آور ہوئے۔ اس وقت بھی شیعوں نے تقدیس القرآن لکھ کر قرآن کی نصرت کی۔ آخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اس ناچیز تالیف کو قبول فرما کر مجھے حامیان قرآن میں محشور کرے اور اسے بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ اور تفرقہ کے دور کرنے کا وسیلہ اور دشمنان قرآن کے روسیاہ کرنے کا آلہ بنائے۔ ربنا تقبل منا۔

تمام شد